حکایات

حضرت حکیم لقمان رحمۃ اللہ علیہ

علامہ مفتی محمد فیاض چشتی دام برکاتہم عالیہ

فاضل درس نظامی

شاکر پبلی کیشنز لاہور

Marfat.com

حکایات

حضرت حکیم لقمان رحمۃ اللہ علیہ

علامہ مفتی محمد فیاض چشتی دام برکاتہم عالیہ

فاضل درس نظامی

شاکر پبلی کیشنز

اردو بازار لاہور

فون: 042-37240084

Marfat.com

حکایات

حضرت حکیم لقمان رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام ملک محمد شاکر

سن اشاعت مئی 2017ء

طابع اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

قیمت =/250 روپے

ملنے کا پتہ:

شبیر برادرز اردو بازار لاہور فون: 042-7246006	نظامیہ کتاب گھر زبیدہ سنٹر، اردو بازار لاہور 0301-4377868	احمد بک کارپوریشن اقبال روڈ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی 051-5558320

مکتبہ بابا فرید چوک چٹی قبر، پاک پتن شریف	اسلامک بک کارپوریشن اقبال روڈ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی 051-5536111	مکتبہ قادریہ داتا دربار مارکیٹ لاہور 042-37226193	معراج کتب خانہ اندرونی بوہڑ گیٹ ملتان 0323-7210125

تنبیہ

ہمارے ادارے کا نام بغیر ہماری تحریری اجازت بطور ملنے کا پتہ، ڈسٹری بیوٹر، ناشر یا تقسیم کنندگان وغیرہ میں نہ لکھا جائے۔ بصورت دیگر اس کی تمام تر ذمہ داری کتاب طبع کروانے والے پر ہوگی۔ ادارہ ہذا اس کا جواب دہ نہ ہوگا اور ایسا کرنے والے کے خلاف ادارہ قانونی کاروائی کا حق رکھتا ہے۔

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کردی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

Marfat.com

فہرست

پیش لفظ	11
حضرت لقمان	13
نام ونسب	15
نسل	18
پیدائش	18
جائے رہائش	19
حضرت لقمانؑ کا حلیہ مبارک	19
اولاد	20
حکمت کیا ہے؟	21
شکر کیا ہے؟	22
نوبیہ (نوبہ)، ایک تعارف	23
حضرت داؤدؑ کے ہم عصر	23
تذکرہ لقمان تورات وانجیل (بائبل) میں	24
عطاء حکمت	25
حکمت ودانائی کی باتیں	26
صحیفہ یا مجلہ لقمان	27
حضرت لقمان توحید کو ماننے والے تھے	28
امثال لقمان الحکیم	29
عہدِ غلامی	30
عہدۂ قضا پر	31
ذریعہ معاش	32
حضرت لقمانؑ کو یہ مرتبہ کیسے ملا؟	34
حضرت لقمانؑ نبی تھے یا نہیں؟	36
حضرت لقمان نبی تھے یا حکیم	38
وفات	42
حضرت لقمان کی مدح وثناء	43
جنتی	45
لقمان حکیم اور پھل چور غلام	45
عقل ودانش سے معمور رہبری	46
حرام سے نفرت	47
شکر گزاری	47
صابر	48
حضرت حکیم لقمانؓ قرآن کریم کی روشنی میں	49
سورۃ لقمان	52

Marfat.com

حضرت لقمانؑ	61
حضرت لقمانؑ	63
شرک سے اجتناب	63
اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز کو محیط ہے	64
نماز قائم کرنا	64
اصلاح معاشرہ	65
حالات پر صبر کرنا	66
حکیم لقمان کی چند دیگر نصیحتیں آداب معاشرت کے متعلق	66
آداب معاشرت	68
نصائح حضرت لقمانؑ	69
چغل خوری کی مذمت	74
دین داری	75
زبان اور دل سے متعلق	76
شرک سے بچو!	76
توحید کے بارے میں	77
حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے سے کہا	78
آخرت کی اہمیت	79
دنیا کی مثال	79
توبہ میں عجلت	79
موت کے آنے سے قبل تیاری کرلو!	80
دنیا کی زندگی	81
ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک	81
بے تکلیف کلام سے احتراز	84
نفس کے متعلق	84
خاموشی کی تعریف میں	84
آداب گفتگو	85
خوش اخلاقی کے بیان میں	86
جوانی کے متعلق	86
گلہ کے بارے میں	86
بدگمانی سے بچو	86
نعمت کے بارے میں	87
خلقت	87
معرفت کے بارے میں	89
دشمن کے بارے میں	90
راز کے بارے میں	90
دشمن تین ہیں	90
دوستی کے بارے میں	91
اتفاق کے بیان میں	92
مومن کی خصوصیات	92
عورتوں کے بارے میں	92
بچوں کی تربیت کے بارے میں	92
صابر کے بارے میں	93
علم اور اہل علم کے بارے میں	93

Marfat.com

کمینے آدمی کے بارے میں	93
سوچ بچار کے بارے میں	93
غنی کے بارے میں	94
آدبِ سفر میں	94
معاشیات کے بارے میں	94
اصول، رسائی دربادشاہ	95
رزق کے متعلق	95
اخلاق ومعاشرت کے میں	95
صفائی کے بارے میں	96
صحت	96
اعتدال پسندی کے بارے میں	96
رشتہ داری کے بارے میں	96
مشورہ کے بیان میں	97
حاکمیت کے بارے میں	97
کھانے کے بارے میں	97
کام کے بارے میں	97
آداب مجلس کے بیان میں	98
تقویٰ کے بارے میں	98
حسن کے بیان میں	98
احسان کے بارے میں	98
عیب کا صحیح مطلب	98
بیماری کا ازالہ	98
جوتا یا جراب کے پہننے کا صحیح طریقہ	99
زندگی کیسے گزاریں	99
جہالت اور جہلا کے بارے میں	99
دانا اور دانائی کے بارے میں	99
گناہ کا تذکرہ	100
برائی کے بیان میں	100
نیکی کے بیان میں	100
حاجت مند کے بارے میں	101
نصیحت کے متعلق	101
بزرگوں کے بارے میں	101
حاسد کی تین علامتیں	101
دل، گلا اور زبان کی حفاظت	102
غصہ وغضب کے بیان میں	102
عقل کی تعلیم	102
عقل مند کے لیے مشکل وقت	102
محتاجی کے بیان میں	103
عہد شکنی وجھوٹ کے متعلق	103
خوشامد سے بچو	103
امانت کے بارے میں	103
مہمان داری	103
جھوٹ کے بارے میں	104
سچ کے بیان میں	104

Marfat.com

حکمت	105
حکایاتِ لقمانؑ	107
حکایت 1	107
درسِ حیات	107
حکایت 1-	108
محنت میں عظمت ہے	108
درسِ حیات	108
حکایت 2	109
درسِ حیات	109
حکایت 2-	109
ایسے کو تیسا	109
درسِ حیات	110
حکایت 3	111
حکایت 3-	112
حکایت 4	114
درسِ حیات	115
حکایت 4-	116
درسِ حیات	117
حکایت 5	118
درسِ حیات	118
حکایت 5-	119
ہر کوئی اپنی ذات میں صفات ڈھونڈتا ہے	119
درسِ حیات	120
حکایت 6	121
درسِ حیات	121
حکایت 6-	122
فرد قائم ربطِ ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں	122
درسِ حیات	123
حکایت 7	124
درسِ حیات	124
حکایت 7-	125
اپنی دنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے	125
درسِ حیات	126
حکایت 8	127
درسِ حیات	127
حکایت 8-	128
درسِ حیات	128
حکایت 9	129
درسِ حیات	130
حکایت 9	130
نہ جان نہ پہچان تو میرا مہمان	130
درسِ حیات	131
حکایت 10	133
درسِ حیات	133

Marfat.com

حکایت 10-	134
خدا کی طرف جُھک، دُکھ ہو یا سکھ!	134
درسِ حیات	135
حکایت 11	136
درسِ حیات	136
حکایت-11	137
جیسا کرو گے ویسا بھرو گے	137
درسِ حیات	137
حکایت 12	138
درسِ حیات	139
حکایت 12-	139
ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے اور	139
درسِ حیات	140
حکایت 13	141
حکایت-13	142
خوشامد بری بلا ہے	142
حدیث	143
حکایت 14	144
درسِ حیات	144
حکایت 14-	145
اپنے پاؤں میں خود کلہاڑی چلانا	145
درسِ حیات	146
حکایت 15	147
درسِ حیات	148
حکایت 15-	149
لالچ بُری بلا ہے	149
درسِ حیات	150
حکایت 16	151
درسِ حیات	151
حکایت 16-	152
پھل ہمیشہ جھکی شاخ پر لگتا ہے	152
درسِ حیات	152
حکایت 17	153
حکایت 17-	154
بے ادب بے مراد، باادب بامراد	154
درسِ حیات	154
حکایت 18	155
درسِ حیات	156
حکایت 18-	156
اونچی دکان، پھیکا پکوان	156
درسِ حیات	157
حکایت 19	158
درسِ حیات	158

Marfat.com

حکایت 19-	159
لالچی کا انجام بُرا	159
درسِ حیات	159
حکایت 20	160
حکایت 20-	162
آزادی کی نعمت یا قانون کی حکومت	162
حکایت 21	165
درسِ حیات	166
حکایت 21-	166
دوست وہ جو مصیبت میں	166
درسِ حیات	166
حکایت 22	167
درسِ حیات	168
حکایت 22-	168
تم میں سے بہتر وہ جو دوسروں کے کام آئے	168
حکایت 23	169
حکایت 23	170
حکایت 24	171
درسِ حیات	171
حکایت 24-	172
بگلے کا جنگی قیدی بننا	172
درسِ حیات	172
حکایت 25	173
درسِ حیات	174
حکایت 25-	174
کسی کے بارے میں برا سوچ کر اچھے کی امید نہ لگاؤ	174
درسِ حیات	175
حکایت 26	176
درسِ حیات	177
حکایت 26-	178
پیچھے چھوڑ، آگے دوڑ	178
درسِ حیات	179
حکایت 27	180
درسِ حیات	181
حکایت 27-	181
انسان کی فطرت کبھی نہیں بدلتی	181
درسِ حیات	182
حکایت 28	183
درسِ حیات	184
حکایت 28-	184
جو بوؤ گے وہی کاٹو گے	184
درسِ حیات	185

Marfat.com

حکایت 29	186
درسِ حیات	187
حکایت-29	187
دُشمن کو حقیر مت سمجھو!	187
درسِ حیات	188
حکایت 30	189
درسِ حیات	189
حکایت-30	190
کبھی تولا کبھی ماشا تھا امیر کے جیسے کا سا	190
درسِ حیات	191
حکایت 31	192
درسِ حیات	193
حکایت-31	193
درسِ حیات	195
حکایت 32	196
درسِ حیات	197
حکایت-32	197
غرور کا سر ہمیشہ نیچا ہوتا ہے	197
درسِ حیات	198
حکایت 33	199
درسِ حیات	200

حکایت-33	200
درسِ حیات	201
حکایت 34	202
درسِ حیات	202
حکایت-34	202
نیم حکیم خطرہ جان	202
درسِ حیات	203
حکایت 35	204
درسِ حیات	204
حکایت-36	204
درسِ حیات	205
حکایت 36	206
درسِ حیات	206
حکایت-35	206
نادانی فقط پریشانی	206
درسِ حیات	207
حکایت 37	208
درسِ حیات	208
حکایت-37	208
حفاظت مقدم	208
درسِ حیات	209
حکایت 38	210

Marfat.com

درسِ حیات	210
حکایت 38-	210
کرے کوئی ...... بھرے کوئی	210
درسِ حیات	211
حکایت 39	212
درسِ حیات	212
حکایت 39-	212
آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا	212
درسِ حیات	213
حکایت 40	214
درسِ حیات	214
حکایت 40-	214
ایک بھیڑ اور بھیڑیا	214
درسِ حیات	215
حکایت 41	216
درسِ حیات	216
حکایت 41-	217
قدیم ہی صحیح ندیم	217
درسِ حیات	217
حکایت 42	219
درسِ حیات	219
حکایت 42-	220
مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا	220
درسِ حیات	220
حکایت 43	221
درسِ حیات	222
حکایت 43-	222
دل کو دل سے راہ ہوتی ہے	222
درسِ حیات	223
حکایت 44	224
درسِ حیات	224
حکایت 44-	225
ہاتھ کنگن آرسی کیا	225
درسِ حیات	225
حکایت 45	227
درسِ حیات	228
حکایت 45-	228
قناعت سب سے بڑی عنایت ہے	228
درسِ حیات	229
حکایت 46	230
دل وزبان	230

☆☆☆

Marfat.com

پیش لفظ

حکیم لقمان ایک ایسی شخصیت ہیں جن کا تذکرہ قرآن میں سورۃ لقمان میں آیا ہے۔ تاہم یہ واضح نہیں کہ وہ نبی تھے یا نہیں۔ البتہ وہ ایک بہت دانا آدمی تھے اور ان سے بہت سی حکایات منسوب ہیں۔ ان کی حکمت بھی مشہور ہے اور اردو کی مشہور مثل ہے کہ ''وہم کی دوا تو حکیم لقمان کے پاس بھی نہیں''۔ یعنی ان کو حکمت کی معراج سمجھا جاتا ہے۔ حکیم لقمان اللہ سے بہت محبت کرتے تھے اور ان کا ایمان بہت مضبوط تھا۔ قرآن میں ان کی کچھ نصیحتیں درج ہیں جو انھوں نے اپنے بیٹے کو کی تھیں۔

حضرت لقمان کی تعریف اور ان کی بعض نصیحتوں کا تذکرہ قرآن میں بڑی عظمت وشان کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور انہی کے نام پر قرآن مجید کی ایک سورۃ کا نام سورہ لقمان رکھا گیا۔ صاحب مغازی علامہ محمد بن اسحٰق نے ان کا نسب نامہ اس طرح بیان کیا ہے۔ لقمان بن باعور بن باحور بن تارخ۔ یہ تارخ وہی ہیں جو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے والد ہیں اور مؤرخین نے فرمایا کہ آپ حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے تھے اور بعض کا قول ہے کہ آپ حضرت ایوب علیہ السلام کے خالہ زاد بھائی تھے۔ بعض روایات میں ہے کہ حضرت لقمان نے ایک ہزار برس کی عمر پائی۔ یہاں تک کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی صحبت میں رہ کر ان سے علم سیکھا اور حضرت داؤد علیہ السلام کی بعثت سے پہلے آپ بنی اسرائیل کے مفتی تھے۔ مگر جب حضرت داؤد علیہ السلام منصبِ نبوت پر فائز ہو گئے تو آپ نے فتویٰ دینا ترک کر دیا۔ حضرت عکرمہ (حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام) اور امام شعبی کے سوا جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ آپ نبی نہیں تھے بلکہ آپ حکیم تھے اور بنی اسرائیل کے نہایت ہی بلند مرتبہ صاحب ایمان اور بہت ہی نامور مرد صالح تھے اور آپ کے سینہ کو اللہ تعالیٰ نے حکمتوں کا خزینہ بنا دیا تھا۔ قرآن مجید میں ہے:

Marfat.com

اور (یاد کیجئے) جب لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا اور وہ اسے نصیحت
کر رہے تھے: اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا، بیشک
شرک بہت بڑا ظلم ہے (لقمان: ۱۲)

حضرت لقمان ساری زندگی لوگوں کو نصیحتیں فرماتے رہے۔ تفاسیر میں ہے کہ آپ کی قبر مقام صرفند میں ہے جو رملہ کے قریب ہے اور حضرت قتادہ کا قول ہے کہ آپ کی قبر رملہ میں مسجد اور بازار کے درمیان میں ہے اور اس جگہ ستر (۷۰) انبیاء علیہم السلام بھی مدفون ہیں۔ جن کو آپ کے بعد یہودیوں نے بیت المقدس سے نکال دیا تھا اور یہ لوگ بھوک پیاس سے تڑپ تڑپ کر وفات پا گئے تھے۔ آپ کی قبر پر ایک بلند نشان ہے اور لوگ اس قبر کی زیارت کے لئے دور دور سے جایا کرتے ہیں۔ (روح البیان: ج ۷، ص ۷۷)

حضرت لقمان نے اپنے فرزند کو جن کا نام انعم تھا۔ چند نصیحتیں فرمائی ہیں جن کا قرآن مجید کی سورۃ لقمان میں ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سی دوسری نصیحتیں آپ نے فرمائی ہیں جو تفاسیر کی کتابوں میں مذکور ہیں۔

ایک قول کے مطابق آپ کا پیشہ درزی تھا اور بعض نے کہا کہ آپ بکریاں چراتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ حکمت کی باتیں بیان کر رہے تھے تو کسی نے کہا کہ کیا تم فلاں چرواہے نہیں ہو؟ تو آپ نے فرمایا کہ کیوں نہیں، میں یقیناً وہی چرواہا ہوں تو اس نے کہا کہ آپ حکمت کے اس مرتبہ پر کس طرح فائز ہو گئے؟ تو آپ نے فرمایا کہ باتوں میں سچائی اور امانتوں کی ادائیگی اور بیکار باتوں سے پرہیز کرنے کی وجہ سے۔

ہم نے ان نصائح اور حکایات کو کتب تفاسیر اور کتب سیر سے چن چن کر زیر نظر کتاب میں اکٹھا کیا ہے تا ہم عام آدمی آپ کے نصائح سے مستفید ہو سکے۔

اس کتاب میں جہاں حضرت لقمان کی حیات طیبہ پر روشنی ڈالی گئی ہے وہاں آپ نے نصائح جو منظوم ہیں جو درج کر کے ان کے ساتھ نثر کی صورت میں نصائح کو درج کیا گیا ہے۔

علامہ مفتی محمد فیاض چشتی

Marfat.com

حضرت لقمان

حکمت کے بادشاہ حضرت لقمان ہیں
لوحِ ہستی کا تماشا حضرت لقمان ہیں
فطرتِ دوراں کے کوبہ کو اشارے ہیں یہ
رحمت پروردگار کا نشاں حضرت لقمان ہیں
حکمت کا سرچشمہ جن کے افکار ہیں
لہجہ زیست کے اسرار حضرت لقمان ہیں
پند کا آئینہ ہے فکر کی نگاہ جس کی
نقشِ حکمت کا سراپا حضرت لقمان ہیں
پند و نصیحت کا سرچشمہ ہیں یہ
رحمتِ حق کی توجہ کا مرکز حضرت لقمان ہیں
حکمت کی دولت عطا جس کو ہوئی چشتی
حکمت کے بادشاہ حضرت لقمان ہیں

کلام: محمد فیاض چشتی

Marfat.com

باب: اول

حضرت لقمان کی شخصیت

حکیم لقمان رحمۃ اللہ علیہ کا نام تو بچپن سے ہی سنتے چلے آ رہے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے نام سے قرآن کریم میں ایک سورت نازل فرمائی ہے۔ جس کی قیامت تک تلاوت ہوتی رہے گی ان شاء اللہ۔ لیکن بہت کم لوگ اس بات سے واقف ہیں کہ حضرت حکیم لقمان کون تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے نسب، خاندان اور زمانہ کے بارے میں تو اپنے کلام میں کوئی ذکر نہیں کیا، لیکن ان کے حکیمانہ اقوال کا ذکر فرمایا ہے۔ تاہم قدیم تاریخ اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ اس نام کا ایک شخص سرزمین عرب پر موجود تھا، البتہ اُن کی شخصیت اور نسب کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ایک روایت کے مطابق وہ حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے یا خالہ زاد بھائی جبکہ دوسری روایت سے حضرت داؤد علیہ السلام کا ہم عصر ہونا معلوم ہوتا ہے۔

اکثر مورخین کی رائے ہے کہ حکیم لقمان رحمۃ اللہ علیہ افریقی النسل تھے اور عرب میں ان کی آمد بحیثیت غلام ہوئی تھی۔ جمہور علماء کا اتفاق ہے کہ حکیم لقمان نبی نہیں تھے اور نہ ان پر وحی نازل ہوئی کیونکہ قرآن وحدیث میں کسی بھی جگہ کوئی ایسا اشارہ موجود نہیں ہے جو حکیم لقمان کے نبی یا رسول ہونے پر دلالت کرتا ہو۔ غرضیکہ اللہ تعالیٰ نے حکیم لقمان کو نبوت عطا نہیں کی مگر حکمت و دانائی سے وافر حصہ دیا۔ روایات میں آتا ہے کہ آپ صورت شکل کے اعتبار سے اچھے نہیں تھے، جیسا کہ مشہور تابعی حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حبشی سے کہا تھا کہ تو اس بات سے دل گیر نہ ہو کہ تو کالا حبشی ہے، اس لئے کہ حبشیوں میں تین آدمی دنیا کے بہترین انسان ہوئے ہیں۔ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ، حضرت عمر

Marfat.com

فاروق رضی اللہ عنہ کا غلام مجع اور حکیم لقمان رحمۃ اللہ علیہ۔ غرضیکہ حکیم لقمان کے حالاتِ زندگی اور زمانہ میں اختلاف کے باوجود پوری دنیا ان کو ایک مشہور شخصیت تسلیم کرتی ہے۔ جاہلیت کے متعدد شعراء نے بھی ان کا تذکرہ کیا ہے۔

نام ونسب:

حضرت لقمان کو عموماً لقمان بن عنقان بن سدون بتایا جاتا ہے لیکن علامہ سہیلی نے ان کا کہا ہے کہ آپ کا نام جریر اور علامہ قعنبی نے لقمان بن ثاران بتایا ہے اور کہا ہے کہ انہیں اس نام سے بھی پکارا جاتا تھا۔ (تاریخ ابن کثیر 771:1)

آپ کو حضرت ایوب کا بھانجا بھی کہا گیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ ان کے خالہ زاد بھائی تھے، ایک قول کے مطابق آپ نے حضرت ایوب علیہ السلام سے علم سیکھا اور حضرت داؤد کا زمانہ پایا اور بنی اسرائیل میں قاضی رہے، سلسلہ نسب لقمان بن عنقان بن مرون تھا۔ ابن کثیر مرون کو سدون لکھتے ہیں۔ تفسیر مواہب الرحمن میں ان کا سلسلہ نسب اس طرح بھی درج ہے۔ لقمان بن باسطور بن ناحور بن تارح اور تارح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ تھے۔ (اُردو دائرہ معارف اسلامیہ 18:128)

لقمان حکیمؒ کے حسب ونسب کے متعلق ''کتاب التیجان'' کا نظریہ مختلف ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ افریقی الاصل نہیں تھے، بلکہ عربی النسل تھے۔

البتہ اس کی شخصیت اور نسب کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ قصص القرآن میں حکیم لقمان کا زمانہ 3,000 قبل مسیح قرار دیا گیا ہے لیکن بعض مفسرین ومورخین انہیں حضرت داؤد علیہ السلام کا مصاحب بتاتے ہیں اس طرح ان کا زمانہ 100,1 قبل مسیح کے لگ بھگ بنتا ہے۔ بہر طور اہل عرب ان کے حالات اور خاندان ونسب سے متعلق اختلاف کے باوجود لقمان یا حکیم لقمان کو ایک مشہور شخصیت تسلیم کرتے ہیں اور صحیفہ لقمان کے نام سے ان کے حکیمانہ اقوال کو قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ تاریخ قدیم میں لقمان نام کی ایک اور شخصیت کا پتا چلتا ہے جو عاد ثانیہ میں ایک نیک بادشاہ گزرا ہے اور

Marfat.com

خالص عرب نژاد ہے۔ ابن جریر، ابن کثیر اور سہیلی جیسے مستند مورخین کی رائے ہے کہ مشہور لقمان حکیم، افریقی النسل تھے اور عرب میں ان کی آمد بحیثیت غلام ہوئی تھی۔ ابن کثیر کے بقول لقمان نبی نہیں تھے اور نہ ان پر وحی نازل ہوئی۔ قرآن مجید کی کسی سورت میں بھی ایسا کوئی اشارہ موجود نہیں جو لقمان کے نبی یا رسول ہونے پر دلالت کرتا ہو۔ البتہ ابن اسحاق نے وہب بن منبہ کی روایت سے حضرت ابن عباس کا یہ قول نقل کیا ہے کہ وہ نبی تھے، مگر رسول نہیں تھے لیکن بیشتر علمائے سیر، ابن اسحاق کے اس قول سے اتفاق نہیں کرتے۔ روض الانف اور تفسیر ابن کثیر میں لقمان کا شجرہ نسب لقمان بن عنقا یا ثار ابن سندون درج ہے۔

ان کتب کے مطابق وہ سوڈان کے نوبی قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ پستہ قد، بھاری بدن، سیاہ رنگ، ہونٹ موٹے اور ہاتھ پیر بھدے تھے مگر وہ بلا کے نیک، عابد و زاہد، صاحب حکمت اور دانا تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکمت سے وافر حصہ عطا فرمایا تھا۔ تاریخ ابن کثیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ لقمان نجاری کا پیشہ کرتے تھے البتہ سعید بن مسیب کے بقول لقمان، مصری سوڈانی تھے اور ان کے ہونٹ بہت موٹے تھے۔ اللہ نے انہیں اگرچہ نبوت عطا نہیں کی مگر حکمت و دانائی سے وافر حصہ دیا۔ عبدالرحمن بن حرملہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک حبشی سعید بن مسیب کے پاس آنکلا اور کچھ سوال کیا۔ انہوں نے کہا کہ تو اس بات سے دل گیر نہ ہو کہ کالا حبشی ہے اس لیے کہ سوڈانیوں میں تین آدمی دنیا کے بہترین انسان ہوئے ہیں۔ حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غلام مجع اور لقمان حکیم جو سوڈانی نوبی تھے اور ان کے ہونٹ بہت موٹے اور بھدے تھے۔ مشہور مورخ محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ لقمان حکیم، عرب کے مشہور قبیلہ عاد یعنی عرب بائدہ کی نسل سے تھے اور غلام نہیں بلکہ بادشاہ تھے۔ وہب بن منبہ کا کہنا ہے کہ جب شداد بن عاد کا انتقال ہوا تو حکمت اس کے بھائی لقمان کو ملی اور اللہ نے لقمان کو وہ چیز عطا فرمائی جو اس زمانے کے انسانوں میں سے کسی کو نہیں عطا کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے سو انسانوں کے برابر ادراک وحاسہ عطا فرمایا تھا اور وہ اپنے زمانے کے لوگوں میں سب

Marfat.com

سے زیادہ طویل قامت تھے۔ وہب یہ بھی کہتے ہیں کہ لقمان بن عاد کا نسب ملطاط بن سلک بن وائل بن حمیر تھا اور وہ نبی تھے لیکن رسول نہیں۔ ارض القرآن کے مصنف بھی یہی دعویٰ کرتے ہیں کہ لقمان حکیم اور لقمان بادشاہ ایک ہی شخصیت ہے اور وہ عادثانیہ کے نیک بادشاہوں میں اور بہت بڑے حکیم و دانا تھے اور عرب میں لقمان کے نام سے جو صحیفہ منسوب تھا وہ انہی لقمان عاد کا ہے

وھب بن منبہ کی روایت ہے کہ جب شداد بن عاد کا انتقال ہوا تو حکومت اس کے بھائی لقمان بن عاد کو ملی، لقمان کو سو آدمیوں کے برابر حاسۂ ادراک عطا ہوا تھا اور اپنے زمانے میں سب سے زیادہ طویل القامت تھے۔ وھب نے یہ بھی روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ ان کا نسب لقمان بن عاد بن الملطاط بن السلسک بن وائل بن حمیر ہے۔ برصغیر کے مشہور محقق سید سلیمان ندوی ارض القرآن میں لکھتے ہیں کہ لقمان بن عادی لقمان حکیم تھے اور عرب نژاد تھے۔ ان کے عرب ہونے کے بارے سید صاحب ایک زمانہ جاہلیت کے شاعر سلمی بن ربیعہ کے مندرجہ ذیل اشعار سے استشہاد کرتے ہیں:

اھلکن طسما و بعدہ

غذی بھم و ذاجدون

واھل جاش و ھارب

وحی لقمان و التقون

جس کا مطلب یہ ہے کہ حوادث زمانہ نے قبیلہ طسم اس کے بعد ذاجون شاہ یمن اہل جاش و ہارب اور قبیلہ لقمان کو مٹا دیا۔ وہ کہتے ہیں کہ اس سے ظاہر ہوتا لقمان عرب تھے۔ یہ باتیں لقمان بن عاد پر صادق آتی ہیں۔ اس لقمان کا ذکر اخبار عبید میں بھی موجود ہے، جہاں اسے ''عادالاخرہ'' میں سے بتایا گیا ہے اور یہ لوگ حضرت ہود کے وہ متبعین تھے جو ان کے ساتھ ''عادالاولیٰ'' کی تباہی کے بعد حضر موت وغیرہ میں آباد ہو گئے تھے۔

Marfat.com

نسل:

حضرت سفیان نے اشعث، عکرمہ اور ابن عباس کے حوالے سے لقمان حبشی لکھا ہے۔

(تاریخ ابن کثیر 1:771)

حضرت خالد ربعی کا قول ہے کہ حضرت لقمان حبشی غلام بڑھئی تھے۔
(تفسیر ابن کثیر 4:190)

ابوداؤد فرماتے ہیں:
حضرت لقمان حکیم کسی بڑے گھرانے کے امیر اور بہت زیادہ کنبے قبیلے والے نہ تھے، آپ غلام تھے، غلامی نبوت کے خلاف ہے، انبیاء عالی نسب اور عالی خاندان ہوا کرتے تھے۔ (تفسیر ابن کثیر 4:191)

قصص القرآن کے مصنف کہتے ہیں کہ حکیم لقمان اگر غلام ہوتے تو اپنے بیٹے غلام زادے کو یہ نصیحت نہ کرتے۔ اس لیے کہ غرور ونخوت، خود بینی وشیخی، کرختگی وخشونت ایسے اوصاف ہیں جو بادشاہوں، شاہ زادوں، متمول وصاحب اقتدار انسانوں کے اندر ہی کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ مصنف نے اس امر سے بھی اتفاق کیا ہے کہ لقمان حکیم اور بزن بادشاہ ایک ہی شخصیت ہے اور وہ عاد ثانیہ کے پیغمبر حضرت ہود کے پیرو تھے۔ وہ حبشی الاصل نہیں بلکہ عربی النسل تھے۔ (قصص الانبیاء: علم دوست پبلی کیشنز، لاہور)

پیدائش:

ایک قول کے مطابق آپ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے میں تھے۔

(تفسیر ابن کثیر 4:191)

تاریخ المسعودی میں لکھا ہے: حضرت داؤد علیہ السلام زمانے میں مدین وایلہ میں لقمان حکیم بھی تھا، حضرت داؤد علیہ السلام کی حکومت کے چوتھے عشرے میں پیدا ہوتا تھا۔

(مروج الذہب ومعون الجواہر 1:75)

Marfat.com

حضرت داؤد علیہ السلام نے بنی اسرائیل پر 40 سال حکومت کی 100 سال کی عمر (963 ق م) میں فوت ہوئے۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت لقمان حکیمؒ 970 ق م (تقریباً) میں پیدا ہوئے (بعض نے ان کا تعلق 3000 ق م سے بیان کیا ہے۔)

جائے رہائش:

یحییٰ بن سعید انصاری سعید بن مصیب کے حوالے سے کہتے ہیں کہ لقمان مصری علاقے سوزان کے رہنے والے تھے۔

سعید بن مسیب کے حوالے سے ہی ملتا ہے۔

حضرت لقمان حکیم جو حبشہ کے نوبہ تھے۔(تفسیر ابن کثیر 190:4)

نوبہ اس علاقے کا نام ہے جو مصر کے جنوب اور سوڈان کے شمال میں واقع ہے۔

بعض کے نزدیک ان کا تعلق مدین اور ایلہ (موجودہ عقبہ) سے تھا، اسی وجہ سے ان کی زبان عربی تھی اور اس کی حکمت عرب میں شامل ہوئی۔

بعض علماء مثلاً علامہ سہیلی نے یہ بھی تصریح کی ہے کہ لقمان حکیم اور لقمان بن عاد دو (2) الگ الگ اشخاص ہیں۔ان کو ایک شخصیت قرار دینا درست نہیں۔

(مروج الذھب 75:1)

حضرت لقمانؒ کا حلیہ مبارک:

حضرت قتادہ وعبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ انہیں لقمانؒ کے بارے میں جو باتیں معلوم ہوئی ہوں وہ انہیں بتائیں، تو وہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بولے کہ وہ چھوٹے قد کے چپٹی ناک والے شخص تھے۔

(البدایہ والنہایہ 771:1)

تفسیر ابن کثیر میں علامہ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے جب سوال ہو تو آپ نے فرمایا۔حضرت لقمانؒ

Marfat.com

پستہ قد اونچی ناک والے موٹے ہونٹ والے نوبی (نوبہ کے رہنے والے) تھے۔
(تفسیر ابن کثیر 190:4)

حضرت سعید بن مسیب نے ایک مرتبہ ایک سیارہ رنگ غلام حبشی سے فرمایا اپنی رنگ کی وجہ سے اپنے تئیں حقیر نہ سمجھ، تین شخص جو تمام لوگوں سے اچھے تھے تینوں سیاہ رنگ تھے۔

1۔ حضرت بلالؓ جو حضور رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔
2۔ حضرت منجع جو جناب فاروق اعظم کے غلام تھے۔
3۔ اور حضرت لقمان حکیم جو حبشہ کے نوبہ تھے۔

(تفسیر ابن کثیر 190:4)

حضرت مجاہد کا قول یوں ملتا ہے۔
سیاہ فام تھے، موٹے ہونٹوں والے اور بھر قدموں والے تھے۔

(تفسیر ابن کثیر 190:4)

حضرت لقمانؒ پست قد، موٹے تزے، چپٹے ناک، موٹی آنکھوں، سیاہ رنگت، چمکیلے بالوں، پھیلے ہوئے سینے کے حامل طاقتور شخص تھے۔ ان کی صورت اگرچہ حبشیانہ تھی مگر وہ اپنے عہد کے اور معاشرے کے خوبصورت جاذب نظر گٹھیلے ہٹا طاقتور انسان تھے۔ اللہ نے ان کے جسم میں قوت بھر رکھی تھی، جس کو وہ خدمت انسانی کے لیے استعمال کرتے تھے اور انسانیت پر آنے والی آنچ کو رفع کرنے میں خرچ کرتے تھے۔

اولاد:

حضرت لقمانؒ کی اولاد (بیٹا) کا تذکرہ تفسیر ابن کثیر میں یوں بیان ہوا ہے:
''ان کے بیٹے کا نام علامہ سہیلی کے بیان کی رو سے ''ثاران'' ہے۔''

(تفسیر ابن کثیر 192:4)

امام مالک اپنی کتاب ''الموطا'' میں ایک حدیث بیان کرتے ہیں:

Marfat.com

حضرت لقمانؒ اپنے بیٹے سے مرتے وقت فرماتے تھے کہ اے بیٹے! عالموں کے پاس بٹھا کر اور اپنے گھٹنے ان سے ملا دے کیوں کہ اللہ جلاتا (زندہ کرتا) ہے دلوں کو حکمت کو نور سے جیسے جلاتا (زندہ کرتا) ہے مری ہوئی زمین کو بارش سے

(موطاامام مالک کتاب الجامع حدیث 270 باب ما جاء فی طلب العلم)

(اس کے حواشی میں علامہ وحید الزمان نے ان کے بیٹے کا نام شکور یا اسلم درج کیا ہے)

حضرت لقمانؒ کے ایک بیٹے کے علاوہ (جن کو پند و موعظت کی) کسی اور کے حالات کا تذکرہ نہیں ملتا۔

ان کی زوجہ کا بھی ایک اشارہ ملتا ہے، جب وہ ایک سفر سے واپس آئے تو انہوں نے ہمسائے سے اپنی زوجہ کا حال پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ وفات پا گئی ہے۔ اس موقع پر والد کی وفات کا بھی پتہ چلا تھا۔

حضرت لقمان نے اپنے فرزند کو جن کا نام ''انعم'' تھا۔ چند نصیحتیں فرمائی ہیں جن کا ذکر قرآن مجید کی سورہ لقمان میں ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سی دوسری نصیحتیں آپ نے فرمائی ہیں جو تفاسیر کی کتابوں میں مذکور ہیں۔

مشہور ہے کہ آپ درزی کا پیشہ کرتے تھے اور بعض نے کہا کہ آپ بکریاں چراتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ حکمت کی باتیں بیان کر رہے تھے تو کسی نے کہا کہ کیا تم فلاں چرواہے نہیں ہو؟ تو آپ نے فرمایا کہ کیوں نہیں، میں یقیناً وہی چرواہا ہوں تو اس نے کہا کہ آپ حکمت کے اس مرتبہ پر کس طرح فائز ہو گئے؟ تو آپ نے فرمایا کہ باتوں میں سچائی اور امانتوں کی ادائیگی اور بیکار باتوں سے پرہیز کرنے کی وجہ سے۔

(تفسیر صاوی، ج ۵، ص ۱۵۹۸، پ ۲۱، لقمان: ۱۲)

حکمت کیا ہے؟:۔

''حکمت'' عقل و فہم کو کہتے ہیں اور بعض نے کہا کہ ''حکمت'' معرفت اور

Marfat.com

اصابت فی الامور کا نام ہے۔ اور بعض کے نزدیک حکمت ایک ایسی شے ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کے دل میں یہ رکھ دیتا ہے اس کا دل روشن ہو جاتا ہے وغیرہ وغیرہ مختلف اقوال ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت لقمان کو نیند کی حالت میں اچانک حکمت عطا فرما دی تھی۔ بہر حال نبوت کی طرح حکمت بھی ایک وہبی چیز ہے، کوئی شخص اپنی جدوجہد اور کسب سے حکمت حاصل نہیں کر سکتا۔ جس طرح کہ بغیر خدا کے عطا کئے کوئی شخص اپنی کوششوں سے نبوت نہیں پا سکتا۔ یہ اور بات ہے کہ نبوت کا درجہ حکمت کے مرتبے سے بہت اعلیٰ اور بلند تر ہے۔

(تفسیر روح البیان، ج ۷، ص ۷۴۔۷۵، (ملخصاً) پ ۲۱، لقمان: ۱۱)

شکر کیا ہے؟

حضرت لقمان علیہ السلام کی تعلیمات سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم نبوت سے سرفراز کیا تھا۔ حضرت لقمان علیہ السلام ایک ہزار برس پورے کر کے اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ حضرت لقمان علیہ السلام کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جڑی بوٹیوں میں خاصیت کا علم عطا کیا تھا۔ اور جڑی بوٹیاں انہیں اپنی اپنی خاصیت سے آگاہ کرتی تھیں۔ حضرت لقمان علیہ السلام نے علم طب کی تدوین کی۔ دواؤں کی خاصیت اور ان کے استعمال کے طریقے بتائے۔ حضرت لقمان علیہ السلام کے قصے سے اس بات کا علم حاصل ہوتا ہے کہ شکر کا مطلب استعمال ہے۔ اگر حضرت لقمان علیہ السلام حکمت و دانائی کو استعمال نہ کرتے اور لوگوں تک علم منتقل نہ کرتے اور صرف زبان سے یا اللہ تیرا شکر یا اللہ تیرا شکر کرتے رہتے تو شکر کا تقاضہ پورا نہ ہوتا۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین لباس عطا فرمائیں اور آپ اسے الماری میں سجا کر رکھ دیں۔ زیب تن نہ کریں تو شکر کا مفہوم پورا نہیں ہوگا۔ لباس کو پہنیں، آرام پائیں، خوش ہوں اور اللہ کا شکر ادا کریں، یہی شکر ہے۔

ایک انگریز نے قرآن کے مطالعہ کے بعد کہا تھا کہ

Burn all the libraries, for their khowledge is in the Quran

Marfat.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اقدس، صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم کی سیرت اور افکار، تابعین اور تبع تابعین رحم اللہ عنہم کے افکار اور اولیا اکرام، صوفیا اکرام اور مفکرین اسلام رحم اللہ عنہم کی حکمت و دانائی کے ذخائر مسلمانوں کی میراث ہیں۔

نوبیہ (نوبہ)، ایک تعارف:

یہ صحرائی علاقہ شمالی سوڈان میں دریائے نیل کے مشرق میں خرطوم (سوڈان کا دارالحکومت) اور اسوان (مصر) کے درمیان واقع ہے۔اس کے مغرب میں صحرائے لیبیا (صحرائے اعظم کا حصہ) اور مشرق میں بحیرہ احمر کے ساحلی پہاڑ ہیں صحرائے نوبیہ کا رقبہ 3لاکھ 10 ہزار مربع کلومیٹر ہے۔دریائے نیل اور دریائے اتبار (عطبرہ) اس کے میدانی حصوں کو سیراب کرتے ہیں۔ جہاں سے کپاس اور کھجور کی وافر مقدار پیدا ہوتی ہے۔ زیریں نوبیہ مصر میں اسوان اور وادی حلفہ کے مابین پھیلا ہوا ہے۔جبکہ بالائی نوبیہ سوڈان میں ہے۔فرعونی ادوار میں نوبیہ نے ترقی کی، مختلف زمانوں میں نبتہ (نزو جبل برقل) مروی دنقلہ اس کے دارالحکومت رہے۔مصر کی وسطی بادشاہت کے زمانے میں 2000ق م کے فوراًبعداس پر مصریوں نے قبضہ کرلیا اور تقریباً پندرہویں صدی ق م سے یہاں وآئسرائے حکمران رہے۔ بتدریج یہاں مصری تہذیب غالب آگئی اور سونے کی تجارت پھلی پھولی۔ آٹھویں صدی ق م میں نوبیہ میں آزاد بادشاہت قائم ہوئی اور کچھ عرصے کے لیے مصر پر بھی نوبیہ کا اقتدار قائم ہوگیا۔سعد العالی اسوان کی جھیل ناصر میں نوبیہ کا خاصہ علاقہ زیرآب آیا ہے۔(اطلس القرآن:216)

حضرت داوٗدؑ کے ہم عصر:

ان کے بارے میں اس روایت سے بھی اخذ ہوتا ہے:

حضرت داوٗدؑ زرہیں بنا رہے تھے انہوں نے لقمان سے کہا ان سے حکمت کا ادراک کرے وہ خاموش رہا، جب حضرت نے پیراہن تیار کرلیا تو اس نے کہا آپ نے جنگی لباس بنالیا۔

Marfat.com

اطلس القرآن میں لکھا ہے:

وہ حضرت داؤدؑ کے دور نبوت تک زندہ رہے جب حضرت داؤدؑ نبی نے اعلان نبوت فرمایا تو انہوں نے فتویٰ دینا بند کر دیا ان سے وجہ پوچھی گئی تو فرمانے لگے اب اس کی ضرورت نہیں۔

تذکرہ لقمان تورات وانجیل (بائبل) میں:

حسب ونسب کے متعلق ان کوائف کا تقاضا تھا کہ حضرت لقمان کا ذکر دائرہ معارف یہود (تورات) یا انجیل مقدس (نیا عہد نامہ) میں ہوتا، مگر ایسا نہیں ہے، القاسمی نے تفسیر القاسمی میں لکھا ہے کہ بعض علمائے اسلام کا خیال ہے کہ تورات میں مذکور بلعام سے مراد حضرت لقمانؒ ہیں۔

بائبل میں بلعام کا تذکرہ کچھ ان الفاظ کے ساتھ ملتا ہے۔

بعور کا بیٹا جو مسوپتامیہ کے فتور میں رہتا تھا۔ (استثنا 4:23)

موآبیوں کے بادشاہ بلق نے اسے اسرائیلوں پر لعنت کرنے کے لیے بلوایا مگر اس نے خدا کے حکم پر انہیں برکت دی (ابواب 22 تا 24) بعد میں اس نے اسرائیلوں کو یہوداسے منحرف کرنے کی کوشش کی (گنتی باب 31) آخر میں انہوں نے نے اسے قتل کر دیا۔

(قاموس الکتاب:154)

نئے عہد نامے میں اسے جھوٹے استادوں کے مہلک اثر سے تشبیہ دی گئی ہے، جو خدا کے لوگوں کو ورغلاتے ہیں۔

(ماخذ۔قاموس الکتاب:154 / یہودا آیت 112۔ پطرس 15:2)

مگر تورات وانجیل میں بلعام کی سیرت اس قدر قابل نفرت بیان کی گئی ہے کہ اسے لقمان سے کوئی نسبت نہیں ہوسکتی ان کا یہ خیال ہے شاید بلع اور لقم (کھانا نگلنا) کے متحد المعنی ہونے کی بنا پر تھا، لیکن نام سے سیرت کی مطابقت لازم نہیں ہوجاتی۔

Marfat.com

عطاءِ حکمت:

حضرت لقمانؒ اپنے اردگرد کے فطرت کے مظاہر کا بغور مطالعہ کرتے رہتے تھے۔ جانوروں اور پودوں کو دیکھ کو اللہ تعالیٰ کے قوانین کا مشاہدہ کرتے تھے اور اس چیز تک عقلی رسائی کی کوشش کرتے کہ ان تمام تخلیقات کی بنیاد کیا ہے اور ان کا مقصد حیات کیا ہے۔ ایک دن آپؒ درخت کے نیچے بغرض آرام لیٹے ہوئے تھے کہ خواب میں ایک فرشتہ ان کے پاس آیا اور اس چیز کا اظہار کیا کہ اللہ ان کو حکمت جیسی دولت لامتناہی سے سرفراز کرنا چاہتا ہے، آیا کہ وہ حکمت ہو یا پیغمبری؟

حضرت لقمانؒ نے حکمت کا چناؤ کیا اور اس کے حصول کا اظہار کیا۔

جب وہ بیدار ہوئے تو انہوں نے اپنے ذہن میں تیزی اور وسعت محسوس کی، انہوں نے مظاہر فطرت میں مکمل یکسانیت محسوس کی اور اشیاء کے اندرونی مطالب سے آگہی حاصل ہونے لگی اور ظاہری عوامل کی روحانی کیفیت کے عقدے وا ہو گئے۔

انہوں نے اپنے رب کا شکر ادا کیا اور اس نعمت پر خدا کی حمد کی۔

بدقسمتی سے لقمان گرفتار کر لیے گئے اور ان کو کہیں آگے بطور غلام ہی فروخت کر دیا گیا۔ علامہ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں:

حضرت قتادہ سے ایک عجیب اثر وارد ہے کہ حضرت لقمان کو حکمت و نبوت کے قبول کرنے میں اختیار دیا گیا تو آپ نے حکمت قبول فرمائی، راتوں رات ان پر حکمت برسا دی گئی اور رگ و پے میں حکمت بھر دی گئی، صبح کو ان کی باتیں اور ان کی عادتیں سب حکیمانہ ہو گئیں۔ (تفسیر ابن کثر 4:191)

علامہ ابن مسعودیؒ لکھتے ہیں اسے ... نے ایسی حکمت عطا فرمائی تھی کہ خلق خداوندی میں ''یونس بن متی'' کے زمانے تک جنہیں بلاد موصل کی ارض نینوا میں مبعوث کیا گیا تھا، اس سے زیادہ کسی میں حکمت نہیں پائی گئی۔ (مروج الذھب 1:75)

Marfat.com

حکمت و دانائی کی باتیں:

بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت لقمان نے فرمایا ہے کہ میں نے چار ہزار نبیوں کی خدمت میں حاضری دی ہے۔اور ان پیغمبروں کے مقدس کلاموں میں سے آٹھ باتوں کو میں نے چن کر یاد کرلیا ہے، جو یہ ہیں:

(1) جب تم نماز پڑھو تو اپنے دل کی حفاظت کرو۔

(2) جب تم کھانا کھاؤ تو اپنے حلق کی حفاظت کرو۔

(3) جب تم کسی غیر کے مکان میں رہو تو اپنی آنکھوں کی حفاظت کرو۔

(4) جب تم لوگوں کی مجلس میں رہو تو اپنی زبان کی حفاظت رکھو۔

(5) اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ یاد رکھو۔

(6) اپنی موت کو ہمیشہ یاد کرتے رہا کرو۔

(7) اپنے احسانوں کو بھلا دو۔

(8) دوسروں کے ظلم کو فراموش کردو۔ (تفسیر روح البیان: ج ۷، ص ۷۷)

ان کی دانائی سے لبریز باتوں کی کچھ مثالیں یہ ہیں

اور لوگوں سے (غرور کے ساتھ) اپنا رخ نہ پھیر اور زمین پر اکڑ کر مت چل، بیشک اللہ ہر متکبر، اترا کر چلنے والے کو ناپسند فرماتا ہے (بحوالہ سورۃ لقمان۔ آیت ۱۸۔ قرآن)

اس دنیا میں ایسے کوشش کرو جیسے یہیں ہمیشہ رہنا ہے اور آخرت کے لیے ایسے کوشش کرو جیسے کل مرجانا ہے۔

میں نے بولنے پر بارہا افسوس کیا ہے مگر خاموش رہنے پر کبھی افسوس نہیں ہوا۔

اگر معدہ کھانے سے بھر جائے تو دماغ سو جاتا ہے، بے زبان اعضائے جسمانی خدا کی عبادت و ریاضت سے قاصر ہو جاتے ہیں۔

میں نے عقل بے وقوفوں سے سیکھی۔ جن افعال سے وہ گھاٹا اٹھاتے ہیں میں ان

Marfat.com

سے پرہیز کرتا ہوں۔

عہد شکنوں اور جھوٹوں پر کبھی اعتماد نہ کرو۔

صحیفہ یا مجلہ لقمان:

لقمان کی شخصیت عرب میں ایک حکیم و دانا کی حیثیت سے بہت مشہور تھی۔ شعراء جاہلیت مثلاً امراؤالقیس، لبید، اعشیٰ، طرفہ وغیرہ کے کلام میں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ اہل عرب میں بعض پڑھے لکھے لوگوں کے پاس صحیفہ لقمان کے نام سے ان کے حکیمانہ اقوال کا ایک مجموعہ بھی موجود تھا۔ چنانچہ روایات میں آیا ہے کہ ہجرت سے تین سال پہلے مدینہ کا اولین شخص جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متاثر ہوا وہ سوید بن صامت تھا، وہ حج کے لیے مکہ گیا وہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے قاعدے کے مطابق مختلف علاقوں سے آئے ہوئے حاجیوں کی قیام گاہوں پر جا جا کر دعوت اسلام دے رہے تھے۔ اس سلسلہ میں سوید نے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقریر سنی تو اس نے آپ سے عرض کیا کہ آپ جو باتیں پیش کر رہے ہیں ایسی ہی چیز میرے پاس بھی ہے۔ آپ نے پوچھا وہ کیا ہے، اس نے کہا ''مجلہ لقمان'' پھر آپ کی فرمائش پر اس نے اس مجلہ کا کچھ حصہ آپ کو سنایا، آپ نے فرمایا یہ بہت اچھا کلام ہے، مگر میرے پاس جو کلام ہے وہ اس سے بہتر ہے، اس کے بعد آپ نے اسے قرآن سنایا اور اس نے اعتراف کیا کہ یہ بلاشبہ مجلہ لقمان سے بہتر ہے پھر وہ لوٹ کر مدینہ منورہ میں اپنی قوم کے پاس آئے اور کچھ ٹھہرنے نہیں پائے تھے کہ ان کو خزاعہ نے قتل کر ڈالا۔ اور ان کی قوم والے کہتے تھے کہ وہ ہمارے خیال میں ایمان کی حالت میں فوت ہوئے ہیں۔ ان کا قتل بعاث کے دن ہوا تھا۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ مجھ کو ان کے اسلام میں شک ہے جیسا کہ میرے سوا ان لوگوں کو جنہوں نے اسی بارے میں کتابیں لکھی ہیں، یہ اچھے شاعر تھے اور اپنے اشعار میں بہت حکمت کی باتیں بیان کرتے تھے، ان کی حکیمانہ شاعری اور ظرافت کی وجہ سے ان کی قوم کے لوگ ان کو مل کے لقب سے پکارتے تھے اور انہی کے یہ اشعار ہیں۔

الا رب من تدعو صديقا ولو ترى

Marfat.com

مقالته بالغیب ساء ک ما یفری

و بالغیب ماثور علی ثغرۃ النحر

یسرک بادیه و تحت ادیمه

نعمیه غش تبتری عقب الظهر

(اسد الغابہ جلد اول صفحہ 1012)

(آگاہ رہو! اکثر وہ لوگ جن کو تو دوست سمجھتا ہے، اگر تو ان کی غائبانہ گفتگو سنے تو اس کی افتراء پردازی تجھے بری معلوم ہو۔ سامنے تو اس کی باتیں مثل شہد کے ہوتی ہیں مگر پیچھے زہر ہلاہل ہوتی ہیں۔ حلم کی حالت سے تو خوش ہوتا ہے، مگر کینہ دنیا میں تجھے کمزور کر دے گا)

سید سلیمان ندویؒ عرب کے تاریخی جغرافیہ کے مصنف فارسٹر کے حوالے سے جنوبی عربی میں ایک حجری کتبہ کا ذکر کرتے ہیں جو حسن غراب واقع قریب عدن کے کھنڈروں میں سے 1834ء میں برآمد ہوا تھا، اس ی حضرت ہود کی شریعت کو ماننے والے نیک طینت بادشوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، جن کے اچھا فیصلے ایک کتاب میں لکھے جا چکے تھے۔ سید سلیمان نے لکھا ہے کہ یہ تمام کتابچہ حضرت امیر معاویہ کے زمانے میں بھی دریافت ہوا تھا اور اسی کا عربی میں ترجمہ ہوا جو لفظ بہ لفظ فارسٹر کے ترجمہ سے ملتا ہے، اچھے فیصلوں والی کتاب سے سید صاحب ''صحیفہ لقمان'' مراد لیتے ہیں جو عرب میں مشہور تھا۔

حضرت لقمان توحید کو ماننے والے تھے:

انہیں حکمت اور دانائی عقل و فراست کی بنا پر عطا ہوئی تھی، عرب قوم کو قرآن نے بتایا ہے کہ تم صدیوں سے جس کی عقل و فراست کے قائل چلے آتے ہو وہ توحید کو مانتے تھے اور شرک کو ظلم عظیم قرار دیا تھا۔

Marfat.com

''موعظت لقمانی'' میں توحید عزم الامور اور مکارم الاخلاق کی تعلیم شامل ہے اور بتایا گیا ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی اور حد درجہ مخفی باتیں بھی علم الٰہی سے مخفی نہیں، اس لیے کوئی بھی شخص مواخذے سے نہیں بچ سکتا۔ اختصار کے باوجود سورۂ لقمان میں دی ہوئی لقمان حکیم کی پند و موعظت اس قدر وسیع اور جامع ہیں کہ ان پر عمل کرنا انسانی صلاح و فلاح کے لیے کافی ہے۔

''البدایہ والنہایہ'' اور ''مواہب الرحمن'' میں حضرت لقمان کے بہت سے کلمات نصیحت دیئے گئے ہیں معارف القرآن میں بھی قرطبی کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ وہب بن منبہ نے حضرت لقمان کی حکمت کے دس ہزار سے زائد ابواب پڑھے تھے۔

(اردو دائرہ معارف اسلامیہ 18:131)

امثال لقمان الحکیم:

یہاں اس بات کی تصریح بھی ضروری ہے کہ مستشرق دیرنبورگ (Derenbourg) نے پیرس کے کتب خانہ کا عربی مخطوطہ جو امثال لقمان الحکیم (febules de loqman le sage) کے نام سے شائع کیا ہے، وہ حقیقت میں ایک موضوع چیز ہے۔ جس کا مجلہ لقمان سے کوئی دور کا واسطہ بھی نہیں ہے۔ یہ امثال تیرھویں صدی عیسوی میں کسی شخص نے مرتب کی تھیں۔ اس کی عربی بہت ناقص ہے اور پڑھنے سے محسوس ہوتا ہے کہ یہ دراصل کسی اور زبان کی کتاب کا ترجمہ ہے، جسے مصنف یا مترجم نے اپنی طرف سے لقمان حکیم کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ مستشرقین اس قسم کی جعلی چیزیں نکال نکال کر جس مقصد کے لیے سامنے لاتے ہیں وہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ کسی طرح قرآن کے بیان کردہ قصوں کو غیر تاریخی افسانے ثابت کر کے ساقط الاعتبار ٹھہرا دیا ئے۔ جو شخص بھی انسائیکلو پیڈیا آف اسلام میں لقمان کے عنوان پر بی ہیلر (B.Heller) کا مضمون پڑھے گا، اس سے ان لوگوں کی نیت کا حال مخفی نہ رہے گا۔

(تفہیم القرآن 14:4)

Marfat.com

عہدِ غلامی:

حضرت لقمان بنی حسحاس کے غلام تھے۔ (تفسیر ابن کثیر 4:191)

بنی حسحاس مصر کا ایک جلیل القدر اور اعلیٰ مرتب قبیلہ تھا اور پورے مصر میں اس کا رعب ودبدبہ اور شان وشوکت مشہور تھی۔

بنی حسحاس خدا ترس اور توحید پرست قبیلہ تھا، اسی طرح حضرت لقمانؒ بھی اعلیٰ اخلاق اور محنت ومحبت سے لبریز تھے۔

پورے قبیلہ والے ان کو اگرچہ غلام سمجھتے تھے، مگر ان کو قدر سے دیکھا جاتا تھا اور بنی حسحاس میں مقبول نظر تھے۔ حضرت لقمانؒ کی مقبولیت کی اصل وجہ ان کا طرز حکم تھا۔ مالک ان کی فہم وفراست اور دوراندیشی سے متاثر ہوتا اور ان کی رائے کو اپناتا، نیز ان سے مشورہ کرتا۔

حضرت لقمانؒ بھی اپنے مالک کی اطاعت کو سرآنکھوں لیتے اور ہمہ وقت اس کے حکم کے منتظر رہتے۔ ان کے مالک کا ایک بہت بڑا ریوڑ تھا، روایت کے مطابق حضرت لقمانؒ اسی بکریوں کے جھنڈ کی دیکھ بھال پر مامور تھے اور بڑی ایمانداری سے یہ کام انجام دیتے تھے۔ ان کا مالک ان کی حکمت اور عقل ودانائی سے بہت متاثر تھا اور دیگر غلاموں میں ان کا مرتبہ اعلیٰ تھا اور خاص اہمیت حاصل تھی۔

مالک اس چیز کو بھی جانچ چکا تھا کہ دیگر غلام حضرت لقمانؒ سے حسد کرتے ہیں۔ مگر حضرت لقمان کسی بھی ایسی ویسی چال کو جو حاسدین ان کے خلاف چلتے تھے، کارگر ثابت نہ ہونے دیتے تھے بلکہ ان کا مالک جس کا نام قدوانی تھا (مسعودی نے قین ابن جسر میں لکھا ہے۔ (مروج الذہب 1:75) ایک روایت کے مطابق منیب ہے، حضرت لقمان پر مکمل بھروسہ رکھتا تھا اور ان کی بات پر ہی دھیان دیا کرتا تھا۔

غلامی کا دور اگرچہ تلخ اور کٹھن ہوتا ہے مگر حضرت لقمان کی دانش وعقل نے اس میں وہ برکت ڈال دی کہ لوگ ان کی مثالیں دیتے، وہ صرف المثل بن گئے اور ان کی اخلاقی

Marfat.com

اقدار اور گفتار و کردار کے قصے پورے عرب میں مشہور ہو گئے۔ لوگ دور دور سے مصر میں ان کے پاس آتے اور پند و موعظت حاصل کرتے متعدد قدیم فیصلے جو کسی سے حل نہ ہوتے، انہیں حل کرواتے تھے۔ لوگوں میں حضرت لقمانؒ اگرچہ غلام تھے مگر حقیقت میں وہ شاہانہ عقل و خرد کے مالک تھے اور اپنی ایمانداری، دیانتداری، کفایت شعاری سے اپنے وارث و مالک کے منظور نظر تھے۔ ان کی اخلاقیاتی رسائی اس زمانے میں منفرد و جامع تھی۔ لوگ ان کے طرز فکر و نظر اور رمز حیات سے مثالیں لے کر اپنے بچوں اور معاشرے کو نصائح پیش کرتے، جس کی وجہ سے حضرت لقمانؒ اپنے عہد میں اپنی ذات کے اندر ایک انجمن تھے۔ بنی حساس کا پورا قبیلہ ان پر رشک کرتا تھا۔

عہدۂ قضا پر:

علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں، علامہ سہیلی نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ لقمان اہل ایلہ کے باہمی امور اور ان کے متنازعہ مسائل کے فیصلے کیا کرتے تھے اور نوبہ (نوبیہ) کے رہنے والے تھے۔

بہر حال ہماری تحقیق کے مطابق اور جیسا کہ قرآن میں ان کے ذکر سے ثابت ہے وہ ایک مرد صالح، عابد اور حکمت عظیمہ کے مالک تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے میں قاضی تھے۔ واللہ اعلم بالصواب!

(تاریخ ابن کثیر 771:1)

دوسری روایت میں ہے اور ایک بزرگ سے یہ بھی مروی ہے کہ بنی اسرائیل میں قاضی تھے۔

(تفسیر ابن کثیر 190-91:4)

اپنے عہد میں جہاں وہ ایک غلام اور بڑھئی کے معاش سے وابستہ تھے، بعد میں وہ اپنے مالک سے اس کی علمی داد ملنے پر عہدہ قضا پر فائز کر دیئے گئے۔

وہ ایسے کام جو کسی علم کو روا نہیں ہٹا دیئے گئے اور لوگوں میں فیصلہ کیا کرتے تھے۔

Marfat.com

عموماً قبیلہ بنی حسحاس ان سے اپنے فیصلے کرواتے تھے اور ان کی حکمت و دانائی سے معاشرتی مسائل حل کرتے تھے۔

ذریعہ معاش

سفیان نے اشعت، عکرمہ اور ابن عباس کے حوالے سے لکھا ہے کہ لقمان کو نجار (بڑھئی) بتایا جا سکتا ہے۔

(البدایہ والنہایہ 1:771)

علامہ ابن کثیر نے ایک اور قول نقل کیا ہے۔

کہ آپ حضرت داؤد علیہ السلام کے عہد میں تھے، ایک مرتبہ آپ کسی مجلس میں وعظ فرما رہے تھے کہ ایک چرواہے نے آپ کو دیکھ کر کہا تو وہی تو نہیں ہے جو میرے ساتھ فلاں فلاں جگہ بکریاں چرایا کرتا تھا؟ آپ نے فرمایا، ہاں میں وہی ہوں۔

(تفسیر ابن کثیر 4:191)

مذکورہ بالا دونوں معاشی اقدار دراصل انہوں نے عہد غلامی میں اپنے مالک کی تجویز کردہ اختیار کی تھیں۔ دوسری روایت کے مطابق یہ انہوں نے غلامی کے عہد کے بعد آزادی میں ذرائع معاش اپنائے، وہ ایک دو بار میں قاضی بھی رہے۔ یہ بھی ان کی آزادی کے بعد معاش میں شمار کیا جاتا ہے۔

تفسیر الکشاف میں ابن المسیب کا یہ قول بھی درج ہے کہ حضرت لقمان خیاط تھے۔

کیا حضرت لقمانؒ بادشاہ بھی رہے؟

کتاب التیجان اور اخبار عبید دونوں میں لقمان بن عاد کو صاحب النسور (گدھوں والے) کہا گیا ہے۔ جن گدھوں کو کہانی کے مطابق پالنے کی وجہ سے انہیں ہزار سال یا اس سے زیادہ طویل عمر ملی تھی۔ ظاہر ہے عوامی تخیل کی پیداوار ہونے کے علاوہ اس کہانی کی اور کوئی حیثیت نہیں اور سید سلیمان کا یہ کہنا درست ہے کہ لقمان کی مبینہ عمر سے خاندان کی عمر

Marfat.com

مراد لینی چاہیے۔ اس بادشاہ کے خاندان میں حکومت کئی سو برس تک رہی ہوگی، مجازاً بجائے خاندان کے اس کا شخصی نام خاندان قرار دیا گیا ہوگا اور قدیم قوموں کی ابتدائی تاریخ میں اسی طرح ہوتا ہے۔ اس طرح اس خاندان کے تمام بادشاہوں کے اچھے فیصلوں کو صحیفہ لقمان قرار دینا بالکل قرین قیاس نظر آتا ہے۔

(اُردو دائرہ معارف اسلامیہ 18:130)

حضرت لقمانؒ کے متعلق اس نسبتاً طویل بحث کا مقصد یہ ہے کہ دور جاہلیت کی عربی شاعری میں لقمان کے ذکر اور صحیفہ لقمان کے قدیم عربوں میں ملنے کی شہادتوں سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت لقمان ایک افسانوی شخصیت نہیں تھے، جیسا کہ لائیڈن کے انسائیکوپیڈیا آف اسلام میں ہیلر نے کہا ہے۔

کتاب التیجان اور اخبار عبید دونوں کتابیں ایک نیک فطرت بادشاہ لقمان کا ذکر کرتی ہیں۔ محولہ بالا حجری کتبہ بھی ان کی تائید کرتا نظر آتا ہے۔

قرآن میں بھی حضرت لقمانؒ نے اپنے بیٹے کو خود پسندی اور نخوت کے خلاف جو نصیحت کی ہے وہ ایک شہزادے کے لیے تو موزوں ہے، غلام زادے کے لیے نہیں۔ نیز چونکہ حضرت لقمانؒ خالصۃً عرب نژاد تھے۔ یہودیوں اور نصرانیوں کی مذہبی یا سیاسی تاریخ سے ان کا کوئی تعلق نہیں تھا، اس لیے ان لوگوں نے اپنی کتابوں میں ان کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ دوسری طرف عرب لوگوں کو اپنی نسل کے حکیم لقمان پر ناز تھا۔ وہ اس کا نام قدیم الایام سے بصد احترام لیتے تھے اور ان کی نصائح کا چرچا کرتے تھے۔ قرآن نے اسی بیان پر اس تاریخی شخصیت کو حیات جاوداں عطا کر دی۔ علماء یورپ حکیم لقمان اور یونانی حکیم ایسب (619 تا 564 ق م) کو ان کی ہم جنس حکایات وتمثیلات کی بنا پر ایک قرار دیتے ہیں۔ مگر سید سلیمان ندوی کا یہ کہنا بجا طور پر درست ہے کہ قدیم عرب حکماء یونان سے واقف نہ تھے، دوسرے دو تصانیف کے مطالب کا اتحاد ان کے مصنفین کے اتحاد شخصیت کو مستلزم نہیں۔ حکیم لقمان کو بھدا اور غلام کہا گیا ہے۔ ہماری بعض روایات میں لقمان حکیم کے بارے میں بھی

Marfat.com

یہی کچھ بتایا جاتا ہے۔ لیکن مشابہت اس قدر نا کافی ہے کہ اس کی بنا پر حتماً دونوں کو ایک ہی شخصیت نہیں قرار دیا جا سکتا۔ امثال لقمان حکیم کا ایک جعلی نسخہ مستشرق دیرنبورگ نے (de Loqman Le sag fabules) کے نام سے شائع کرایا ہے، جو تیرھویں صدی عیسوی کا مرتبہ شدہ ہے، جس کی عربی ناقص ہے اور جو کسی اور زبان کا ترجمہ ہے۔ ان تمام باتوں کے زیر نظر لقمان حکیم کے سلسلے میں مستشرقین کے بیانات کو معتبر نہیں کہا جا سکتا۔

(اُردو دائرہ معارف اسلامیہ 18:31_130)

حضرت لقمانؒ کو یہ مرتبہ کیسے ملا؟

کہتے ہیں کہ حضرت لقمان حکیمؒ سے ایک شخص نے کہا تو بنی حسحاس کا غلام نہیں؟

آپ نے فرمایا، ہاں ہوں۔

اس نے کہا:

کیا تو بکریوں کا چرواہا نہیں؟

آپ نے فرمایا:

ہاں، ہوں۔

کہا کیا تو سیاہ رنگ نہیں؟

آپ نے فرمایا:

ظاہر ہے میں سیاہ رنگ ہوں۔

تم یہ بتاؤ کہ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو؟

اس نے کہا:

یہی کہ پھر وہ کیا (بات) ہے کہ تیری مجلس پُر (بھری) رہتی ہے؟

لوگ تیرے دروازے پر آتے رہتے ہیں اور تیری باتیں شوق سے سنتے ہیں؟

آپ نے فرمایا: سنو بھائی!

جو باتیں میں تمہیں کہتا ہوں ان پر عمل کر لو تو تم بھی مجھ جیسے ہو جاؤ گے۔

Marfat.com

☆ آنکھیں حرام چیزوں سے بند کرلو!

☆ زبان بے ہودہ باتوں سے روک لو!

☆ مال حلال کھایا کرو!

☆ اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرو!

☆ زبان سے سچ بولا کرو!

☆ وعدے کو پورا کیا کرو!

☆ مہمان کی عزت کرو!

☆ پڑوسی کا خیال رکھو!

☆ بے فائدہ کاموں کو چھوڑ دو!

انہی باتوں کی وجہ سے میں نے بزرگی پائی ہے۔

(تفسیر ابن کثیر 191:4)

دوسری ایک روایت میں یوں ملتا ہے، کہ یہ بزرگی کیسے ملی؟

امام ابوداؤدؒ فرماتے ہیں۔

حضرت لقمان حکیم کسی بڑے گھرانے کے امیر اور بہت زیادہ کنبے قبیلے والے نہ تھے۔ہاں اُن میں بہت سی بھلی عادتیں تھی۔

1۔ وہ خوش خلق

2۔ خاموش طبع

3۔ غور وفکر کرنے والے

4۔ گہری نظر والے

5۔ دن کو نہ سونے والے

6۔ لوگوں کے سامنے تھوکتے نہ تھے۔

7۔ لوگوں کے سامنے پاخانہ، پیشاب اور غسل نہ کرتے تھے۔

Marfat.com

8۔ لغو باتوں سے دُور رہتے تھے۔

9۔ ہنستے نہ تھے۔

10۔ جو کلام کرتے تھے حکمت سے خالی نہ ہوتا تھا، جس وقت ان کی اولاد فوت ہوئی یہ بالکل نہیں روئے (صابر تھے) نیز وہ بادشاہوں اور امیروں کے پاس اس لیے جاتے تھے کہ غور وفکر، عبرت اور نصیحت حاصل کریں۔

مذکورہ بالا نکات پر عمل کرنے سے ان کو بزرگی ملی۔

(تفسیر ابن کثیر 191:4)

حضرت لقمانؒ نبی تھے یا نہیں؟

علامہ ابن کثیرؒ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ اس میں سلف کا اختلاف ہے کہ حضرت لقمانؒ نبی تھے یا نہ تھے۔ اکثر حضرات فرماتے ہیں کہ آپ نبی نہ تھے، پرہیز گار ولی اور اللہ کے پیارے بزرگ بندے تھے۔

حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں، آپ کو حکمت عطا ہوئی تھی لیکن نبوت نہیں ملی تھی۔ حضرت مجاہد کا قول ہے کہ حضرت لقمانؒ نبی نہ تھے نیک بندے تھے، سیاہ فام غلام تھے۔

(تفسیر ابن کثیر 190:4)

ایک مجلس میں کسی نے پوچھا کہ یہ مرتبہ کیسے ملا؟

فرمایا: سچ بولنے اور بے کار کام نہ کرنے سے۔ اور روایت میں ہے کہ آپ نے اپنی بلندی کی وجہ سے بیان کی کہ اللہ کا فضل، امانت کی ادائیگی، کلام کی سچائی اور بے نفع کاموں کا چھوڑ دینا۔ الغرض ایسے ہی آثار صاف ہیں کہ آپ نبی نہ تھے۔ بعض روایات اور بھی ہین جن میں گو صراحت نہیں کہ آپ نبی نہ تھے لیکن ان میں بھی آپ کا غلام ہونا بیان کیا گیا ہے، جو ثبوت ہے اس امر کا کہ آپ نبی نہ تھے، کیوں کہ غلامی نبوت کے خلاف ہے۔ انبیاء عالی نسب اور عالی خاندان ہوا کرتے تھے۔ اس لیے جمہور سلف کا قول ہے کہ حضرت

Marfat.com

لقمانؒ نبی نہ تھے۔ ہاں حضرت عکرمہ سے مروی ہے کہ آپ نبی تھے لیکن یہ بھی جب کہ سند صحیح ثابت ہو جائے، لیکن اس کی سند میں جابر بن یزید جعفی ہیں جو ضعیف ہیں۔

(واللہ اعلم)

حضرت قتادہؓ سے ایک عجیب روایت نقل ہے کہ حضرت لقمانؒ حکمت و نبوت کے قبول کرنے میں اختیار دیا گیا تو آپ نے حکمت قبول فرمائی، راتوں رات ان پر حکمت برسا دی گئی اور رگ و پے میں حکمت بھر دی گئی۔ صبح کو ان کی باتیں اور ان کی عادتیں سب حکیمانہ ہو گئیں۔ آپ سے سوال ہوا کہ آپ نے نبوت کے مقابلہ میں حکمت کیسے اختیار کی؟

تو جواب دیا:

کہ اگر اللہ مجھے نبی بنا دیتا تو اور بات تھی، ممکن تھا کہ منصب نبوت کو میں نبھا جاتا لیکن جب مجھے اختیار دیا گیا تو مجھے ڈر لگا کہ کہیں ایسا نہ ہو میں نبوت کا بوجھ نہ سہار سکوں اس لیے میں نے حکمت ہی کو پسند کیا (اس روایت کے ایک راوی سعید بن بشیر ہیں جن میں ضعف ہے)۔

حضرت قتادہؓ اس روایت کی تفسیر میں فرماتے ہیں مراد حکمت سے اسلام کی سمجھ ہے۔ حضرت لقمانؒ نبی نہ تھے نہ ان پر وحی آئی تھی، پس سمجھ علم اور عبرت مراد ہے۔ فرمان الٰہی ہے، ہم انہیں اپنا شکر بجا لانے کا حکم فرمایا تھا کہ میں نے تجھے علم و عقل دی ہے اور دوسروں پر جو بزرگی عطا فرمائی ہے اس پر تو میری شکر گزاری کر۔ شکر گزار کچھ مجھ پر احسان نہیں کرتا وہ اپنا ہی بھلا کرتا ہے۔

جیسے ایک اور آیت میں ہے:

"وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ○"

ترجمہ: "نیکی کرنے والے اپنے لیے بھی توشہ تیار کرتے ہیں۔"

(سورۂ روم:44)

یہاں فرمان ہے کہ اگر کوئی ناشکری کرے تو اللہ کو اس کی ناشکری کوئی ضرر نہیں

Marfat.com

پہنچا سکتی وہ اپنے بندوں سے بے پرواہ ہے۔سب اس کے محتاج ہیں وہ اسب سے بے نیاز ہے۔ساری زمین والے بھی اگر کافر ہو جائیں تو اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے وہ سب سے غنی ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کرتے۔

(تفسیر ابن کثیر 4:92-191)

''اُردو دائرہ معارف اسلامیہ'' کا مقابلہ نگار لکھتا ہے:

کتاب التیجان میں عبداللہ ابن عباس سے منقول ہے کہ لقمان نبی تھے مگر رسول نہیں تھے نیز عکرمہ کی روایت بھی ہے کہ لقمان نبی تھے لیکن البدایہ والنہایہ اور مواھب الرحمن میں عکرمہ والی روایت کو ضعیف اور غیر ثقہ کہا گیا ہے۔تفسیر القاسمی میں بھی یہی رائے ظاہر کی گئی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی درج ہے کہ جمہور سلف کا قول ہے کہ لقمان نبی نہیں تھے، جہاں تک عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تعلق ہے، البدایہ والنہایہ اور انبیائے قرآن میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک ایسی روایت بھی مذکور ہے جس میں کہا گیا ہے کہ لقمان نبی نہیں تھے اور نہ ان پر وحی نازل ہوئی۔قرآن مجید نے لقمان کو حکیم کہا ہے اور وہ نصائح بیان کی ہیں جو انہیں نے اپنے بیٹے کو دی تھیں۔

(اردو دائرہ معارف اسلامیہ 18:131)

حضرت لقمان نبی تھے یا حکیم

جناب لقمان نبی تھے یا حکیم؟ حضرت لقمان کا نام قرآن مجید کی سورہ لقمان کی دو آیات میں آیا ہے۔آیا آپ پیغمبر تھے یا صرف ایک دانا اور صاحب حکمت انسان؟ قرآن کریم میں اس کی کوئی وضاحت نہیں ملتی لیکن اس کا لب ولہجہ اس بات کی طرف نشاندہی کر رہا ہے کہ وہ پیغمبر نہیں تھے جیسا کہ اکثر مورخین نے اس کی تائید کی ہے۔لیکن بعض حضرات جیسے عکرمہ، اسدی اور شعبی وغیرہ ان کی نبوت کے قائل ہیں۔(تفسیر فیضان الرحمٰن مفسر الشیخ محمد حسین نجفی جلد 7 صفحہ 331 طبع ثناء پریس سرگودھا) عام طور پر پیغمبروں کے بارے میں جو گفتگو ہوتی ہے اس میں رسالت، توحید کی طرف دعوت، شرک اور ماحول

Marfat.com

میں موجود بے راہ روی سے نبرد آزمائی، رسالت کی ادائیگی کے سلسلے میں کسی قسم کی اجرت کا طلب نہ کرنا، نیز امتوں کو بشارت وانذار کے مسائل وغیرہ دیکھنے میں آتے ہیں۔ جبکہ آپ کے بارے میں ان مسائل میں سے کوئی بھی بیان نہیں ہوا ہے۔ صرف ان کے پند و نصائح بیان ہوئے ہیں۔ جو اگرچہ خصوصی طور پر تو اپنے فرزند کے لئے ہیں لیکن ان کا مفہوم عمومی حیثیت کا حامل ہے اور یہی چیز اس بات پر گواہ ہے کہ وہ صرف ایک مرد حکیم و دانا تھے، جو حدیث پیغمبر گرامی سے نقل ہوئی ہے اس طرح درج ہے۔ ''حقا اقول لم یکن لقمان نبیا ولکن کان عبدا کثیر التفکر، حسن الیقین، احب اللہ فاحبہ ومن علیہ بالحکمۃ'' سچ تو یہ ہے کہ لقمان پیغمبر نہیں تھے بلکہ وہ اللہ کے ایسے بندے تھے جو زیادہ غور وفکر کیا کرتے تھے۔ ان کا ایمان ویقین اعلیٰ درجہ پر فائز تھا۔ خدا کو دوست رکھتے تھے اور خدا بھی ان کو دوست رکھتا تھا اور اللہ نے انہیں اپنی نعمتوں سے مالا مال کر دیا تھا۔ (تفسیر نمونہ زیر نظر آیۃ۔۔۔ ناصر مکارم شیرازی جلد ۹ صفحہ 431 ناشر مصباح القرآن ٹرسٹ) ''عن سعید بن مسیب۔۔۔ اعطاہ اللہ الحکمۃ ومنعہ النبوۃ'' اللہ نے ان کو اگرچہ نبوت نہیں عطا کی لیکن حکمت و دانائی سے حصہ وافر عطا فرمایا تھا۔ (تفسیر ابن کثیر بحوالہ قصص القرآن۔۔۔) ''والمشھور عن الجمھور انہ کان حکیما ولیا ولم یکن نبیا'' اور جمہور کا مشہور قول ہے کہ لقمان خدا کے ولی اور حکیم و دانا تھے لیکن نبی نہیں تھے۔ (قصص القرآن، تالیف محمد حفظ الرحمان، جلد ۳ اور ۴ صفحہ ۴۲) بغوی نے کہا ہے کہ اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ فقیہ اور حکیم تھے لیکن نبی نہیں تھے۔ ابن کثیر نے قتادہ سے اس سلسلے میں ایک عجیب وغریب روایت نقل کی ہے کہ اللہ نے جناب لقمان کو اختیار دیا تھا کہ نبوت لے لو یا حکمت تو انہوں نے حکمت کو اختیار کیا۔

بعض دوسری روایت میں ہے کہ ان کو نبوت کا اختیار دیا گیا تھا۔ انہوں نے عرض کیا کہ اگر قبول کرنے کا حکم ہے تو میرے سر آنکھوں پر ورنہ مجھے معاف فرمائیں۔ (معارف القرآن، مفتی محمد شفیع جلد 7 صفحہ 34 طبع ادارۃ المعارف، کراچی، پاکستان)

Marfat.com

حکمت عطا کئے جانے کے اسباب جب یہ بات مسلم ہے کہ جناب لقمان نبی نہیں بلکہ ایک دانا و حکیم شخص تھے تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے حکمت کے اسباب وعلل بیان کئے جائیں ۔روایت میں وارد ہوا ہے کہ ایک مرتبہ آپ کسی مجلس میں وعظ فرما رہے تھے کہ تو ایک چرواہے نے آپ کو دیکھ کر کہا کہ کیا تو وہی نہیں ہے جو میرے ساتھ فلاں جگہ بکریاں چرایا کرتا تھا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! میں وہی ہوں ۔اس نے کہا کہ پھر تجھے یہ مرتبہ کیسے حاصل ہوا؟ آپ نے فرمایا: سچ بولنے اور بے کار کلام نہ کرنے سے ۔دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے اپنی بلندی کی وجہ یہ بیان کی کہ اللہ کا فضل اور امانت کی ادائیگی اور کلام کی سچائی اور بے نفع کاموں کو چھوڑ دینا۔(ابن کثیر: جلد ۴ صفحہ ۴۹)

روایت میں وارد ہوا ہے کہ ایک شخص نے لقمان سے کہا کہ کیا ایسا نہیں ہے کہ آپ ہمارے ساتھ مل کر بکریاں چرایا کرتے تھے؟ آپ نے جواب دیا: ہاں! ایسا ہی ہے ۔اس نے پوچھا تو پھر آپ کو یہ سب علم و حکمت کہاں سے نصیب ہوا؟ آپ نے فرمایا: ''قدر اللہ واداء الامانۃ و صدق الحدیث والصمت عما لا یعنی'' اللہ کی قدرت، امانت کی ادائیگی، بات کی سچائی اور جو چیز مجھ سے تعلق نہیں رکھتی اس سے خاموشی اختیار کرنے سے۔(مجمع البیان در ضمن تفسیر سورہ لقمان) بعض روایت میں وارد ہوا ہے کہ حضرت لقمان نے فرمایا: چند کام ایسے ہیں جنہوں نے مجھے اس درجہ پر فائز کیا۔اگر تم بھی اختیار کرلو تو تم بھی اس مقام و مرتبہ تک رسائی کرلو گے ۔اور وہ مندرجہ ذیل ہیں ؛ اپنی نگاہوں کو پست رکھنا، زبان کو بند رکھنا، حلال روزی پر قناعت کرنا، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنا، بات میں سچائی پر قائم رہنا، عہد کو پورا کرنا، مہمان کا اکرام کرنا، پڑوسی کی حفاظت کرنا، فضول کام اور فضول کلام کو ترک کرنا۔

(معارف القرآن، مفتی محمد شفیع جلد ۷ صفحہ ۳۵ طبع ادارۃ المعارف، کراچی، پاکستان)

موطا امام مالک میں ہے کہ جناب لقمان سے دریافت کیا گیا کہ آپ کو علم و فضل ملنے کا سبب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تین باتوں پر عمل کرنے سے یہ مقام حاصل ہوا ہے۔

Marfat.com

مضمون: ماہِ صیام اور روزہ خوروں کی جماعت! (1) سچی باتیں کرنا۔ (2) امانت ادا کرنا۔ (3) بے مطلب کاموں کو چھوڑ دینا۔ (مشکوٰۃ المصابیح صفحہ 445)

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا: بے شک جو حکمت جناب لقمان کو عنایت ہوئی تھی وہ ان کے حسب ونسب، مال و جمال اور جسم کی بناء پر نہ تھی۔ بلکہ وہ ایک ایسے مرد تھے جو حکم خدا کی انجام دہی میں قوی اور طاقت ور تھے۔ گناہ اور شبہات سے اجتناب کرتے تھے۔ بہت زیادہ ساکت اور خاموش رہتے تھے۔ خوب غور وخوض کے ساتھ دیکھا کرتے تھے۔ بہت زیادہ سوچا کرتے تھے۔ تیز بین اور دن کے اول حصہ میں کبھی نہیں سوتے تھے۔ مجالس میں متکبرین کی طرح تکیہ نہیں لگاتے تھے۔ اداب کا پوری طرح لحاظ رکھتے تھے۔ لعاب دہن نہیں پھینکتے۔ کسی چیز سے نہیں کھیلتے۔ کبھی بھی غیر مناسب حالت میں انہیں دیکھا نہیں گیا۔۔۔۔ جب بھی دو آدمیوں کو لڑتا جھگڑتا دیکھتے ان کے درمیان صلح کرا دیتے۔ اگر کسی سے کوئی اچھی بات سنتے تو اس کا حوالہ، ماخذ اور تشریح تفسیر ضرور پوچھتے۔ فقہاء و علماء کے ساتھ زیادہ نشست و برخاست رکھتے۔۔۔۔ ایسے علوم کی طرف جاتے جن کے ذریعہ ہوائے نفس پر غالب آسکیں۔ اپنے نفس کا علاج قوت فکر ونظر، سوچ بچار اور عبرت سے کرتے اور صرف ایسے کام کی طرف جاتے جو ان کے دین اور دنیا کے لئے فائدہ مند ہو۔ جو اموران سے متعلق نہیں ہوتے اس میں دخل اندازی نہیں کرتے۔ اسی بناء پر اللہ نے انہیں حکمت و دانائی عطا کی تھی۔

(تفسیر نمونہ زیر نظر آیۃ۔ ناصر مکارم شیرازی جلد ۹ صفحہ 434 ناشر مصباح القرآن ٹرسٹ)

مختلف آثار میں جناب لقمان کے چند اخلاق واطوار بیان کئے گئے ہیں جن کے سبب ان کو حکمت عطا ہوئی تھی منجملہ: خدا کے نیکوکار بندے تھے۔ دن میں نہیں سوتے تھے۔ محفل میں تکیہ کا سہارا نہیں لیتے تھے۔ اس قدر باحیا تھے کہ ان کو پیشاب و پاخانہ اور غسل کرتے کبھی کسی نے نہیں دیکھا۔ کسی چیز سے کھیلتے نہیں تھے۔ خوف خدا سے ہنستے نہیں تھے۔ دنیا کی کوئی چیز مل جاتی تو خوش نہیں ہوتے تھے اور اگر کوئی چیز ضائع ہو جاتی تو

Marfat.com

غمزدہ نہیں ہوتے تھے۔کبھی کسی سے جھگڑا نہیں کیا۔لڑنے والوں میں صلح کراتے تھے۔کوئی اچھی بات سنتے تو قائل سے اس کی وضاحت کراتے اور پھر اسے یاد کر لیتے۔فقہاء وحکماء کی ہمنشینی اختیار کرتے تھے۔حکام کی تفتیش اور ان پر تنقید کیا کرتے تھے وغیرہ۔۔۔
(تفسیر صافی درضمن سورہ لقمان)

وفات:

معادن الجواہر کے مطابق آپ نے 4500 سال دنیا میں زندگی بسر کی، لیکن یہ روایت جاندار نہیں ہے کیونکہ حضرت لقمانؑ کے عہد میں ان کے ہم عصر حضرت داؤد علیہ السلام 100 سال کی عمر میں 963 (ق م) میں فوت ہوئے۔

اگر بالفرض حضرت لقمانؑ کی عمر بھی 100 سال لگالی جائے تو حضرت لقمانؑ غالباً 870 ق م کو فوت ہوئے ہوں گے، جیسا کہ ان کی ولادت 970 قیاس کی گئی ہے۔

بعض روایات کے مطابق حضرت لقمانؑ کی قبر کا نشان بحر طبریہ کے مشرق کنارہ پر فلسطین کملنا ہے اور بعض نے ان کا مزار یمن میں ہونا بتایا ہے۔

......☆......☆......

Marfat.com

باب: دوم

حضرت حکیم لقمانؒ کے مناقب

حضرت لقمان کی مدح وثناء

حضرت لقمان کی مدح وثناء اور ان کی بعض نصیحتوں کا تذکرہ قرآن میں بڑی عظمت وشان کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور انہی کے نام پر قرآن مجید کی ایک سورہ کا نام ''سورہ لقمان'' رکھا گیا۔

محمد بن اسحٰق صاحب مغازی نے ان کا نسب نامہ اس طرح بیان کیا ہے۔ لقمان بن باعور بن باحور بن تارخ۔ یہ تارخ وہی ہیں جو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے والد ہیں اور مؤرخین نے فرمایا کہ آپ حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے تھے اور بعض کا قول ہے کہ آپ حضرت ایوب علیہ السلام کے خالہ زاد بھائی تھے۔

حضرت لقمان نے ایک ہزار برس کی عمر پائی۔ یہاں تک کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی صحبت میں رہ کر ان سے علم سیکھا اور حضرت داؤد علیہ السلام کی بعثت سے پہلے آپ بنی اسرائیل کے مفتی تھے۔ مگر جب حضرت داؤد علیہ السلام منصبِ نبوت پر فائز ہو گئے تو آپ نے فتویٰ دینا ترک کر دیا اور بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت لقمان نے فرمایا ہے کہ میں نے چار ہزار نبیوں کی خدمت میں حاضری دی ہے۔ اور ان پیغمبروں کے مقدس کلاموں میں سے آٹھ باتوں کو میں نے چن کر یاد کر لیا ہے، جو یہ ہیں:

(۱) جب تم نماز پڑھو تو اپنے دل کی حفاظت کرو۔

(۲) جب تم کھانا کھاؤ تو اپنے حلق کی حفاظت کرو۔

(۳) جب تم کسی غیر کے مکان میں رہو تو اپنی آنکھوں کی حفاظت کرو۔

Marfat.com

(۴) جب تم لوگوں کی مجلس میں رہو تو اپنی زبان کی حفاظت رکھو۔

(۵) اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ یاد رکھو۔

(۶) اپنی موت کو ہمیشہ یاد کرتے رہا کرو۔

(۷) اپنے احسانوں کو بھلا دو۔

(۸) دوسروں کے ظلم کو فراموش کردو۔

حضرت عکرمہ اور امام شعبی کے سوا جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ آپ نبی نہیں تھے بلکہ آپ حکیم تھے اور بنی اسرائیل کے نہایت ہی بلند مرتبہ صاحب ایمان اور بہت ہی نامور مرد صالح تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے سینہ کو حکمتوں کا خزینہ بنا دیا تھا۔ قرآن مجید میں ہے:

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِکْمَةَ اَنِ اشْکُرْ لِلّٰهِ وَمَنْ یَّشْکُرْ فَاِنَّمَا یَشْکُرُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ (12)

اور بیشک ہم نے لقمان کو حکمت عطا فرمائی کہ اللہ کا شکر کر اور جو شکر کرے وہ اپنے بھلے کو شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو بیشک اللہ بے پرواہ ہے سب خوبیوں سراہا۔ (پ 21، لقمان: 12)

حضرت لقمان عمر بھر لوگوں کو نصیحتیں فرماتے رہے۔ تفسیر فتح الرحمن میں ہے کہ آپ کی قبر مقام ☆ صرفند ☆ میں ہے جو ☆ رملہ ☆ کے قریب ہے اور حضرت قتادہ کا قول ہے کہ آپ کی قبر ☆ رملہ ☆ میں مسجد اور بازار کے درمیان میں ہے اور اس جگہ ستر انبیاء علیہم السلام بھی مدفون ہیں۔ جن کو آپ کے بعد یہودیوں نے بیت المقدس سے نکال دیا تھا اور یہ لوگ بھوک پیاس سے تڑپ تڑپ کر وفات پا گئے تھے۔ آپ کی قبر پر ایک بلند نشان ہے اور لوگ اس قبر کی زیارت کے لئے دور دور سے جایا کرتے ہیں۔

(تفسیر روح البیان، ج ۷، ص ۷۷، پ ۲۱، لقمان: ۱۲)

Marfat.com

جنتی:

مواہب الرحمن میں ہے، ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین حبشی اہل جنت میں سے ہیں:

1۔ لقمانؒ

2۔ نجاشی

3۔ بلالؓ

(لیکن اس حدیث کی سند میں ضعف ہے۔)

لقمان حکیم اور پھل چور غلام:

حضرت لُقمان کے بارے میں مشہور ہے کہ ابتداء میں کسی امیر کے غُلام تھے اور نہایت بدصورت اور بدشکل تھے۔ امیر کے دوسرے غُلاموں میں لُقمان جیسا کوئی بھی نہ تھا۔ سبھی اچھی صُورت شکل والے تھے۔ وہ ہمیشہ لُقمان کا مذاق اُڑایا کرتے، اپنے حصے کا کام بھی اُن پر لاد دیتے اور امیر سے بے جہ شکایتیں کرتے۔ لیکن حضرت لُقمان کبھی شکایت کا ایک لفظ بھی زبان پر نہ لاتے۔ اگرچہ سر سے پاؤں تک جسم کا رنگ سیاہ تھا، مگر انتہائی دانا اور عقل مند تھے۔ دانائی کی ایسی ایسی باتیں کہا کرتے کہ جو سُنتا، حیرت سے دانتوں تلے اُنگلی دبا لیتا۔ اس امیر کے پھلوں کے کئی باغ تھے۔ درختوں پر پھل پک جاتے تو لُقمان بھی دوسرے غلاموں کے ساتھ پھل توڑنے جایا کرتے۔ بعض اوقات غُلام جتنے بھی پھل جمع کرتے، اِن میں اکثر خود ہڑپ کر جاتے۔ ایک مرتبہ امیر نے پھلوں کا شمار کیا تو قیاس سے بہت کم نکلے۔ غُلاموں سے پُوچھا کہ پھل اتنے کم کیوں ہیں؟ اُنھوں نے لُقمان کا نام لگا دیا کہ یہ غُلام چوری چُھپے پھل کھا جایا ہے۔ امیر نے یہ بات سُنی تو لُقمان کو طلب کر کے خُوب ڈانٹا اور بے حد سختی کی۔ آخر لُقمان نے کہا:

اے آقا، یہ جُھوٹ بولتے ہیں۔ میں نے آج تک امانت میں خیانت نہیں کی۔ خُدا کے ہاں بے ایمان شخص کی بخشش ہی نہیں۔ اب مناسب یہ ہے کہ تو سب کا امتحان

Marfat.com

لے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ سب غلاموں کو گرم پانی پلا اور خود گھوڑے پر سوار ہو کر جنگل کی طرف چل۔ غلاموں کو حکم دے کہ گھوڑے کے ساتھ ساتھ دوڑیں۔ خدا نے چاہا تو سب بھید کھل جائے گا کہ میں سچ کہتا ہوں کہ جھوٹ۔"

امیر کو لقمان کی بات پسند آئی۔اُس نے سب غلاموں کو زبردستی گرم پانی پلایا۔لقمان نے بھی پیا۔پھر امیر نے اپنا گھوڑا جنگلوں اور سبزہ زاروں میں خوب دوڑایا۔اِس دوردھوپ کا نتیجہ یہ نِکلا کہ سب غلام تھک ہار کر لمبے لمبے لیٹ گئے۔اُن کا جی متلایا اور سب نے قے کر کر کے جو کھایا پیا تھا، سب باہر اُگل دیا۔لقمان نے جو قے کی، وہ بالکل صاف تھی اور اُن کے معدوں سے پھلوں کے ٹکڑے برآمد ہوئے۔یہ دیکھ کر امیر کو لقمان کی سچائی اور حکمت پر یقین آیا۔اُس نے غلاموں کو سرزش کی اور لقمان کو اُن کا سردار بنا دیا۔سچ ہے، جب ایک شخص لقمان کی حکمت میہ حیرت انگیز کرشمہ دکھا سکتی ہے تو وہ فاعل حقیقی جس کا ہر فعل حکمت ہے۔کھرے اور کھوٹے کو الگ الگ کرنے میں کب کسی کا محتاج ہو سکتا ہے۔

عقل و دانش سے معمور رہبری:

ایک شخص نے لقمان سے پوچھا شہر تک کتنا فاصلہ رہ گیا ہے؟

اس نے کہا چل کر دکھاؤ وہ شخص تھوڑی دیر چلا تھا کہ لقمان نے آواز دی دو گھنٹوں میں شہر تک پہنچو گے۔اس شخص نے پوچھا تم نے یہ مختصر جواب پہلے ہی کیوں نہ بتا دیا؟

لقمان نے کہا:

پہلے مجھے تمہاری رفتار کا اندازہ نہیں تھا، تمہارے قدم اٹھانے کی رفتار کا صحیح اندازہ کیے بغیر وقت کا اندازہ نہیں کر سکتا تھا۔اب میں نے تمہارے قدم اٹھانے کی رفتار کا صحیح اندازہ لگا لیا، تو شہر تک کی مسافت سے موازنہ کیا تو میں سمجھ گیا کہ تمہیں شہر تک پہنچنے کے لیے دو گھنٹے لگیں گے۔

Marfat.com

حرام سے نفرت:

ایک صاحب ثروت دریا کے کنارے دوستوں کے ساتھ بیٹھا تھا۔ شراب پی رکھی تھی، تفریحاً جوا کھیل رہے تھے۔ شرط یہ باندھی کہ جو ہارے وہ آدھا مال دوستوں کو دے یا دریا کا پانی پی ڈالے۔ اتفاق سے وہ ہار گیا، ہوش میں آیا تو معلوم ہوا کہ بہت بڑی غلطی ہو گئی۔ وہ لقمانؒ کے پاس آیا تاکہ اس کا کوئی چارہ کار بنائے، لقمان نے کہا:

اگر تم شراب پینے سے توبہ کرو تو میں اس کا حل بتا سکتا ہوں۔ چنانچہ اس کے اقرار پر وہ دریا کے کنارے گئے اور اس کے دوستوں سے کہا:

دریا کے منبع کو بند کر دو تاکہ میں دریا میں موجود پانی پی سکوں۔ دوست یہ جواب سن کر محوِ حیرت ہو گئے۔

ذکرِ الٰہی کا انہماک:

لقمانؒ نے فرمایا: جس مجلس میں ذکرِ خدا سنے، بیٹھ جا۔ شاید کہ اس رحمت میں تجھ کو بھی حصہ مل جائے اور جس مجلس میں تو غفلت دیکھے اس سے دور بھاگ، ایسا نہ ہو کہ تو بھی گرفتارِ عقوبت ہو جائے۔

حکمت والے:

یحییٰ بن سعید انصاری سعید بن مسیب کے حوالے سے کہتے ہیں کہ لقمان مصری علاقے کے تھے۔ تنگ دست ہونے کے باوجود اللہ کی طرف سے انتہا درجے کی حکمت سے نوازے گئے تھے۔

(البدایہ والنہایہ 1:771)

شکر گزاری:

''معارف مثنوی'' میں درج ہے کہ حکیم لقمانؒ کے ایک امیر دوست نے کہیں سے تربوز منگوائے۔ وہ حکیم لقمان کو بہت پسند کرتا تھا، اس لیے اس نے حکیم لقمانؒ کو بلوایا اور تربوز کھلانے لگا۔ حکیم لقمان بڑے مزے سے کھاتے رہے اور شکریہ ادا کرتے تھے۔ جب

Marfat.com

ایک تربوزہ رہ گیا تو اس امیر آدمی نے کہا کہ اب میں بھی تو کھا کر دیکھوں کہ یہ کتنا میٹھا ہے جو آپ بہت خوش ہو کر کھا رہے ہیں۔ جب نے تربوز کھایا تو بہت کڑوا تھا، جو کھانا تقریباً ناممکن تھا۔ اس نے حیرت سے پوچھا اے لقمان آپ یہ کیسے کھا رہے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ

اے دوست! آپ کے ہاتھوں سے سینکڑوں اچھی چیزیں پائیں ہیں جن کے شکرانہ سے میری کمر جھکی ہوئی ہے۔ مجھے شرم آئی کہ وہ ہاتھ جو مجھے بہت اچھی چیزیں عنایت کرتا تھا اگر اس سے ایک دن کوئی کڑوی چیز لے تو میں اس سے انکار کردوں۔

اے دوست!

اس بات کے لطف نے کہ یہ توبوز آپ کے ہاتھوں سے آیا ہے اس نے اس کی کڑوراہٹ کو مٹھاس میں بدل دیا ہے۔

اس بات سے یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ نے انسان پر بے شمار نعمتیں نازل کی ہیں چنانچہ اگر احسان کو کچھ تکلیف پہنچے تو فوراً ناشکرا بن کر شکایت نہیں کرنا چاہیے۔

صابر:

ایک بار حضرت لقمان سفر میں گئے تھے۔ جب واپس آئے تو اس کا ایک ہمسایہ راستہ میں ملا۔ لقمان نے اس سے دریافت کیا کہ میرے باپ کا کیا حال ہے؟۔ اس نے کہا کہ وہ تو خدا کو پیارا ہوا۔ لقمان نے (صبر سے) کہا میں آج آزاد ہوا ہوں۔ پھر دریافت کیا میری بیوی کیسی ہے؟

اس نے کہا وہ بھی چل بسی۔ لقمانؒ کی زبان سے نکلا، آہ! میری کمر توڑ گئی۔ اس سے لقمان کا مطلب یہ تھا کہ والدین کی خدمت فرض ہوتی ہے اور بیوی آرام کے لیے ہوتی ہے۔

Marfat.com

باب: سوم

حضرت حکیم لقمانؒ قرآن کریم کی روشنی میں

تین شخصیتیں ایسی ہیں جن کا اُن کے نام کے ساتھ قرآنِ مجید میں ذکرِ خیر ہوا ہے، اور جن کا شمار غیر انبیاء میں ہوتا ہے۔

(۱) حضرت لقمان (۲) حضرت طالوت، (۳) حضرت ذوالقرنین۔

ان میں درجہ اول حضرت لقمان کو حاصل ہے۔ اس لئے کہ مکمل سورہ ہی حضرت لقمان کے نام سے ہے، دوسرے یہ کہ سورہ کا دوسرا رکوع حضرت لقمان کی نصیحتوں پر مشتمل ہے۔

آپ کی نصیحتوں کی اللہ تعالیٰ نے اس طرح قدر افزائی کی کہ ایک مکمل سورۃ ہی آپ کے نام سے قرآنِ مجید میں تعریف و تحسین کے ساتھ جگہ پا گئی۔ آپ کی شخصیت کے متعلق قدیم و جدید تفاسیر میں کافی اختلاف پایا جاتا ہے۔ ہم اگر حضرت لقمان کی نصیحتوں پر قرآنی آیات کی روشنی میں غور کریں تو پتا چلتا ہے حضرت لقمٰن یمن میں ایک قبیلہ کے سردار تھے۔ اپنی ضعیف العمری میں آپ نے اپنی سرداری اپنے بیٹے کو منتقل فرماتے وقت وہ نصیحتیں فرمائیں (جو ایک قبیلہ کے سردار کے شایانِ شان آتی ہیں)۔

(۱) بیٹا نماز قائم کر: اولیاء اللہ کی پہلی پہچان یہ ہے کہ وہ نماز کے پابند ہوتے ہیں، اور اپنی اولاد کو بھی اس کی تلقین و تاکید کرتے ہیں۔

(۲) اور جو مصیبت بھی پڑے اس پر صبر کر، یہ وہ باتیں ہیں جن کی بڑی تاکید کی گئی ہے: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت لقمان کی نصیحتیں انبیاء کی تعلیمات پر مبنی

Marfat.com

تھیں۔

دعوتِ دین کی راہ میں مشکلوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جس میں صبر ہی کی وجہ سے داعی ساری مشکلوں کو برداشت کر پاتا ہے۔

(۳) اور لوگوں سے منہ پھیر کر بات نہ کر: یعنی نظر پھیر کر بات نہ کر، حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو یہ نصیحت اس تناظر میں فرمائی کہ اقتدار پر فائز شخص کا مزاج کچھ ایسا بن جاتا ہے کہ جب کوئی مجبور و بے سہارا آدمی اس سے بات کرنا چاہتا ہے تو وہ شخص نظر ملائے بغیر دوسری طرف رخ پھیر لیتا ہے اور ایسا تاثر دیتا ہے جیسا کہ اس آدمی سے نظر ملانا بھی اس کے منصب سے فروتر ہے۔ اس مزاج سے بچنے کے لیے حضرت لقمان نے فرمایا کہ لوگوں سے منہ پھیر کر بات نہ کر۔

اس نصیحت سے یہ سبق ملتا ہے کہ لوگوں سے نظر ملا کر بات کرنا چاہئے، نظر ملا کر بات کرنے سے اپنائیت پیدا ہوتی ہے، خلوص اور محبت بڑھتی جھکی ملنے ملانے والے پھر ملنے کی خواہش کرتے ہیں۔ البتہ خیال رہے کہ اپنے والدین اور اساتذہ سے بات کرتے وقت نظر نیچی رکھ کر بات کرنا ادب واحترام کا حصہ ہے۔

(۴) اور زمین میں اکڑ کر نہ چل اکڑ کر چلنا بھی کبر وغرور کی علامت ہے، آدمی کی چال اس کی شخصیت کی عکاسی کرتی ہے۔ دیکھنے والا سمجھ جاتا ہے کہ اکڑ پن کی چال میں کس بات کا غرور وتکبر چھپا ہوا ہے۔ (آدمی کی چال میں اکڑ اور اتراہٹ کی شان لازماً اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب اس کے دماغ میں تکبر کی ہوا بھر جاتی ہے۔ (تفہیم القرآن، حاشیہ ۳۲) تو ایسی چال جو کبر وغرور سے بھری ہو اس کو نہ اپنانے کے لیے حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو تاکید فرمائی۔ سیاسی برتری کا پندار رکھنے والے شخص کا مزاج بن جاتا ہے کہ وہ اپنی چال سے لوگوں کو مرعوب کرے۔

(۵) اللہ کسی خود پسند اور فخر جتانے والے شخص کو پسند نہیں کرتا: خود پسندی یعنی آدمی کا

Marfat.com

خود اپنے اوپر فریفتہ ہونا، اِس کو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق تین بڑی مہلک چیزوں میں سب سے زیادہ مُہلک شمار کیا گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے (رہیں تین مہلک چیزیں تو ان میں سے ایک خواہشوں کی پیروی ہے، دوسرے بخل کی اطاعت اور تیسرے آدمی کا خود اپنے آپ پر فریفتہ ہونا اور یہ چیز ان تینوں میں سے سب سے زیادہ سخت ہے۔ (تزکیہءنفس صفحہ ۱۲۰)

(۶) اپنی چال میں اعتدال اختیار کر۔ یعنی ایسی چال جو اپنی فطرت کے مطابق ہو۔ جس کو دیکھنے سے آدمی سمجھ جائے کہ یہ شخص سنجیدہ مزاج ہے اور باوقار شخصیت کا حامل ہے۔

(۷) اور اپنی آواز ذرا پست رکھ، سب آوازوں سے زیادہ بری آواز گدھوں کی آواز ہوتی ہے۔: اونچی اور کرخت آواز میں بات کرنا، یہ بھی اپنی برتری جتانے کی علامت ہے۔ سب سے بڑی خرابی تو یہ ہے کہ وہ شخص کسی اور کی بات سننا نہیں چاہتا اپنی ہی بات منوانے کے لیے اونچی آواز کے زور پر دوسروں پر دباؤ ڈالنا چاہتا ہے، وہ یہ سمجھتا ہے کہ اپنی اونچی آواز سے لوگوں پر حاوی ہو جائے گا۔ مخاطب ایک شریف آدمی خاموشی اختیار کرتا ہے یا نرم لہجے میں بات کرتا ہے تو یہ اس کی کمزوری و بزدلی سمجھی جاتی ہے۔ چیخ کر بات کرنے والا آدمی اپنی کرخت آواز سے کسی کو کوئی نقصان تو کیا پہنچائے گا خود اپنا ہی نقصان کرلے گا۔ ایک تو یہ کہ سننے والے بہت دیر تک اونچی آواز کا بوجھ برداشت نہیں کرسکتے، دوسرے یہ کہ آئندہ وہ ایسے شخص سے دور رہنا ہی بہتر سمجھتے ہیں، جو ان کے کانوں پر آواز کی شکل میں ہتھوڑے برساتا ہو۔

واضح ہو کہ ایک مجمع کو خطاب کرنے والا ظاہر ہے بلند آواز سے ہی خطاب کرے گا، نمازِ باجماعت کے لیے بلند آواز سے ہی اذان دی جائے گی۔ ایسی بلند آوازیں سامعین کے فطری مزاج سے مطابقت رکھتی ہیں۔ چیخ کر بات کرنے اور بلند آواز کو بوقتِ ضرورت

Marfat.com

استعمال کرنے میں بڑا فرق ہے، اس فرق کو ہر کوئی خوب سمجھتا ہے۔ تیسرے یہ کہ اونچی آواز میں بات کرنے والا خود اپنی صحت کا بھی نقصان کرلے گا کہ مسلسل چیخ کر بات کرتے رہنے سے اس کا مزاج منفی سوچ کا عادی ہو جائے گا۔ حضرت لقمان کی یہ نصیحتیں بہ یک وقت صحت اور اخلاق کی حفاظت کے لیے فائدہ مند ہیں۔ ان ساری نصیحتوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اللہ کے ایک نیک بندے تھے، جن پر انبیاء کی تعلیمات کا اثر تھا جس کی تعلیم، انہوں نے سب سے پہلے اپنی اولاد کو دی۔ اولیاء اللہ کی پہچان یہ ہوتی ہے کہ وہ نماز کے پابند اور تہجد گزار ہوتے ہیں (وہ راتوں میں کم ہی سوتے تھے اور صبح کے وقتوں میں مغفرت مانگتے تھے اور ان کے مالوں میں سائل و محروم کا حق تھا۔ (آیۃ ۱۷، ۱۸ و ۱۹ الذاریات)
یہ ان خداترسوں کے صلہ کا بیان ہے جو غفلت ۔ سرمستیوں میں کھوئے رہنے کے بجائے استغفار اور انفاق کے ذریعہ سے برابر اس دن کی تیاریوں میں مصروف رہے۔ ان کی عبادت و ریاضت بعض دوسرے مذاہب کی طرح کشف، مشاہدہ، تجلی ذات وغیرہ مقاصد کے بجائے اللہ کی مغفرت چاہنے کے لیے تھی۔

اس سورہ کا مطالعہ گہرے غور وفکر کے ساتھ کیا جائے تو اندازہ ہوگا کہ اولیاء اللہ کن اوصاف سے متصف ہوتے ہیں۔ وہ عبادتوں (جیسے نمازِ باجماعت، حج وقربانی) سے بے پرواہ نہیں ہوتے انفاق فی سبیل اللہ کا اہتمام کرتے ہیں، شریعت کی پابندی کرتے ہیں، عائلی اور معاشرتی زندگی اختیار کرتے ہیں۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نکاح میری سنت ہے سنت سے دور رہنے والا مجھ سے نہیں ہے، اس حدیث کو ہم نکاح کے خطبہ میں سنتے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو غور وفکر کرنا چاہیے اور اپنا احتساب کرنا چاہیے۔

سورۃ لقمان:

قرآن حکیم کی مکی سورۃ کا نام لقمان ہے جو 34 آیات پر مشتمل ہے البتہ تین آیات (27,28,29) مدنی ہیں (الاتقان فی علوم القرآن 10:1 تفسیر المراغی، 21:71 التفسیر الکبیر، 25:139 تفسیر القاسمی، 13:4792) ترتیب تلاوت کے لحاظ سے

Marfat.com

اس سورۃ کا عدد 31 ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے اس کا عدد 57 ہے یہ سورۃ الصفت کے بعد اور سورۃ سباء سے پہلے نازل ہوئی (الاتقان فی علوم القرآن 1: 10 تفسیر المراغی، 71:21) اس کی وجہ تسمیہ ایک تو یہ ہے کہ اس کے دوسرے رکوع میں وہ نصیحتیں نقل کی گئی ہیں جو لقمان حکیمؒ نے اپنے بیٹے کو کی تھی؛ اسی مناسبت سے اس سورۃ کا نام لقمان رکھا گیا۔ (تفہیم القرآن)

جمال الدین القاسمی نے اس کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی ہے کہ لقمان حکیم کے قصے میں حکمت کی فضیلت، اللہ تعالیٰ معرفت کا راز، اس کی صفات، شرک کی مذمت، اخلاق حسنہ اور افعال حمیدہ کا ارشاد فرمایا گیا ہے اور بری باتوں سے منع کی گیا ہے۔ یہ سب امور قرآن حکیم کے اہم مقاصد ہیں۔

(تفسیر القاسمی، 13:4792)

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ O (سورۂ روم آیت: 57)

اور بے شک ہم نے بیان فرمائی ہے لوگوں (کے بھلے) کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثال۔

جب کہ اس سورۃ کے آغاز میں اسی مضمون کی طرف اشارہ ہے۔ ثانیاً مذکورہ بالا آیت کے آخری حصے میں ہے:

وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ O (سورۂ روم آیت: 58)

اور اگر آپ لے آئیں ان کے پاس کوئی نشانی تو (جواباً) یہی کہیں گے وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا نہیں ہو تم مگر باطل پرست جب کہ اس سورۃ میں رشاد خداوندی ہے:

Marfat.com

وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِ اٰیٰتُنَا وَلّٰی مُسْتَکْبِرًا ۝

(سورۂ لقمان آیت:7)

ٔاور جب پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اسے ہماری آیتیں تو منہ پھیر لیتا ہے

ثالثاً گزشتہ سورۃ میں ارشاد خداوندی ہے:

وَھُوَ الَّذِیْ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُہٗ وَھُوَ اَھْوَنُ عَلَیْہِ ۝ (سورۂ روم آیت:67)

اور وہی ہے جو تخلیق کی ابتداء کرتا ہے پھر (فنا کرنے کے بعد) اسے دوبارہ بنائے گا اور یہ آسان تر ہے

اور اس سورۃ میں فرمایا:

مَا خَلْقُکُمْ وَلَا بَعْثُکُمْ اِلَّا کَنَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ ۝

(سورۃ لقمان آیت:28)

نہیں ہے تم سب کے پیدا کرنا اور مارنے کے بعد پھر زندہ کرنا (اللہ کے نزدیک) مگر ایک نفس کی مانند

گویا دونوں میں تخلیق کے بارے میں عظیم قدرت خداوندی کی طرف توجہ مبذول کروائی گئی ہے۔ رابعاً، گزشتہ سورۃ میں ارشاد باری ہے:

وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّھُمْ مُّنِیْبِیْنَ اِلَیْہِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَھُمْ مِّنْہُ رَحْمَۃً اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْھُمْ بِرَبِّھِمْ یُشْرِکُوْنَ ۝ (سورۂ روم آیت:33)

اور جب پہنچتی ہے لوگوں کو کوئی تکلیف تو پکارنے لگتے ہیں اپنے رب کو رجوع کرتے ہوئے اس کی طرف پھر جب (ان کی فریاد کو قبول فرما کر) چکھاتا ہے انہیں رحمت اپنی جناب سے تو یکایک ایک گروہ

Marfat.com

ان میں سے اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتا ہے۔

جبکہ اس میں ارشاد فرمایا:

وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ O (سورہ لقمان آیت:32)

اور جب ڈھانپ لیتی ہیں انہیں پہاڑوں جیسی موجیں اس وقت پکارتے ہیں اللہ تعالیٰ کو خالص کرتے ہوئے اس کے لئے اپنے عقیدہ کو پھر جب بچالاتا ہے انہیں ساحل تک تو ان میں سے (چند ہی) حق پر رہتے ہیں اور نہیں انکار کرتا ہماری آیتوں کا مگر ہر وہ شخص جو غدار (اور) ناشکرا ہے

اور ان دونوں میں ایک ہی مضمون کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے (تفسیر المراغی، (21:71

اس سورۃ کی صحیح اہمیت کا اندازہ اس کے تاریخی پس منظر سے ہوتا ہے۔اس کے مضامین کی داخلی شہادت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ یہ سورۃ اس زمانے میں نازل ہوئی جبکہ تبلیغ اسلام کو روکنے کیلئے جور وظلم کا آغاز ہو چکا تھا۔(31(لقمان):20و21) تاہم ابھی طوفان مخالفت نے پوری شدت اختیار نہ کی تھی۔حضرت عبداللہ ابن عباسؓ لھوالحدیث کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت النضر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی جس نے ایک مغنیہ خریدی اور جب کبھی کسی کو اسلام کی بات سنتے پاتا تو اسے مغنیہ کے پاس لے جاتا اور اس یہ کہتا: اطعمیہ واسقنیہ وغنّیہ، یعنی اسے کھلاؤ، پلاؤ اور موسیقی سے اس کی تواضع کرو اور اس شخص کو مخاطب کر کے کہتا:

Marfat.com

"ھذا خیر مما یدعوك الیه محمد من الصلوۃ والصیام ان تقاتل بین یدیه"

یعنی یہ امر اس سے کہیں بہتر ہے جس کی طرف تجھے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلاتے ہیں اور نماز روزے اور جہاد کا حکم دیتے ہیں۔

(تفسیر المراغی: 73:21)

مقاتل کی روایت ہے کہ النضر بن الحارث تجارت کے لیے فارس جایا کرتا تھا اور وہاں سے عجمیوں کی کتابیں اور قصے خرید لاتا اور وہ قریش کو سناتا اور ان سے یہ کہتا:

"اِنَّ مُحَمَّدًا یُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثَ عَادٍ وَ ثَمُوْدَ وَ اَنَا اُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثَ رُسْتُمٍ وَاَسْفَنْدَیَارْ"

یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم سے عاد ثمود کے قصے بیان کرتے ہیں اور میں تمہیں رستم و اسفندیار کے (زیادہ دلچسپ) واقعات سناتا ہوں۔ قریش کے جاہل لوگ اس کی باتوں کی طرف متوجہ ہو جاتے اور قرآن حکیم کے سماع سے باز رہتے۔ (تفسیر المراغی، 74:21)

ابو امامہ نے اسی آیت کی تشریح میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے:

"لَا تَبِیْعُوا الْقِیْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ وَلَا تَعَلِّمُوْهُنَّ وَ لَا خَیْرَ فِیْ تِجَارَةٍ فِیْهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ۔"

یعنی گانے ناچنے والی عورتوں کی خرید و فروخت نہ کرو اور نہ ہی انہیں یہ فن سکھاؤ۔ ان کی تجارت میں مطلقاً کوئی بھلائی نہیں اور ان کی قیمت وصول کرنا حرام ہے۔ (الترمذی: الجامع السنن، 72)

اس سے باآسانی اندازہ ہو سکتا ہے کہ دعوت اسلامی کو روکنے کے لیے مختلف حربے اختیار کیے جا رہے تھے تاکہ لوگ قرآن حکیم سننے سے باز رہیں اور اس کی صوتی تاثیر

Marfat.com

اور روحانی و قلبی اثرات سے متاثر ہو کر کہیں اسلام قبول نہ کرلیں۔ اس لیے النضر بن الحارث آنے جانے والوں کے راستے میں بیٹھ جاتا تاکہ انہیں اپنی گفتگو کی طرف مائل کرے۔ (تفسیر فی ظلال القرآن، 21:66)

یہ سورۃ بہت سے مضامین پر مشتمل ہے۔ سورۃ کا آغاز قرآن حکیم کی اہمیت و عظمت کے بیان سے ہوتا ہے کہ یہ اہل ایمان اور نیکوکاروں کے لیے سرچشمہ ہدایت و رحمت (31 (لقمان): 1 تا 4)۔ چونکہ کفار مکہ یہ زعم تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت پر لبیک کہنے والے اپنی زندگیاں برباد کر رہے ہیں، اس لیے اس سورۃ کی ابتدا میں زور دے کر فرمایا کہ اہل ایمان ہی دراصل فلاح پانے والے ہیں (تفہیم القرآن، 4:8)۔

تاریخ اس امر پر شاہد ہے کہ دنیا میں قرآن مجید کی یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہو چکی ہے اور یقیناً آخرت میں بھی پوری ہوگی۔ اس کے بعد ان لوگوں کا ذکر ہے جو حکمت و بصیرت سے معمور کتاب اللہ کو نظر انداز کر کے خرافات کی طرف اپنی توجہ کو مبذول کر کے وقت ضائع کر رہے ہیں۔ امام رازی فرماتے ہیں کہ اول تو حکمت بھری باتوں کو چھوڑ کر دوسری کسی بات کی طرف دھیان دینا بھی قبیح ہے؛ دوسرے یہ قباحت اس وقت اور بھی نمایاں ہو جاتی ہے کہ جب دوسری طرف ''لھوالحدیث'' ہو۔ (التفسیر الکبیر، 25:140)
''لھوالحدیث'' کی تشریح میں ابن کثیر نے عبداللہ ابن عباسؓ کا یہ قول پیش کیا ہے کہ اس سے مراد گانا بجانا ہے۔

"ھو واللہ الغناء"

(تفسیر القرآن العظیم، 3:441)

ابن کثیر نے ابن عباس، عکرمہ، سعید بن جبیر، مجاہدؒ، مکحول اور عمرو بن شعیب سے بھی یہ معنی نقل کیے ہیں اور حسن بصریؒ کا بھی یہی قول پیش کیا ہے: "نَزَلَتْ هَٰذِهِ الْآيَةُ (وَمِنَ النَّاسِ.... اَلْآيَة) فِي الْغِنَاءِ وَالْمَزَامِيرِ" (کتاب مذکور، 3:442) ابن عربی نے ''لھوالحدیث'' کی تشریح ان الفاظ میں کی ہے:

Marfat.com

"ھُوَ الْغِنَاءُ وَمَا اتَّصَلَ بِہٖ"

(احکام القرآن، 150:2)۔

القاسمی نے اس کی تشریح میں الزمحشری کا یہ قول نقل کیا ہے کہ:

"واللہ ھُوَ کُلُّ بَاطِلٍ اَلْھٰی عَنِ الْخَیْرِ"

(تفسیر القاسمی، 4793:13: المفردات فی غریب القرآن:471)

قرآن حکیم کی عظمت اور کفار کے زعم کو باطل ثابت کرنے کے لیے (آیات 10 تا 11 میں) انسانی توجہ آسمان اور زمین کی تخلیق اور ان کے عجائبات کی طرف مبذول کرائی گئی ہے تاکہ وہ خالق حقیقی کی عظمتوں کا اندازہ لگا سکے۔ اس کے بعد توحید کی حقانیت کو راسخ کرنے کے لیے یہ بتایا جا رہا ہے کہ عقل و حکمت پر مبنی یہ تعلیمات آج کوئی پہلی مرتبہ تمہارے سامنے پیش نہیں کی جا رہی ہیں، بلکہ پہلے عاقل و دانا لوگ یہی بات کہتے رہے ہیں اور تمہاری جانی پہچانی شخصیت لقمان حکیمؒ اب سے بہت پہلے یہی کچھ کہہ گئے ہیں۔

(تفہیم القرآن، 13:4)

لقمان حکیمؒ کی شخصیت کے بارے میں مفسرین نے مختلف روایات بیان کی ہیں۔ (تفسیر المراغی، 78:21 ابن العربی)۔ ابن کثیر نے سفیان ثوری کے حوالے سے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کا یہ قول نقل کیا ہے

"کان لقمان عبدا حبشیًّا نجاراً"

(تفسیر القران العظیم، 443:3)

اور یحییٰ بن سعید الانصاری کے حوالے سے سعید بن المسیبؒ کا یہ قول نقل کیا ہے:

"کَانَ لُقْمَانُ مِنْ سُوْدَانِ مصر ذَامُشَافِرٍ
اَعْطَاہُ اللہُ الْحِکْمَۃَ وَمَنَعَہُ النَّبُوَّۃَ"۔

ابن جریر نے خالد الربعی کے حوالے سے لقمان کے بارے میں وہ مشہور قصہ

Marfat.com

بیان کیا ہے کہ اس کے آقا نے پہلی بار اسے بکری کو ذبح کر کے اس کے دو سب سے اچھے ٹکڑے (أَطْيَبُ مُضْغَتَيْنِ) اور دوسری بار گوشت کے دو سب سے برے ٹکڑے پکا کر لانے کے لیے کہا اور لقمان نے دونوں بار دل اور زبان پکا کر آقا کو پیش کیے اور اس کے استفسار پر دل اور جان دونوں کی سعادت اور شقاوت پر حکیمانہ خطبہ ارشاد فرمایا (ابن العربی: احکام القرآن، 141:2)۔

ابن کثیر نے اس بحث کو بھی سمیٹنے کی کوشش کی ہے کہ لقمان نبی تھے یا غیر نبی۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"اِخْتَلَفَ السَّلَفُ فِیْ لُقْمَانَ عَمَلَ کَانَ نَبِیّاً، اَوْعَبْداً صَالِحاً مِنْ غَیْرِ نُبوۃ عَلٰی قَوْلَیْنِ اَلْاَ کْثَرُوْنَ عَلَی الثَّانِیْ"

(تفسیر القرآن العظیم، 443:3)۔ المراغی نے لقمان کے ذکر میں ان کے چند حکیمانہ اقوال نقل کیے ہیں یعنی "یا لا تکن حلوا فتبتلع والا مرا فتلفظ"۔ یعنی اے میرے بیٹے! تو اتنا میٹھا نہ ہو کہ نگل لیا جائے اور نہ اتنا تلخ ہو کہ تجھے تھوک دیا جائے۔

(تفسیر المراغی، 78:21؛ احکام القرآن، 101:2)

اس کے بعد قرآن حکیم نے حضرت لقمانؑ کی چند نصیحتوں کا ذکر کیا ہے جو انہوں نے اپنے بیٹے کو کیں۔ یہ نصیحتیں، شرک کی مذمت، اللہ تعالیٰ کی صفات حمیدہ، اقامت صلوۃ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر، صبر کی تلقین، تکبر سے بچنے، گفتگو اور چال میں تواضع اختیار کرنے اور گلا پھاڑ کر بولنے سے باز رہنے کی تلقین پر مشتمل ہیں۔ (تفہیم القرآن، 4:15 بعد)

اس سورۃ کے دیگر مضامین یہ ہیں، اطاعت والدین، اخروی کامیابی کے حصول کے لیے رجوع الی اللہ، اللہ تعالیٰ کی غیر محدود اور ان گنت نعمتوں کا ذکر، عجائبات فطرت کے مشاہدے کی تلقین، کفار کے مضحکہ خیز رویے کا ذکر کہ مصیبت کے وقت اللہ کو پکارتے ہیں

Marfat.com

اور مصیبت ٹلنے پر شرک شروع کر دیتے ہیں فلاح و کامرانی کے حصول کے لیے خوف خدا اور خوف قیامت رکھنے کی تاکید (تفصیل کے لیے دیکھئے تفسیر المراغی، 101:21)۔ سورۃ کے آخر میں ان پانچ امور غیبیہ (خمسہ مغیبات) کا ذکر ہے جنہیں سوا خدا کے کوئی نہیں جانتا ۔ یہاں یہ امر ملحوظ رہے کہ صرف پانچ امور غیبیہ کا ذکر مثال کے طور پر ہے (اور ان کی تخصیص کی کھلی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان ہی پانچ مسئلوں کی بابت سوال کیا گیا تھا) اور نہ امور غیبیہ کی کوئی حد نہیں۔ (تفہیم القرآن، 29:4؛ التفسیر الکبیر، 124:25)

☆......☆......

Marfat.com

"مفہوم القرآن" سے

حضرت لقمانؒ

سے متعلق آیات کا منظوم ترجمہ

مفہوم القرآن کے نام سے عطا قاضی نے قرآن کا منظوم ترجمہ کیا ہے۔ ہم قارئین کی دلچسپی کے لیے اِن آیات کا مفہوم و مطلب درج کرتے ہیں جن میں حضرت لقمانؒ کا تذکرہ ملتا ہے۔

شکر وہ اللہ کی دی نعمتوں کا
شکر جو کوئی ہم نے لقمان کو حکمت سے سرفراز کیا
کہ کرے بھی کرتا ہے ادا اللہ کا
اپنی جاں ہی کی بھلائی کو وہ کرتا ہے ادا

......

کہا لقمان نے بیٹے کو نصیحت کرتے
میرے بیٹے نہ بنا لینا کسی کو معبود
چھوڑ کر رب کو ہے وہ ہی الٰہ واحد
بس کہ ہے شرک بڑا ظلم عظیم اور بے سود

......

Marfat.com

اے میرے بیٹے نماز اپنی کو تو قائم رکھ
اور سکھا لوگوں کو جو باتیں ہیں سچی اچھی
منع کر روک برے کاموں سے مخلوق خدا کو
صبر تکلیف پہ کر بات ہے ہمت کی بڑی

......

اپنا رُخ پھیر کے تو بات نہ کر لوگوں سے
چل زمیں پر بھی نہ بیٹے کبھی اترا کر
کہ نہیں اللہ تعالیٰ کو ہے وہ شخص پسند
شیخی خورہ بھی ہو اور فخر جتاتا ہو بڑا

معتدل چال کی حد سے نہ تجاوز کرنا
گفتگو کرتے ہوئے دھیمی سی آواز رکھو
کہ سب آوازوں میں آواز جو ہے سب سے بڑی
وہ ہے آواز گدھے کی سو تم ایسا نہ کرو

......

Marfat.com

سورۂ لقمان میں

حضرت لقمانؒ

سے متعلق آیات کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ نے سورۃ لقمان میں حضرت حکیم لقمان رحمۃ اللہ علیہ کی اُن قیمتی نصیحتوں کا ذکر فرمایا ہے جو انہوں نے اپنے بیٹے کو مخاطب کر کے بیان فرمائی تھیں۔ یہ حکیمانہ اقوال اللہ تعالیٰ نے اس لئے قرآن کریم میں نقل کئے ہیں تا کہ قیامت تک آنے والے انسان ان سے فائدہ اٹھا کر اپنی زندگی کو خوب سے خوب تر بنا سکیں اور ایک اچھا معاشرہ وجود میں آسکے۔

شرک سے اجتناب

پہلی نصیحت: شرک سے دوری: سب سے پہلی حکمت عقائد کی درستگی کے متعلق ہے۔ یٰبُنَیَّ لَا تُشۡرِكۡ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرۡكَ لَظُلۡمٌ عَظِیۡمٌ اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا۔ یقین جانو شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ ہی پوری کائنات کا خالق و مالک و رازق ہے اور اس کے ساتھ کسی غیر اللہ کو شریک عبادت نہ کرنا۔ اس دنیا میں اس سے بڑا ظلم نہیں ہوسکتا کہ اللہ تعالیٰ کی کسی مخلوق کو اس کے برابر ٹھہرایا جائے۔ یہی وہ پیغام ہے جس کی دعوت تمام انبیاء و رسل نے دی کہ معبود حقیقی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے، وہی پیدا کرنے والا، وہی رزق دینے والا ہے اور پوری دنیا کے نظام کو تنہا وہی چلانے

Marfat.com

والا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ ہم سب اس کے بندے ہیں اور ہمیں صرف اسی کی عبادت کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز کو محیط ہے

دوسری نصیحت: اللہ کا علم ہر چیز کو محیط ہے:

حکیم لقمان کی دوسری نصیحت اپنے بیٹے کو یہ تھی کہ اس کا یقین رکھا جائے کہ آسمان وزمین اور اس کے اندر جو کچھ ہے اس کے ایک ایک ذرہ سے اللہ جل شانہ اچھی طرح واقف ہے، کوئی چیز بھی اس سے مخفی نہیں ہے اور اس پر اس کی قدرت بھی کامل ہے۔ کوئی چیز کتنی بھی چھوٹی سے چھوٹی ہو جو عام نظروں میں نہ آسکتی ہو، اسی طرح کوئی چیز کتنی ہی دور دراز پر ہو، اسی طرح کوئی چیز کتنے ہی اندھیروں اور پردوں میں ہو اللہ تعالیٰ کے علم ونظر سے نہیں چھپ سکتی۔: یٰبُنَیَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ غرضیکہ ہم دنیا کے کسی بھی میدان میں ہوں، تجارت کر رہے ہوں، درس وتدریس کی خدمات انجام دے رہے ہوں نیز ملازمت کر رہے ہوں، قوم وملت کی خدمت کر رہے ہوں، لیکن ہمیں، ہمارے ماں باپ اور کائنات کو پیدا کرنے والا ہماری زندگی کے ایک ایک لمحہ سے پوری طرح واقف ہے اور ہمیں مرنے کے بعد اس کے سامنے کھڑے ہو کر زندگی کے ایک ایک پل کا حساب دینا ہے۔ اگر ہم نے کسی سے چھپ کر رشوت لی ہے یا کسی شخص پر ظلم کیا ہے یا کسی غریب کو ستایا ہے یا کسی کا حق مارا ہے تو ممکن ہے کہ ہم دنیا والوں سے بچ جائیں لیکن اللہ تعالیٰ کی عدالت میں اندھیر نہیں ہے اور ہمیں اس کا ضرور حساب دینا ہوگا۔

نماز قائم کرنا

تیسری نصیحت: نماز قائم کرنا:

حکیم لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا: یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ بیٹا! نماز قائم کرو۔ نماز ایمان کے بعد اسلام کا اہم ترین رُکن ہے۔ نماز خود اہم

Marfat.com

ہونے کے ساتھ وہ دوسرے اعمال کی درستگی کا ذریعہ بھی ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے: وَاَقِمِ الصَّلاۃَ اِنَّ الصَّلاۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ (سورۃ العنکبوت ۴۵) جو کتاب آپ پر وحی کی گئی ہے اسے پڑھیے اور نماز قائم کیجیے، یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ نماز میں اللہ تعالیٰ نے یہ خاصیت وتاثیر رکھی ہے کہ وہ نمازی کو گناہوں اور برائیوں سے روک دیتی ہے مگر ضروری ہے کہ اس پر پابندی سے عمل کیا جائے اور نماز کو ان شرائط وآداب کے ساتھ پڑھا جائے جو نماز کی قبولیت کے لئے ضروری ہیں، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا کہ فلاں شخص راتوں کو نماز پڑھتا ہے مگر دن میں چوری کرتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی نماز عنقریب اُس کو اِس برے کام سے روک دے گی۔ (مسند احمد، صحیح ابن حبان، مسند ابن الجعد) لہٰذا ہمیں نمازوں کا اہتمام کرنا چاہئے۔

اصلاح معاشرہ

چوتھی نصیحت: اصلاح معاشرہ کے لئے کوشش کرنا:

حکیم لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے آگے فرماتے ہیں: وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ یعنی اپنی ذات سے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے ساتھ معاشرہ کی اصلاح کی کوشش کرتے رہنا یعنی اس بات کی فکر کرنا کہ سارے انسان اللہ کو مان کر، اللہ کی مان کر زندگی گزارنے والے بن جائیں۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (اچھائیوں کا حکم کرنا اور برائیوں سے روکنا) کی ذمہ داری کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بار بار بیان کیا ہے۔ سورہ توبہ کی آیت نمبر ۷۱ میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں ایک دوسرے کے معاون ومددگار ہیں، ان کے چار اوصاف ہیں: (۱) اچھائیوں کا حکم کرتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں (۲) نماز قائم کرتے ہیں (۳) زکاۃ ادا کرتے ہیں (۴) اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔

یعنی جس طرح ہر مؤمن پر اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنا، نماز قائم کرنا اور زکاۃ ادا

Marfat.com

کرنا (اگر مال پر زکاۃ فرض ہے) ضروری ہے، اسی طرح اچھائیوں کا حکم کرنا اور برائیوں سے روکنا ہر ایمان والے کے لئے ضروری ہے، اگرچہ ہر شخص استطاعت کے مطابق ہی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا مکلف ہے۔

حالات پر صبر کرنا

پانچویں نصیحت: حالات پر صبر کرنا:

اپنے ساتھ دوسروں کی اصلاح کی کوشش کرنا ایسا عمل ہے کہ اس کی پابندی میں خاصی مشقت برداشت کرنی پڑتی ہے۔ اس پر ثابت قدم رہنا آسان نہیں ہے خصوصاً امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی خدمت کا صلہ دنیا میں عموماً عداوتوں اور مخالفتوں سے ملتا ہے، اس لئے حکیم لقمان نے اس کے ساتھ یہ وصیت بھی فرمائی: وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ یعنی دین پر چلنے اور اس کو دوسروں تک پہنچانے میں جو مشکلات سامنے آئیں ان پر صبر کریں، جیسا کہ سورہ العصر میں اللہ تعالیٰ نے کی قسم کھا کر ارشاد فرماتا ہے کہ تمام انسان خسارے اور نقصان میں ہیں مگر وہ لوگ جو اپنے اندر چار صفات پیدا کرلیں: (۱) ایمان لائیں۔ (۲) نیک اعمال کریں۔ (۳) محض اپنی انفرادی اصلاح وفلاح پر قناعت نہ کریں بلکہ امت کے تمام افراد کی بھی کامیابی کی فکر کریں۔ (۴) دین پر چلنے اور اس کو دوسروں تک پہنچانے میں جو مشکلات آئیں ان پر صبر کریں۔

حکیم لقمان کی چند دیگر نصیحتیں آداب معاشرت کے متعلق:

حکیم لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ لوگوں کے سامنے (تکبر سے) اپنے گال مت پھلاؤ۔ یعنی لوگوں سے ملاقات اور ان سے گفتگو کے وقت ان سے منہ پھیر کر گفتگو نہ کرو جو اُن سے اعراض کرنے اور تکبر کرنے کی علامت اور اخلاق شریفانہ کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے متعلق قرآن کریم (سورۃ القلم: ۴) میں ارشاد فرماتا ہے۔ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ اور یقیناً تم اخلاق کے اعلیٰ درجہ پر ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

Marfat.com

اخلاق کے متعلق سوال کیا گیا تو حضرت عائشہ نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق قرآنی تعلیمات کے عین مطابق تھا۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے بہترین اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہے۔ (مسند احمد) غرضیکہ حکیم لقمان کی اپنے بیٹے کی نصیحت کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ذکر کر کے پوری انسانیت کو یہ پیغام دیا کہ ہمیں تمام انسانوں کے ساتھ اچھے اخلاق پیش کرنے چاہئیں۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو بندہ درگزر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھاتا ہے اور جو بندہ اللہ کے لئے عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرتا ہے۔ (صحیح مسلم)

حکیم لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحاً زمین پر اِتراتے ہوئے مت چلو۔ یعنی زمین کو اللہ تعالیٰ نے سارے عناصر سے پست افتادہ بنایا ہے، تم اسی سے پیدا ہوئے، اسی پر چلتے پھرتے ہو، اپنی حقیقت کو پہچانو، اِترا کر نہ چلو جو متکبرین کا طریقہ ہے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ یقین جانو اللہ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! آدمی چاہتا ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو اور اس کا جوتا عمدہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جمیل ہے، جمال کو پسند کرتا ہے۔ کبر اور غرور تو حق کو ناحق کرنا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔ (مسلم۔ کتاب الایمان۔ باب تحریم الکبر) یعنی اپنی وسعت کے مطابق اچھا لباس پہننا کبر اور غرور نہیں بلکہ لوگوں کو حقیر سمجھنا تکبر اور غرور ہے۔

حکیم لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ اور اپنی چال میں میانہ روی اختیار کرو۔ یعنی انسان کو درمیانی رفتار سے چلنا چاہئے، رفتار نہ اتنی تیز ہو کہ بھاگنے کے قریب پہنچ جائے اور نہ اتنی آہستہ کہ سستی میں داخل ہو جائے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی شخص جماعت کی نماز کو حاصل کرنے کے لئے جا رہا ہو تو اس

Marfat.com

کو بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھاگنے سے منع فرما کر اطمینان وسکون کے ساتھ چلنے کی تاکید فرمائی ہے۔

حکیم لقمان کی اپنے بیٹے کو ایک اور اہم نصیحت: وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ اپنی آواز آہستہ رکھو۔ آہستہ آواز رکھنے سے مراد یہ نہیں کہ انسان اتنا آہستہ بولے کہ سننے والے کو دقت پیش آئے بلکہ مراد یہ ہے کہ جن کو سنانا مقصود ہے، اُن تک تو آواز وضاحت کے ساتھ پہنچ جائے، لیکن اس سے زیادہ چیخ چیخ کر بولنا اسلامی آداب کے خلاف ہے۔ غرضیکہ ہمیں اتنی ہی آواز بلند کرنی چاہئے جتنی اُس کے مخاطبوں کو سننے اور سمجھنے کے لئے ضروری ہے۔ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ بیشک سب سے بری آواز گدھے کی آواز ہے۔

آداب معاشرت

آخر میں آداب معاشرت سے متعلق چار نصیحتیں ذکر کی گئیں۔ اوّل لوگوں سے گفتگو اور ملاقات میں متکبرانہ انداز سے رخ پھیر کر بات کرنے سے منع کیا گیا۔ دوسرے زمین پر اکڑ کر چلنے سے منع کیا گیا۔ تیسرے درمیانی رفتار سے چلنے کی ہدایت دی گئی۔ اور چوتھے بہت زور سے شور مچا کر بولنے سے منع کیا گیا۔ ان تمام ہی نصیحتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر وقت ہم دوسروں کا خیال رکھیں، کسی شخص کو بھی خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر، ہم اس کو جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں لیکن ہماری طرف سے کوئی تکلیف کسی بھی بشر کو نہیں پہنچنی چاہئے، مگر ہم ان امور میں کوتاہی سے کام لیتے ہیں، حالانکہ ان امور کا تعلق حقوق العباد سے ہے اور حقوق العباد میں حق تلفی انسان کے بڑے بڑے نیک اعمال کو ختم کر دے گی، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم حکیم لقمان رحمۃ اللہ علیہ کی ان قیمتی نصیحتوں پر عمل کر کے ایک اچھے معاشرہ کی تشکیل دیں۔

......☆......☆......

Marfat.com

باب: چھارم

نصائح حضرت لقمانؒ

حضرت لقمان علیہ السلام کا نام اسلامی تاریخ میں علم و دانش و حکمت کی باتیں بتانے والے حکیم کی حیثیت سے جانا جاتا ہے۔ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنی زندگی میں اپنے بیٹے کو جو نصیحتیں کی تھیں وہ فی زمانہ مسلمانوں اور عام انسانوں کے لئے کافی توجہ طلب اور اہمیت کی حامل ہیں۔ قرآن شریف کے پارہ 21 کے سورہ لقمان کی آیات 12 تا 19 میں حضرت لقمان علیہ السلام کو حکمت عطا کئے جانے اور بیٹے کے نام ان کی نصیحتیں دی گئی ہیں۔ وہ کام یہ ہیں۔ اپنی نگاہ کو پست رکھنا' زبان کو بند رکھنا' حلال روزی پر قناعت کرنا' اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرنا' بات میں سچائی پر قائم رہنا: عہد کو پورا کرنا' مہمان کا اکرام کرنا' پڑوسی کی حفاظت کرنا اور فضول کام اور کلام کو چھوڑنا (ابن کثیر)

معاشرتی پہلو سے متعلق نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ بیٹا لوگوں سے اپنا رُخ مت پھیرو اور زمین پر اترا کر مت چلو بیشک اللہ تعالیٰ تکبر اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتے۔ اپنی رفتار میں اعتدال اخیار کرو نہ بہت دوڑ کر چلو کہ گر جاؤ اور نہ قدم گن گن کر چلو کہ یہ وضع متکبرین کی ہے۔ بلکہ متوسط رفتار' تواضع و سادگی کی چال اختیار کرو۔ پھر فرمایا کہ اپنی آواز کو پست کرو بے شک بری آوازوں میں سب سے بری آواز گدھوں کی آواز ہوتی ہے۔ قرآن شریف کے علاوہ دیگر روایات میں بھر کثرت سے حضرت لقمان علیہ السلام کی اپنے بیٹے کے نام نصیحتیں اور حکمت کی باتیں نقل کی گئی ہیں۔ ان کے منجملہ چند حکمت کی باتیں اس طرح ہیں۔ بیٹا علما کی مجالس میں کثرت سے بیٹھا کرو اور حکما کی بات اہتمام سے

Marfat.com

سنا کرو اللہ تعالیٰ حکمت کے نور سے مردہ دل کو ایسا زندہ فرماتے ہیں جیسا مردہ زمین بارش سے زندہ ہو جاتی ہے۔ فرمایا کہ بیٹا اللہ تعالیٰ شانہ سے ایسی امید رکھو کہ اس کے عذاب سے بے خوف نہ ہو جاؤ اور اسی طرح اس کے عذاب سے خوف کرو کہ اس کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ۔ بیٹے نے کہا کہ دل تو ایک ہی ہے اس میں خوف اور امید دونوں کیسے جمع ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مومن ایسا ہی ہوتا ہے کہ اس کے لئے گویا دو دل ہوتے ہیں ایک میں پوری امید دوسرے میں پورا خوف۔ حضرت لقمان علیہ السلام نے کہا کہ بیٹا رب اغفرلی پڑھا کرو۔ اللہ کے الطاف میں بعض اوقات ایسی ہوتے ہیں کہ ان میں آدمی جو کچھ مانگتا ہے وہ مل جاتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ نیک عمل یقین کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ جس کا اللہ پر اور اس کے انعکوت پر یقین ضعیف ہوگا اس کا عمل بھی سست ہوگا۔ حضرت لقمان علیہ السلام نے کہا کہ بیٹا جب شیطان تجھے کسی شک میں مبتلا کرے تو اس کو یقین کے ساتھ مغلوب کر اور جب وہ تجھے عمل میں سستی کرنے کی طرف لے جائے قبر اور قیامت کی یاد سے اس پر غلبہ حاصل کر۔ اور جب دنیا رغبت یا خوف کے راستے سے وہ تیرے پاس آئے تو اس سے کہہ دے کہ دنیا ہر حال میں چھوٹنے والی چیز ہے۔ انہوں نے کہا کہ بیٹا جو شخص جھوٹ بولتا ہے اس کے منہ کی رونق جاتی رہتی ہے۔ اور جس شخص کی عادتیں خراب ہوتی ہیں اس پر غم سوار ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ بیٹا جنازہ میں اہتمام سے شرکت کیا کرو اور تقاریب میں شرکت سے گریز کیا کرو اس لئے کہ جنازہ آخرت کی یاد دلاتا ہے اور دنیا کی تقاریب لوگوں کو دنیا کی طرف راغب کرتی ہیں۔ حضرت لقمان علیہ السلام نے کہا کہ بیٹا جب پیٹ بھرا ہوا ہو تو اس وقت نہ کھاؤ پیٹ بھرے کھانے سے کتے کو کھانا ڈال دینا بہتر ہے۔ انہوں نے کہا کہ بیٹا توبہ میں دیر نہ کرو کہ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ وہ دفعتاً آ جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بیٹا جہلا سے دوستی نہ کیا کرو کہ ان کی جہالت کی باتیں تمہیں اچھی معلوم ہونے لگیں اور یہ کہ حکیم سے دشمنی نہ کرنا کہ وہ تم سے دور ہو جائے اور پھر اس کی حکمتوں سے تم محروم ہو جاؤ۔ بیٹا اپنے کاموں میں علما سے مشورہ کیا کرو۔ نیک لوگوں کے پاس کثرت سے بیٹھا کرو تا کہ نیکی حاصل کر

Marfat.com

سکو۔ اور اگر کسی وقت ان پر اللہ کی رحمت خاصہ نازل ہو تو اس میں سے تم کو بھی کچھ نہ کچھ ضرور ملے گا۔ برے لوگوں کی صحبت سے بچو کیونکہ ان کے پاس بیٹھنے سے کسی خیر کی تو امید نہیں البتہ ان پر کسی وقت عذاب نازل ہو جائے تو اس کا اثر تم پر بھی پڑے گا۔ حضرت لقمان علیہ السلام نے کہا کہ بیٹا قرض سے اپنے آپ وک محفوظ رکھو کہ یہ دن کی ذلت اور رات کا غم ہے۔ انہوں نے کہا کہ بیٹا تم جس دن سے دنیا میں آئے ہو اس دن سے ہر دن آخرت کے قریب ہو رہے ہو۔ جس گھر میں تم ہو اس گھر سے ہر دن دور ہوتے جا رہے ہو اور جس گھر میں تمہیں ہمیشہ کے لئے جانا ہے اس سے تم قریب ہوتے جا رہے ہو۔ فقیہ ابو اللیث نے کہا کہ جب حضرت لقمان علیہ السلام کا انتقال ہونے لگا تو انہوں نے اپنے بیٹے کو بلا کر کہا کہ میں نے تمہیں زندگی میں کئی نصیحتیں کی ہیں اب میرا وقت قریب ہے تمہیں چھ نصیحتیں کرتا ہوں تا کہ تم ان پر عمل کر کے کامیاب ہو جاؤ۔ ۱) دنیا میں اپنے آپ کو فقط اتنا ہی مشغول رکھنا جتنی زندگی باقی ہے۔ اور وہ آخرت کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے۔ ۲) حق تعالیٰ شانہ کی طرف تمہیں جتنی ضرورت ہے اتنی ہی اس کی عبادت کرنا اور ظاہر ہے کہ آدمی ہر بات اور ہر ضرورت کی پوری کرنے میں اللہ کی مدد کا محتاج ہے۔ ۳) آخرت کے لئے اسی مقدار کے موافق تیاری کرنا جتنی وہاں قیام کا ارادہ ہو اور ظاہر ہے کہ مرنے کے بعد وہاں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے۔ ۴) جب تک تمہیں جہنم سے خلاصی کا یقین نہ ہو جائے اس وقت تک اس کوشش میں لگے جیسے کسی سنگین مقدمے میں پھنسا ہوا شخص اپنی برات کی کوشش کرتا ہے۔ ۵) گناہوں کی اتنی جرائت کرنا جتنا تمہیں دوزخ میں جانے کا حوصلہ ہو۔ اور جب کوئی گناہ کرنا چاہو تو ایسی جگہ تلاش کر لینا جہاں حق تعالیٰ اور اس کے فرشتے نہ دیکھ سکیں۔ اس طرح حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو بے شمار نصیحتیں کی ہیں۔ ان نصیحتوں کی آج بھی ہر مسلمان کو ضرورت ہے۔ یہ ایسی بیش قیمت اور انمول باتیں ہیں جن پر عمل کرتے ہوئے ہم اپنی دنیا اور آخرت کو سنوار سکتے ہیں۔

حضرت لقمان رحمۃ اللہ علیہ اپنی دانائی اور حکمت کے حوالے سے مشہور ہیں،

Marfat.com

قرآن مقدس میں بھی ان کی نصیحتوں کا تذکرہ ہے۔ قرآن پاک نے ان کی شخصیت اور حالات کی تفاصیل بیان نہیں کیں۔

کہا جاتا ہے کہ یہ ایک سیاہ فام غلام تھے، اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے ان کے دل اور زبان پر حکمت کے چشمے جاری ہو گئے، ایک شخص ان کے پاس سے گزرا، ان کے گرد اس وقت لوگوں کا ایک حلقہ بنا ہوا تھا جو ان کی بصیرت افروز باتوں سے مستفید ہو رہا ہے، اس گزرنے والے شخص نے ان کی یہ تکریم دیکھی تو حیرت سے پوچھا، کیا تو فلاں قوم کا غلام نہیں، آپ نے فرمایا:

ہاں میں ان کا غلام تھا، اس نے پوچھا کیا تو وہی نہیں ہے جو فلاں پہاڑ کے دامن میں بکریاں چرایا کرتا تھا۔

آپ نے فرمایا: ہاں میں وہی شخص تو ہوں، اس نے پوچھا: پھر تو اس مقام اور مرتبے تک کیسے پہنچ گیا۔

آپ نے فرمایا: چند باتوں کا اہتمام اور التزام کرنے کی وجہ سے اور وہ باتیں یہ ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ کا خوف، بات میں سچائی اور امانت کا پورا پورا ادا کرنا اور بے کار اور لایعنی باتوں سے گریز اور پرہیز۔

حکیم لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا: اے بیٹے! صاحبانِ علم کی مجلس کثرت سے بیٹھا کرو اور حکماء کی بات اہتمام سے سنا کرو۔ اللہ رب العزت حکمت کے نور سے دل کو اس طرح زندہ فرما دیتا ہے جیسے کہ مردہ زمین بارش سے زندہ ہو جاتی ہے۔

اور بیٹا! اللہ تعالیٰ جل شانہٗ سے اس طرح کی امید وابستہ کرو کہ اس کے عذاب سے بے خوف نہ ہو جاؤ، اور اسی طرح اس کے عذاب سے ایسا خوف بھی نہ کھاؤ کہ اس کی رحمت سے ہی ناامید ہو جاؤ۔ بیٹے نے عرض کیا:

دل تو ایک ہی ہے اس میں خوف اور امید دونوں کس طرح جمع ہو سکتے ہیں، انہوں نے فرمایا: مومن ایسا ہی ہوتا ہے، اس کے لیے گویا کہ دو دل ہوتے ہیں ایک میں

Marfat.com

پوری امید اور دوسرے میں پورا خوف۔

آپ نے مزید ارشاد فرمایا: بیٹا جب پیٹ بھرا ہو اس وقت نہ کھاؤ، شکم سیری کی حالت میں کھانے سے کہیں بہتر ہے وہ کھانا کتے کے آگے ڈال دو، بیٹا نہ تو تم اتنے میٹھے ہو کہ لوگ تمہیں نگل جائے اور نہ اتنا کڑوا بنو کہ لوگ تمہیں تھوک ہی دیں۔ تم مرغ سے بھی عاجز نہ ہو جاؤ کہ وہ تو دم سحر جاگ جائے اور تم بستر پر محو استراحت رہو، توبہ میں بالکل تاخیر نہ کرو کہ موت کا کوئی بھروسہ نہیں کب آ جائے۔ (تفسیر درمنشور)

آپؑ کو خدا نے علم و حکمت سے مالا مال اور بہرہ ور کیا تھا۔ آپ کا ذکر قرآن میں بایں طور پر آیا ہے۔ آپ نے اپنے تجربے کی روشنی میں بہت سی نصیحتیں دنیا والوں کے لیے کی ہیں۔ آپ نے اپنی نصیحتیں اپنے بیٹے سے مخاطب ہو کر کیں۔

آپ کی نصیحتوں کا ذکر قرآن میں بھی ہے آپ کی بے شمار نصیحتوں کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض علماء (3000) تین ہزار بتاتے ہیں اور صاحب ''جنات الخلود'' نے سات ہزار بتایا ہے۔

نصائح لقمان کا زیادہ تر حصہ ان کے اپنے بیٹے سے منسوب ہے۔

لقمان کی حکیمانہ باتوں میں۔ سے اس خاص نصیحت کو دو مناسبتوں کی بنا پر یہاں نقل کیا گیا ہے۔

1۔ یہ کہ انہوں نے یہ نصیحت اپنے بیٹے کو کی تھی اور ظاہر بات ہے کہ آدمی دنیا میں سب سے بڑھ کر اگر کسی کے حق میں مخلص ہو سکتا ہے تو وہ اس کی اپنی اولاد ہی ہے۔ ایک شخص دوسروں کا دھوکا دے سکتا ہے، ان سے منافقانہ باتیں کر سکتا ہے، لیکن اپنی اولاد کو تو ایک برے سے برا آدمی بھی فریب دینے کی کوشش نہیں کر سکتا۔ اس لیے لقمان کا اپنے بیٹے کو یہ نصیحت کرنا اسی بنا پر انہوں نے سب سے پہلے جس چیز کی اپنے لخت جگر کو تلقین کی وہ یہ تھی کہ اس گمراہی سے اجتناب کرے۔

Marfat.com

2۔ مناسبت اس حکایت کی یہ ہے کہ کفار مکہ میں سے بہت سے ماں باپ اس وقت اپنی اولاد کو دین شرک پر قائم رہنے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعوت توحید سے منہ موڑ لینے پر مجبور کر رہے تھے۔

(جیسا سورۂ لقمان میں ہے) اس لیے ان نادانوں کو سنایا جارہا ہے کہ تمہاری سر زمین کے مشہور حکیم نے اپنی اولاد کی خیر خواہی کا حق یوں ادا کیا تھا کہ اسے شرک سے پرہیز کرنے کی نصیحت کی، اب تم جو اپنی اولاد کو اسی شرک پر مجبور کر رہے ہو تو یہ ان کے ساتھ بد خواہی ہے یا خیر خواہی؟ (تفہیم القرآن 15:4)

حضرت لقمانؒ کی مختلف نصیحتوں کے مجموعے ملتے ہیں۔ چند کے نام یہ ہیں:

1۔ صحیفہ لقمان۔

2۔ مجلہ لقمان (صحیفہ یا مجلہ شاید ایک ہی ہیں)۔

3۔ امثال لقمان الحکیم (fabules de Loqman le sage)

4۔ صد پند لقمان حکیم بفرزند (کراچی عجائب گھر۔ فارسی۔ خطی)۔

5۔ معادن الجواہر (لکھنو)۔

کتاب ہذا میں منتخبہ نصائح لقمان کا ذکر ہے، جن کو ابواب بندی کے تحت رقم کیا گیا ہے، جس سے موضوع کے فہم میں آسانی رہے گی۔

چغل خوری کی مذمت:

حضرت لقمان حکیمؒ نے اپنے بیٹے کو فرمایا کہ تجھ کو ایسی عادتیں سکھلائے دیتا ہوں اگر ان پر کاربند ہوگا تو ہمیشہ سردار بنا رہے گا۔ وہ یہ ہیں قریب و بعید سے اچھے اخلاق سے پیش آیا کر اپنا جہل کریم و لئیم پر ظاہر مت کر اور لوگوں کی حرمت کا لحاظ رکھ اور اپنے یگانوں سے ملا کر اور جو شخص تجھ میں اور لوگوں میں بگاڑ ڈالنا چاہے اور فریب دینا چاہے، اس کی بات کبھی مت مان اور اپنا بھائی اور دوست اس کو جان کے جب علیحدہ ہو جائے نہ تو اس کی برائی کرے نہ وہ تیری اور بعضوں نے کہا ہے کہ چغلی، جھوٹ، حسد اور نفاق سے بنی ہے۔

Marfat.com

اور یہی تینوں چیزیں ذات کی بن اور ارکان ہیں۔ اور بعض کا قول ہے، کہ چغل خور بالفرض اگر سچ ہی کہتا ہے تو واقع میں گویا گالی ہی دیتا ہے۔ اس واسطے کہ جس کی طرف سے بیان کرتا ہے وہ اگر سچ پوچھو تو قابل رحم ہے، کہ اس کو اتنی ہمت و جرأت نہ ہوئی کہ سامنے کہتا بلکہ اس نے خود اپنی زبان سے رنج دیا حاصل یہ ہے کہ چغلی کی بدی قابل بچنے کے ہے، بری بلا ہے، اس سے بڑے بکھیڑے ہو جاتے ہیں۔

(احیاء العلوم 285:3)

دین داری:

لقمان حکیمؒ کے بیٹے نے ان سے پوچھا کہ اے ابا جان! کون سی اچھی خصلتیں اور کون سے اچھے امور ایسے ہیں جو انسان میں ہونے چاہئیں؟

حضرت لقمانؒ نے فرمایا کہ دین دار ہونا اور دین پر مکمل عمل پیرا ہونا سب سے اچھی بات ہے۔

بیٹے نے کہا کہ اگر انسان دو امور اختیار کرنا چاہے تو کون سے دو امور بہتر ہیں؟

حضرت لقمانؒ نے فرمایا کہ دین اور مال (رزق حلال)

بیٹے نے کہا کہ اگر تین چیزیں انسان اختیار کرنا چاہے تو کون سی تین چیزی اچھی ہیں۔

فرمایا! دین، مال اور حیاء

بیٹے نے کہا کہ اگر کوئی آدمی چار باتیں اختیار کرنا چاہے تو کون سی چار باتیں اختیار کرنی چاہئیں؟

لقمان نے کہا کہ دین، مال، حیا اور حسن خلق

بیٹے نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص پانچ چیزیں اختیار کرنا چاہے، تو وہ کون سے امور ہونے چاہئیں؟

حضرت لقمانؒ نے فرمایا:

Marfat.com

دین، مال، حیا، حسن خلق اور سخاوت

بیٹے نے کہا اگر انسان چھ امور اختیار کرنا چاہے تو کون سے 6۔ امور اختیار کرے؟

حضرت لقمانؑ نے فرمایا:

اے میرے بیٹے! جب کسی انسان میں یہ پانچوں خصائل اور امور جمع ہو جائیں تو وہ انسان پاک، صاف ومتقی ہو جانے کے ساتھ ساتھ اللہ کا ولی اور دوست بن جاتا ہے اس طرح شیطان سے بری اور محفوظ ہو جاتا ہے۔ (احیاء العلوم)

دانائی کا راستہ اختیار کر، تجھے عزت حاصل ہوگی، اس کی قدردانی کرے گا تو وہ تیری قدردانی کا موجب ہوگی، حکمت کا سردار اللہ کا دین ہے۔

زبان اور دل سے متعلق:

ان کی حکمت و دانش پر مبنی ایک واقعہ یہ بھی مشہور ہے کہ یہ غلام تھے جس کی تفصیل گزر چکی ہے وہ یہ کہ ان کے آقا نے کہا کہ بکری ذبح کر کے اس کے سب سے بہتر دو حصے لاؤ، چنانچہ وہ زبان اور دل نکال کر لے گئے۔ ایک دوسرے موقع پر آقا نے ان سے کہا کہ بکری ذبح کر کے اس کے سب سے بدترین حصے لاؤ۔ وہ پھر بھی وہی زبان اور دل لے کر چلے گئے۔ پوچھنے پر انہوں نے بتلایا کہ زبان اور دل اگر صحیح ہو تو یہ سب سے بہتر ہیں اور اگر بگڑ جائیں تو ان سے بدتر کوئی چیز نہیں۔

(تفسیر احسن البیان صفحہ 31)

شرک سے بچو!

حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے (ثاران) کو سب سے پہلی جو نصیحت کی تھی، وہ یہ تھی کہ صرف اللہ کی عبادت کرنا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، یاد رکھو اس سے بڑی بے حیائی، اس سے زیادہ برا کام اور کوئی نہیں۔

حضرت عبداللہ سے صحیح بخاری میں ہے کہ جب آیت

Marfat.com

"اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَلَمۡ یَلۡبِسُوۡۤا اِیۡمَانَہُمۡ بِظُلۡمٍ ۔"

(سورۂ انعام:82)

نازل تو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بڑی مشکل آ پڑی اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم میں سے وہ کون ہے جس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو؟ اور آیت میں ہے کہ ایمان کو جنہوں نے ظلم سے نہیں ملایا وہی با امن اور راہ راست والے ہیں تو آپ نے فرمایا، ظلم سے مراد عام گناہ نہیں ہیں بلکہ ظلم سے مراد وہ ظلم ہے جو لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا یہ بڑا بھاری ظلم ہے۔ (تفسیر ابن کثیر 192:4)

☆ شرک جلی کی طرح شرک خفی بھی اعمال انسانی کو اس طرح کھالیتا ہے، جس طرح آگ لکڑی کو کھالیتی ہے۔ اور شرک خفی میں ریا نمائش اور شہرت پسندی خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

☆ شرک باللہ تمام بھلائیوں کو مٹا کر انسان کو خدا کے سامنے خالی ہاتھ لے جاتا ہے اس لیے ہمیشہ اس سے پرہیز کرو۔

توحید کے بارے میں:

☆ خدا کی معرفت حاصل کرو اسے اچھی طرح پہچانو (معاون الجواہر)

☆ تمہارا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے جی میں ہے اگر تم نیک نفس ہو گے تو وہ رجوع ہونے والوں کو بخشتا ہے۔

☆ جو کام خدا کے لیے کر اس میں بندوں کا خوف نہ کر۔

☆ اللہ کی اطاعت میں جھک جانا معصیت میں اکڑنے اور قوت کا مظاہرہ کرنے سے زیادہ مناسب ہے۔

☆ کسی ذکر میں بجز خدا اور کسی خاموشی سے بجز فکر روز جزا کوئی خیر و خوبی نہیں ہے۔

Marfat.com

حضرت لقمانؒ نے اپنے بیٹے سے کہا:

سفر کا سامان تیار کرو، بیٹے نے گھوڑا تیار کیا۔ لقمان اس پر سوار ہوئے اور بیٹے سے کہا تم پیچھے پیادہ چلتے آؤ۔ وہ کھیتوں کے پاس سے گزر رہے تھے کسانوں نے انہیں دیکھا اور کہا:

یہ کیسا بے رحم سنگدل آدمی ہے کہ خود تو گھوڑے پر سوار ہے اور بے چارے بچے کو پیچھے گھسیٹا لا رہا ہے۔

لقمانؒ گھوڑے سے اترے اور بیٹے کو سوار کیا اور خود پیادہ چل دیئے۔ کچھ دور گئے تھے کہ دیکھنے والوں نے کہا:

دیکھئے، بیٹا کتنا نا قدر شناس ہے کہ اس کو باپ کا احترام نہیں، خود تو گھوڑے پر سوار ہو گیا اور کمزور باپ پیچھے پیچھے چلا آرہا ہے۔ بعد میں باپ بیٹا آگے پیچھے گھوڑے پر سوار ہو گئے۔ کچھ دور گئے ہوں گے کہ لوگوں نے دیکھ کر کہا:

یہ دونوں کیسے بے رحم ہیں، دونوں کمزور حیوان پر سوار ہیں اگر باری باری سوار ہوتے تو یہ بے چارہ بھاری بوجھ سے خستہ حال نہ ہوتا۔ اس موقع پر دونوں پیادہ ہو گئے۔ ایک گاؤں میں پہنچے، لوگوں نے کو ان کو دیکھ لیا۔ عجیب بات ہے یہ بوڑھا اور جوان پیدل چل رہے ہیں، حالانکہ ان کے آگے آگے گھوڑا سواری کے لیے موجود ہے۔ جب سفر ختم ہوا تو لقمانؒ نے بیٹے سے کہا:

تمہیں معلوم ہو گیا کہ لوگوں کو خوش رکھنا اور اعتراض کی زبان بند کرنا محال ہے۔ پس چاہیے کہ لوگوں کو خوشنودی کا خیال نہ رکھو، اپنے قول و عمل میں خدا کی خوشنودی کو مدنظر رکھو اور دوسروں کی مدح و ذم کا خیال نہ کرو۔

☆ ہمیشہ خدا اور موت کو یاد رکھا جائے۔

☆ جو شخص اللہ کے پاس کوئی چیز امانت رکھتا ہے تو اللہ اس کی حفاظت فرماتے ہیں۔ (یعنی انسان اپنے ایمان کو اللہ کے پاس ودیعت رکھے۔)

Marfat.com

☆ خدائے بزرگ و برتر کو پہچانو۔

آخرت کی اہمیت:

☆ حضرت لقمانؒ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اگر دنیا کو آخرت کے عوض میں دے ڈالے گا، تو دونوں میں نفع رہے گا اور آخرت کو دنیا کے بدلے میں دو گے تو دونوں میں نقصان رہے گا۔

(احیاءالعلوم 3:373)

☆ کوئی چیز تیرے نزدیک حصول آخرت سے زیادہ محبوب تر نہ ہو۔

دنیا کی مثال:

حضرت لقمانؒ نے اپنے بیٹے کو فرمایا کہ دنیا ایک گہرا سمندر ہے۔ اس میں بہت سے لوگ ڈوب گئے اور تم دنیا میں اپنی کشتی تقویٰ کو بناؤ اور ایمان کو اس میں رکھو اور توکل کا بادبان چڑھاؤ تاکہ موج طوفان سے نجات پاؤ۔ گو مجھے معلوم نہیں ہوتا کہ نجات ملے۔

(احیاءالعلوم 3:370)

توبہ میں عجلت:

☆ حضرت لقمانؒ نے اپنے بیٹے کو ارشاد کیا کہ اے میرے لخت جگر! توبہ میں تاخیر مت کرنا کیونکہ موت ناگہاں آجاتی ہے۔ جو شخص توبہ کی طرف سبقت نہیں کرتا اور آج کل پر ٹالتا رہتا ہے وہ دو بڑے خطروں میں مبتلا ہوتا ہے۔ ایک تو یہ کہ گناہوں کی تاریکی اگر پے در پے دل پر آئے گی تو زنگ اور مہر ہو کر پھر قابل محو نہ رہے گی۔ دوسرے یہ کہ اگر اس عرصے میں مرض یا موت کے پنجے میں اسیر ہو جائے گا تو مہلت تدارک کی نہ ملے گی اور اسی جہت سے حدیث شریف میں ہے۔

بیشک دوزخیوں کا زیادہ چیخنا تاخیر کے باعث ہوگا۔ (ابن ابی الدنیا)

اور جو لوگ ہلاک ہوئے وہ ٹالنے ہی کے سبب ہوئے۔ غرض کہ دل کا سیاہ ہونا تو سردست موجود ہے۔ اور اطاعت سے اس کی جلا کرنی ادھار ہے، یہاں تک کہ موت آ

Marfat.com

جائے اور خدا کے پاس روگی دل لے کر جانا، پڑے، حالانکہ نجات اس شخص کو ہوگی جس کے دل میں روگ نہ ہو، علاوہ ازیں بندے کے پاس دل خدائے تعالیٰ کی امانت ہے اور زندگی میں اس کی امانت ہے۔ اسی طرح سب اسباب اطاعت امانت خداوندی ہیں۔ پس جو شخص امانت میں خیانت کا تدارک نہ کرے گا تو اس کا انجام خطرناک ہے۔

(احیاء العلوم 4:53-52)

موت کے آنے سے قبل تیاری کرلو!

☆ حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ بیٹا موت کے متعلق تجھ کو معلوم نہیں کہ کب آئے گی، تو اس سے پہلے کہ وہ اچانک تجھ کو آ دبوچے تو اس کی تیاری کرلے اور تعجب یہ ہے کہ آدمی اگر بڑی سے بڑی لذت میں اور عمدہ مجلس تماشا میں ہو، اور یہ تصور کرے کہ ابھی ایک سپاہی آ کر پانچ سات لاٹھیاں مارے گا تو وہ لذت خاک میں مل جائے گی اور عیش میں کدورت آجائے گی یہ بھی معلوم ہے کہ ملک الموت جان کنی کی سختیاں عین غفلت کے وقت میں لا ڈالے گا، مگر اس سے کچھ عیش مکدر نہیں ہوتا۔ اس کا سبب بجز جہالت اور مغالطے کے اور کیا کہنا چاہیے۔ اور جس قدر تکلیف کہ جان کنی میں ہوتی ہے اس کی ماہیت بجز اس شخص کے جو اس کو چکھے اور کسی کو معلوم نہیں ہوتی اور جو شخص اس کو نہیں چکھتا وہ دو طرح پر معلوم کر سکتا ہے یا تو اور دردوں پر قیاس کرنے سے جو اس کو ہوئے ہوں یا اور لوگوں کا حال نزع میں نہایت کرب پر دیکھنے سے۔ پس قیاس کی صورت تو یہ ہے کہ جس عضو میں جان نہیں ہوتی اس کو درد معلوم نہیں ہوتا اور جب اس میں جان ہوتی ہے تو درد معلوم ہوتا ہے، تو درد معلوم ہوا کہ درد معلوم کرنے والی چیز روح ہے۔ جب کسی عضو میں زخم لگتا ہے یا سوزش ہوتی ہے تو اس کا اثر روح تک پہنچتا ہے اور جس قدر اثر روح پر پہنچتا ہے اسی قدر اس کو درد ہوتا ہے۔ اور چونکہ درد گوشت اور خون میں بٹ جاتا ہے تو روح کو صرف تھوڑا ہی صدمہ ہوتا ہے تو اگر ایسی صورت ہو کہ درد خاص روح ہی پر ہوا اور دوسری چیز پر نہ ظاہر ہے کہ یہ درد نہایت برا ہوگا۔ (احیاء العلوم 4:800)

Marfat.com

دنیا کی زندگی

دنیا کی زندگی مختصر ہے اور تیری عمر تو مختصر تر ہے لہٰذا تیرے لیے بہت ہی کم باقی رہا۔

ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک:

حضرت لقمانؒ نے اپنے بیٹے کو جو دوسری نصیحت کی اس کے مطابق یہ ہے کہ ماں باپ کے ساتھ سلوک واحسان کرنا ہے۔ جیسا کہ فرمان جناب باری ہے۔

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا...الخ

یعنی تیرا رب یہ فیصلہ فرما چکا ہے کہ اس سے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک واحسان کرتے رہو۔

(سورہ لقمان آیت نمبر 14)

عموماً قرآن میں ان دونوں چیزوں کا بیان ایک ساتھ ہے یہاں بھی اسی طرح ہے۔ وھن کے معنی مشقت تکلیف ضعف وغیرہ کے ہیں۔ ایک تکلیف تو حمل کی ہوتی ہے، جسے ماں برداشت کرتی ہے۔ حالت حمل کے دکھ درد کی حالت سب کو معلوم ہے۔ پھر دو سال تک اسے دودھ پلاتی ہے اور اس کی پرورش کرتی ہے۔

چنانچہ ایک اور آیت میں ہے:

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ...الخ

(سورۂ بقرہ:233)

یعنی جو لوگ اپنی اولاد کو پورا پورا دودھ پلانا چاہیں ان کے لیے آخری انتہائی سبب یہ ہے کہ دو سال کامل تک ان بچوں کو ان کی مائیں اپنا

Marfat.com

دودھ پلاتی رہیں۔

چونکہ ایک اور آیت میں فرمایا گیا ہے:

"وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا۔"

(سورۃ الاحقاف:15)

یعنی مدت حمل اور دودھ چھٹائی کل تیس ماہ ہے۔ اس لیے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ اور دوسرے بڑے بڑے اماموں نے استدلال کیا ہے کہ حمل کی کم سے کم مدت چھ مہینے ہے۔ ماں کی اس تکلیف کو اولاد کے سامنے اس لیے ظاہر کیا جاتا ہے، کہ اولاد اپنی ماں کی ان مہربانیوں کو یاد کر کے شکر گزاری اطاعت اور احسان کرے جیسا ایک اور آیت میں فرمان عالیشان ہے:

"وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا۔"

(سورۃ بنی اسرائیل:24)

ہم سے دُعا کرو اور کہو کہ اے میرے سچے پروردگار میرے ماں باپ پر اس طرح رحم وکرم فرما جس طرح میرے بچپن میں وہ مجھ پر رحم وکرم کیا کرتے تھے۔

یہاں فرمایا تا کہ تو میرا اور اپنے ماں باپ کا احسان مند ہو، سن لے آخری لوٹنا تو میری ہی طرف ہے۔ اگر میری اس بات کو مان لیا تو پھر بہترین جزا دوں گا۔

ابن ابی حاتم میں ہے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو امیر بنا کر بھیجا، آپ نے وہاں پہنچ کر سب سے پہلے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا، جس میں اللہ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا، میں تمہاری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھیجا ہوا آیا ہوں۔ یہ پیغام لے کر تم اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، میری باتیں مانتے رہو، میں تمہاری خیر خواہی میں کوتاہی نہ کروں گا۔ سب کو لوٹ کر اللہ کی طرف جانا ہے۔ پھر یا تو جنت مکان بنے گا یا جہنم ٹھکانا ہو گا۔ پھر وہاں سے نہ اخراج ہو گا نہ موت آئے گی۔

Marfat.com

پھر فرماتا ہے، اگر تمہارے ماں باپ تمہیں اسلام کے سوا اور دین قبول کرنے کو کہیں، گو وہ تمام تر طاقت خرچ کر ڈالیں خبردار! تم ان کی مان کر میرے ساتھ ہرگز شریک نہ کرنا لیکن اس کا یہ بھی مطلب نہیں کہ تم ان کے ساتھ سلوک واحسان کرنا چھوڑ دو، دنیوی حقوق جو تمہارے ذمہ ان کے ہیں ادا کرتے رہو۔ ان کی ایسی باتیں نہ مانو بلکہ ان کی فرمانبرداری کرو جو میری طرف رجوع ہو چکے ہیں۔ سن لو تم سب لوٹ کر ایک دن میرے سامنے آنے والے ہو۔ اس دن میں تمہیں تمہارے تمام تر اعمال کی خبر دوں گا۔

طبرانی کی ''کتاب العشرہ'' میں ہے:

حضرت سعدؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے میں اپنی ماں کی بہت خدمت کیا کرتا تھا اور ان کا پورا اطاعت گزار تھا۔ جب مجھے اللہ نے اسلام کی طرف ہدایت کی تو میری والدہ مجھ پر بہت بگڑیں اور کہنے لگیں، بچے یہ نیا دین تو کہاں سے نکال لایا، سنو میں تمہیں حکم دیتی ہوں کہ اس دین سے دستبردار ہو جاؤ، ورنہ میں نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی اور یونہی بھوکی مر جاؤں گی۔ میں نے اسلام کو چھوڑا نہیں اور میری ماں نے کھانا پینا ترک کر دیا اور ہر طرف سے مجھ پر آوازکشی ہونے لگی کہ یہ اپنی ماں کا قاتل ہے۔ میں بہت ہی دل تنگ ہوا اپنی والدہ کی خدمت میں بار بار عرض کیا خوشامدیں کیں، سمجھایا کہ اللہ کے لیے اپنی ضد سے باز آجاؤ۔ یہ تو ناممکن ہے کہ میں اسے سچے دین کو چھوڑوں، اسی ضد میں میری والدہ پر تین دن کا فاقہ گزر گیا اراس کی حالت بہت خراب ہوگئی تو میں اس کے پاس گیا اور میں نے کہا میری اچھی اماں جان! تم سنو تم مجھے میری جان سے زیادہ عزیز ہو لیکن میرے دین سے زیادہ عزیز نہیں۔ واللہ ایک نہیں تمہاری جیسی ایک سو جانیں بھی ہوں اور اسی بھوک پیاس میں ایک ایک کر کے سب نکل جائیں تو بھی میں آخری لمحہ تک اپنے سچے دین اسلام کو نہ چھوڑوں گا۔

اب میری ماں مایوس ہوگئی اور کھانا پینا شروع کر دیا۔

(تفسیر ابن کثیر 193:4)

Marfat.com

☆ والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ ان کے ساتھ بھلائی کرو ادب کے ساتھ بات کرو اور ان کے سامنے عاجزی اور نیاز مندانہ طریقہ کے ساتھ کاندھے جھکا دو۔

☆ والدین (ماں باپ) کو غنیمت جاننا چاہیے۔

بے تکلیف کلام سے احتراز:

☆ لقمان حکیمؒ سے پوچھا کہ آپ کیا حکمت کرتے ہیں فرمایا کہ جو چیز خود معلوم ہو جائے اس کے پوچھنے کے درپے نہیں ہوتا اور بے تکلف کلام بے فائدہ نہیں کہتا۔
(احیاء العلوم 213:3)

نفس کے متعلق:

☆ تو اپنے نفس کو رنج و غم میں مبتلا نہ کر اور تیرا دل اس سے متعلق ہو کر نہ رہ جائے۔ لالچ و طمع سے بچ، قضا و قدر پر راضی ہو جا اس طرح تیری زندگی صاف وستھری رہے گی۔ تیری زندگی صاف وستھری رہے گی۔ تیرا نفس بھی خوشی محسوس کرے گا اور زندگی سے لطف اندوز ہو سکے گا۔

☆ جہاں تک ممکن ہو لوگوں سے دُور رہو، تا کہ تیرا دل سلامت رہے اور نفس پاکیزہ رہے، اور تن راحت پائے۔

خاموشی کی تعریف میں:

خاموشی دانائی کی علامت ہے، مگر اس پر عمل کرنے والے بہت کم لوگ ہیں۔
(تفسیر الطبری 209/10)

☆ خاموشی میں کبھی ندامت اٹھانا نہیں پڑتی اور کلام چاندی ہے تو سکوت سونا ہے۔

☆ خاموشی معلامات کو سمجھنے میں معاون، عالم کے دیندار ہونے کی علامت اور جاہل کی پردہ پوشی کرنے والی ہوتی ہے۔

☆ خاموشی کو اپنا شعار بنا، تا کہ زبان سے محفوظ رہے۔

Marfat.com

☆ کم سخن اور کثیر الفہم بنے رہو، اور حالت خاموشی میں بے فکر مت رہو۔

آداب گفتگو:

☆ موقع سے بولو اور مناسب گفتگو کے لیے لب کشائی کرو!

(معاون الجواہر)

☆ اپنی زبان کو ہمیشہ قابو میں رکھو۔

☆ بات ہمیشہ دلیل کے ساتھ ہونی چاہیے۔

☆ بیہودہ گوئی سے پرہیز کرو۔

☆ ہنسانے والی باتوں سے باز رہیں۔

☆ جو بات کہو وہ نپی تلی اور پُراز دلیل ہو۔

☆ کسی کے سامنے اپنی یا اپنے گھر والوں کی تعریف مت کریں۔

☆ میں نے بولنے پر بارہا افسوس کیا ہے مگر خاموش رہنے پر کبھی افسوس نہیں ہوا۔

☆ تو نہ اتنا شیریں بن کہ نگل لیا جائے اور نہ ہی اتنا تلخ کہ تھوک دیا جائے۔

☆ زبان کی حفاظت کرنا چاہیے۔

☆ جو شخص کسی ایسی آدمی سے گفتگو کرے جو اس کی بات سننا ہی ناپسند کرتا ہو تو اس شخص کی مثال اس انسان کی مانند ہے جو اہل قبور کو کھانا پیش کرے۔

☆ جو بات کسی سے کہو اس پر خود بھی عمل کرو۔

☆ حکمت و دانائی کی بات احمقوں سے نہ کر کہ وہ تیری بات کو جھوٹ سمجھیں عقلمندوں کے پاس فضول اور لا یعنی گفتگو نہ کر کہ وہ کہیں تجھ سے ناراض ہو جائے۔

☆ جس بات کو تو نہیں جانتا منہ سے نہ کہو اور جو جانتا ہے مستحق سے بتانے میں دریغ نہ کر۔

☆ بات کو سننے والے کی سمجھ کے مطابق کرنا چاہیے۔

☆ کہی ہوئی بات کو نہ دہرائیں۔

Marfat.com

☆ غصے میں سوچ سمجھ کر بات کرنا چاہیے۔

☆ دشمن سے پوشیدہ رکھنے والی بات دوست سے بھی پوشیدہ رکھو۔

خوش اخلاقی کے بیان میں:

☆ خوش کلامی اختیار کرو اور خندہ پیشانی سے پیش آؤ۔ تم لوگوں کی نظر میں اس شخص سے بھی زیادہ پسندیدہ ہو جاؤ گے جو ہر وقت ان کو انعام و کرام سے نوازتا رہتا ہے۔

☆ معاملات میں اپنے لیے شفقت کے رویے کو لازم کر لے اور حالات کی ناموافقت (خرابی) پر صبر کر، لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آ، کیونکہ حسن خلق کی بشاشت اور کشادگی نیک لوگوں کے نزدیک پسندیدہ ہے، جبکہ فاسق و فاجر اس سے دور بھاگتا ہے۔

☆ خوش کلام بنو، تب تم لوگوں کی نظر میں اس شخص سے بھی زیادہ محبوب ہو جاؤ گے، جو ہر وقت ان کو داد و دہش کرتا رہتا ہو۔

☆ نرم خوئی دانائی کی جڑ ہے، جو بوؤ گے وہی کاٹو گے۔

جوانی کے متعلق:

☆ جوانی میں ایسے کام کرو جو دین اور دنیا دونوں میں مفید ثابت ہوں۔

☆ عہد جوانی کو غنیمت سمجھو!

گلہ کے بارے میں:

☆ جس طرح آگ کا ایک ذرہ عالم کو تباہ کر دیتا ہے اسی طرح ایک گلہ انسان کی حالت تباہ کر دیتا ہے۔

بدگمانی سے بچو:

بدگمانی کو اپنے اوپر غالب مت کر، کہ تجھے دنیا میں کوئی ہمدرد نہ مل سکے۔

Marfat.com

نعمت کے بارے میں:

☆ جس نعمت میں کفران ہے اس کو بقا نہیں ہے اور جس نعمت میں شکر ہے اس کو زوال نہیں ہے۔

خلقت:

☆ ہر قسم اور ہر طبقہ کے لوگوں کو پہچانو اور ان کے ساتھ مناسب برتاؤ کرو۔ (معاون الجواہر)

☆ ہر شخص کے حق کو پہچانو۔ (معاون الجواہر)

☆ ہر شخص کی مناسبت سے اس کا کام اور اس کی خدمت کرو۔ (معاون)

☆ قوم وملت اور جماعت کے ساتھ میل جول رکھو۔

☆ جو اپنے لیے پسند نہ کرو اسے دوسرے کے لیے بھی پسند نہ کرو۔

☆ لوگوں کے سامنے انگڑائی نہ لو۔

☆ کسی کو لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ کرو۔

☆ بے خطا اور بے گناہ کو خطاوار اور گناہگار نہ ٹھہراؤ۔

☆ اصلاح پسند اور عقل مند لوگوں سے مشاورت کرو۔

☆ خردمند اور ہوشیار لوگوں سے میل جول رکھو۔

☆ احمقوں سے دُور رہو۔

☆ عام لوگوں کو اپنے سے گستاخ نہ ہونے دو۔

☆ لقمانؑ نے ایک شخص سے جو اسے دیکھ رہا تھا کہا اگر تم ایک موٹے ہونٹ والے شخص کو دیکھو گے تو اس کے ہونٹوں سے نرم اور باریک گفتگو سنو گے اگر تو سیاہ فام کو دیکھے تو اس سے سفید باتیں سنے گا۔

☆ کسی نے لقمانؑ سے پوچھا تم نے ادب کس سے سیکھا، اس نے کہا بے ادبوں سے، پوچھا کس طرح؟ کہا:

Marfat.com

جن کاموں سے بے ادب لوگوں کے سامنے ذلیل ہوتے ہیں میں ان سے دور رہا۔

☆ جو شخص اپنی ذات سے زیادہ دوسروں کا خیال رکھتا ہے اور ان کے ساتھ انصاف کا معاملہ کرتا ہے، اللہ اس کی عزت میں اضافہ کرتا ہے۔

☆ آدمی کو آدمی کے سامنے شرمندہ نہ کریں۔

☆ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ دنیا کی دولت تیرے لیے جمع ہو جائے تو تجھے لوگوں سے اپنی امیدیں ختم کر دینی چاہئیں۔ انبیاء وصدیقین امیدیں منقطع کر کے ہی اعلیٰ مقام تک پہنچے۔ دنیا کے لیے اپنے آپ تکلیف میں نہ ڈالیں۔

☆ مروت اور ادب کے اعتبار سے بہترین شخص وہ ہے، کہ جب اسے کوئی ضرورت پڑے تو وہ لوگوں سے دور رہے اور جب لوگوں کو اس کی ضرورت پڑے تو وہ ان کے قریب ہو۔

☆ آسائش خلق میں کوشش کر اور خلقؔ سے مت ڈر اور اپنی جان کو مصیبت ومشقت کا عادی بنا۔

☆ نیکی کر اور مخلوق کو طریقہ نیکی سکھا، بدی سے دُور رہ اور خلق کو بھی بدی سے دور رکھنے کی کوشش کر۔

☆ بدخلقی، بے صبری اور اکتاہٹ سے بچ کہ ان خصلتوں کے ساتھ تیرے ساتھ کوئی چلنے کو آمادہ نہ ہوگا اور لوگ تجھ سے پہلو تہی کریں گے۔

☆ طمع، بدخلقی اور لوگوں سے ضروریات پورا کرنے کی کثرت احمق ہونے کی علامتوں میں سے ہے۔

☆ عام لوگوں کو گستاخ نہ بنا۔

☆ جو لوگ تیری معذرت قبول کرنے کے لیے آمادہ نہیں تو ان کے پاس معذرت نہ کر اور جو تیری ضروریات کی تکمیل پسند نہیں کرتے ان سے معاونت طلب نہ

Marfat.com

کر۔

☆ سست آدمی سے دور رہ۔

☆ جو لوگوں کی تکالیف برداشت کرنے میں صبر و ثبات کا مظاہرہ کرے وہ ان کی سرداری حاصل کر لیتا ہے۔

☆ بدجنسوں سے وفا کی امید نہ رکھیں۔

☆ جو لوگ تجھے دھوکہ دیں ان سے مدد طلب نہ کر۔

☆ ہر ایک کی عزت کا نگہبان رہنا چاہیے۔

☆ انسان کی قدر پہچانو۔

☆ نیک لوگوں کو برے ناموں سے یاد نہیں کرنا چاہیے۔

☆ ہر ایک کا حق پہچانو۔

☆ لوگوں کے سامنے دانتوں کا خلال نہ کریں۔

☆ نادان اور احمق شخص سے دور رہو۔

☆ جو شخص خود کو نہیں پہچانتا تم اسے پہچانو۔

☆ جماعت کا ساتھ دینا چاہیے۔

☆ لوگوں کی باتوں میں دخل اندازی نہیں کرنی چاہیے۔

☆ ہر شخص کے ساتھ اس کے مرتبہ کے مطابق بات کرنی چاہیے۔

☆ دوسروں کے ساتھ ایسا سلوک مت کرو کہ خود کو ذلیل و خوار کر بیٹھو۔

☆ جس چیز کو آپ اپنے لیے پسند نہیں کرتے دوسرے کے لیے بھی پسند نہ کریں۔

☆ کسی کے متعلق خیر خواہی کے علاوہ کچھ نہیں سوچنا چاہیے۔

☆ دوسروں کی چیز پر دل نہ لگائیں۔

معرفت کے بارے میں:

☆ لقمانؒ نے کہا خلاصۂ معرفت اور روح حکمت یہ ہے کہ انسان زندگی کے ان

Marfat.com

معاملات کے متعلق زحمت اٹھاتا ہے جن کا انجام خالق کائنات کے ذمہ ہے اور وہ اعمال جن کا انجام دینا اس کے ذمے ہے، اس میں سستی اور تغافل سے کام نہیں لیتا۔

دُشمن کے بارے میں:

☆ رات میں آہستہ آہستہ باتیں کرو، تا کہ کوئی تمہارا دشمن تمہاری بات سن کر تمہیں نقصان نہ پہنچائے۔ (معادن الجواہر)

☆ دوست اور دشمن دونوں سے خندہ پیشانی کے ساتھ رہو۔

☆ مرد کامل تو وہی ہے جو دشمن کو دوست بنا سکے لیکن اگر بوجوہ خاص تیری دسترس سے باہر ہو تو بحالت مخاصمت فرط غضب سے حذر رکھ کہ تیرا غضب (غصہ) تیرے لیے دشمن سے زیادہ دشمن ہے۔

راز کے بارے میں:

☆ اپنا راز کسی سے نہ کہو (معادن الجواہر)۔

☆ دن میں چوکنے ہو کر بات کیا کرو۔

☆ اپنے راز کی خود حفاظت کرو۔

☆ رات کے وقت آہستگی اور نرمی ۲ بات کرنی چاہیے۔

دشمن تین ہیں:

(1) تیرا دشمن۔ (2) تیرے دوست کا دشمن (3) تیرے دشمن کا دوست

☆ اپنے دشمن سے بچ کر رہ اور اپنے دوست کے بارے میں احتیاط برت!

☆ گزری ہوئی لڑائی کو کبھی یاد نہ کریں۔

☆ جہاں تک ہو سکے لڑائی اور دشمنی کو مول نہ لیں۔

☆ اپنے لیے دوسروں کی دشمنی مول نہ لیں۔

☆ لڑائی اور فساد سے دور رہیں۔

Marfat.com

دوستی کے بارے میں:

☆ دوستوں کو مصیبت کے وقت آزماؤ۔

(معادن الجواہر)

☆ دوستوں کا امتحان فائدہ اور نقصان دونوں حالتوں میں کرو!

(معادن الجواہر)

☆ اپنے صحیح دوستوں کو دل سے دوست رکھو۔

☆ اے بیٹے! اگر کسی کو دوست بنانا چاہتا ہے تو دوست بنانے سے قبل اسے غصہ دلا اور اگر وہ غصہ میں اعتدال کا رویہ اختیار کرے تو پھر اسے دوست بنا ورنہ دوستی سے گریز کر۔

☆ یاروں وردوستوں کو عزیز رکھا جائے۔

☆ جاہل سے دوستی نہ کر وہ یہ سمجھنے لگے گا تجھے اس کی احمقانہ و جاہلانہ باتیں پسند ہیں اور دانا انسان کی ناراضگی کو معمولی نہ سمجھ کر کہیں وہ تجھ سے جدائی کا راستہ اختیار کر لے۔

☆ اپنے اور اپنے والد کے دوست کو محبوب رکھ۔

☆ دوست تین ہیں۔ ایک تیرا دوست۔ دوسرا دوست کا دوست۔ تیسرا دشمن کا دُشمن۔

☆ نیکوا کروں کا خادم بن جا لیکن شریروں کا دوست نہ بن۔

☆ مصیبت کے وقت اپنے دوست کو آزماؤ۔

☆ دانا اور زیرک دوست کا انتخاب بہترین انتخاب ہے۔

☆ نفع ونقصان میں دوست دوشمن کی آزمائش کرو۔

☆ برے آدمی کو رفیق نہ بنائیں۔

Marfat.com

اتفاق کے بیان میں:

☆ لوہے کا ایک کلہاڑا لکڑی کے جنگل سے ایک چھلکا نہیں اتار سکتا جب تک اس کے ساتھ لکڑی کا دستہ شامل نہ ہو۔

مومن کی خصوصیات:

☆ مومن باتیں کم کرتا ہے اور عمل زیادہ، جبکہ منافق کا معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔

عورتوں کے بارے میں:

☆ نافہم عورتوں پر بھروسہ نہ کرو!

(معادن الجواہر)

☆ عورتوں اور بچوں سے راز نہ کہو اور کسی چیز میں طمع اور لالچ نہ کرو!

(معاون الجواہر)

☆ بری اور شریر عورتوں سے خدا تعالیٰ کی پناہ میں رہ اور نیک عورتوں سے بھی پرہیز کرو، ان کی طرف میلان کا نتیجہ شر ہی شر ہے۔

بچوں کی تربیت کے بارے میں:

☆ اپنے بچوں کی تیر اندازی اور سواری کی مشق کراؤ!

(معاون الجواہر)

☆ اپنی اولاد کو علم وادب سکھاؤ!

(معاون الجواہر)

☆ استاد کو بہترین باپ سمجھو۔

☆ اگر تو بچپن میں ادب سیکھے گا تو بڑے ہو کر تجھے اس کا فائدہ ہوگا۔

☆ بیٹے کو علم وادب سکھانا ضروری ہے۔

☆ اپنی اولاد کی خواہش پر ہرگز نہ چلیں۔

Marfat.com

صابر کے بارے میں:

☆ دریافت کیا گیا سب سے زیادہ صابر کون ہو سکتا ہے؟

فرمایا:

جس صبر کے پیچھے ایذا نہ ہو۔

علم اور اہل علم کے بارے میں:

☆ جو نہ جانتے ہو اس میں رہبری کی کوشش نہ کرو!

☆ اہل علم کی مجلس کو اپنے لیے لازم کر لے اور تو ان کے ساتھ وابستہ ہو جا، تو ان سے بحث و مباحثہ نہ کر، وگرنہ وہ تجھے علم کے حصول سے محروم رکھیں گے۔ مجلس علمی ختم ہونے پر سوال کر اور سوال میں نرمی اختیار کر، تو اہل علم کو پریشان نہ کر کہ کہیں وہ تجھے (علم سے محروم کر کے) رنجیدہ نہ بنا دیں۔

☆ کسی نے لقمانؑ سے دریافت کیا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے؟
جواب دیا جو دوسروں کے علم کے ذریعے اپنے علم میں اضافہ کرتا ہے۔

☆ لکھے پڑھے بغیر استادی نہ دکھائیں۔

کمینے آدمی کے بارے میں:

☆ کمینے آدمی سے کسی چیز کا مطالبہ نہ کر کیوں کہ اگر اس نے تیرے مطالبہ کو رد کر دیا تو یہ تیرے لیے عیب ہوگا اور اگر اس نے ضرورت پوری کی تو وہ تجھ پر احسان جتائے گا۔

سوچ بچار کے بارے میں:

☆ اپنے کاموں کو سوچ سمجھ کر کرو!

(معاون الجواہر)

Marfat.com

غنی کے بارے میں:

☆ کسی نے سوال کیا کہ سب سے بہتر آدمی کون ہو سکتا ہے؟ فرمایا، غنی۔ سائل نے وضاحت طلب کی کہ آیا غنی سے مال دار آدمی مراد ہے؟

جواب دیا: نہیں......

بلکہ غنی وہ ہے جو اپنے اندر خیر کو تلاش کرے تو موجود پائے ورنہ خود کو دوسروں سے بے نیاز کرلے (یعنی الگ ہو جائے)

آدابِ سفر میں:

☆ سفر میں اپنی سواری پر اعتماد نہ کر، جب منزل قریب آ جائے تو اپنی سواری سے اتر جا شب کے آغاز میں سفر نہ کر، سفر میں اپنے ساتھ اپنی تلوار، جوتی، عمامہ، کپڑے، پانی، سوئی، دھاگہ اور چھینی وغیرہ رکھ اپنے ہمسفر کا ہمدم اور ساتھی بن جا سوائے اس صورت کے کہ جب وہ کوئی گناہ کا کام کرے۔

☆ ننگے خچر پر سواری کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

معاشیات کے بارے میں:

☆ بچت کی عادت ڈالو!

☆ خرچ میں آمدنی کا لحاظ رکھو!

☆ اپنے مال کو چھپاؤ اور اسے دشمن کے سامنے نہ لاؤ!

☆ لقمانؑ نے اپنے بیٹے سے کہا: اے میرے بیٹے! میں نے لوہا اور پتھر سب اٹھائے ہیں، لیکن قرض سے زیادہ بوجھل کوئی چیز نہیں اٹھائی، میں نے پاکیزہ چیزیں کھائیں ہیں اور اچھے حالات بھی دیکھے ہیں لیکن عافیت (آزمائش سے دوری) سے زیادہ لذیذ چیز نہیں پائی اور لوگوں کی طرف اپنی ضرورتیں لے جانے سے زیادہ تلخ کسی چیز کو نہیں پایا۔

☆ میانہ روی اختیار کر، فضول خرچ نہ بن، نہ ہی مال کو روک کر (جمع کر کے) کنجوس

Marfat.com

بن اور نہ ہی اتنا دے کہ فضول خرچی حد تک پہنچ جائے۔

☆ کسی کے مال پر طمع نہ کریں مال مل جائے تو اس کو رد نہ کریں اور اگر میسر آ جائے تو اسے جمع نہ کریں۔

☆ اپنا نفع کبھی نہیں دیکھنا چاہیے۔

اصول، رسائی در بادشاہ:

☆ جب بادشاہ کے سامنے کوئی ضرورت پیش کرنے کا موقع آئے تو اس ضرورت کے پوری کروانے پر اصرار نہ کر نیز اس کے سامنے اپنی غرض اور حاجت اس وقت بیان کر جب وہ خوش ہو۔

رزق کے متعلق:

☆ دنیا کے تھوڑے مال پر راضی رہ، رزق مقدر پر قناعت کر اور دوسروں کی روزی پر آنکھ مت رکھ اس طرح تو رنج نفس سے سلامت رہے گا۔

اخلاق و معاشرت کے میں:

☆ جب گھر میں داخل ہو تو آنکھ اور زبان پر قابو رکھو!

☆ آستین سے رینٹ (ناک) صاف نہیں کرنی چاہیے۔

☆ مہمان کی حیثیت کے مطابق اس کی ضرور خدمت کرو۔

☆ گھٹنوں پر سر نہیں رکھنا چاہیے۔

☆ گزری ہوئی کشیدگی کو تازگی نہ بخشو۔

☆ زمین کی طرف نگاہ رکھیں دائیں بائیں نہ دیکھیں۔

☆ ہر شخص اپنے معاملات کو بہتر جانتا ہے۔

☆ مست اور دیوانہ سے بات نہ کریں۔

☆ سوراخ میں انگلی نہ ڈالیں۔

☆ بے کاروں اور لچے لفنگوں کے ساتھ مکانوں کے ساتھ نہ بیٹھیں۔

Marfat.com

☆ تھوک اور رینٹ (ناک) اونچی آواز سے مت پھینکیں۔
☆ نفع ونقصان کی خاطر اپنی آبرو برباد نہ کریں۔
☆ جمائی لیتے وقت منہ پر ہاتھ رکھیں۔
☆ بے ہودہ گو اور متکبر نہ بنیں۔
☆ عاجز بنو۔
☆ آنکھوں اور ابروؤں سے اشارے نہ کریں۔
☆ خود کو عورتوں کی طرح آراستہ نہ کریں۔
☆ سورج نکلنے کے وقت سونا نہیں چاہیے۔
☆ اپنی طاقت کو نہ آزماتے پھرو!

صفائی کے بارے میں:

☆ اپنے کپڑوں کو پاک وپاکیزہ رکھو!
☆ جسم اور لباس کو پاک رکھا جائے۔

صحت:

☆ سب سے بڑی دولت صحت ہے اور سب سے بڑی نعمت خوش دلی ہے۔

اعتدال پسندی کے بارے میں:

☆ ہر کام میں میانہ روی اختیار کرو۔
☆ کم کھانے، کم سونے اور کم بولنے کی عادت ڈالو!

رشتہ داری کے بارے میں:

☆ عزیزوں سے عزیزداری کے برتاؤ میں پس وپیش نہ کرو
☆ ماں باپ کے وجود کو غنیمت اور نعمت جانو۔
☆ رشتہ داروں سے رشتہ داری برقرار رکھیں۔

Marfat.com

مشورہ کے بیان میں:

☆ مشورہ صرف علماء حق سے ہی لینا چاہیے۔

حاکمیت کے بارے میں:

☆ اگر حاکموں سے سخت بات سنی تو ماتحتوں پر سخت لہجہ نہ اختیار کر۔

کھانے کے بارے میں:

☆ اگر معدہ کھانے سے بھر جائے تو دماغ سو جاتا ہے، بے زبان جسمانی اعضاء خدا کی عبادت وریاضت سے قاصر ہو جاتے ہیں۔

☆ تیرے دستر خوان پر ہمیشہ نیکوکاروں کا اجتماع ہے تو بہتر ہے۔

☆ اپنی غذا اور دوسروں کے دستر خوان پر نہ کھائیں۔

☆ لوگوں کے سامنے کھانے سے پرہیز کریں۔

کام کے بارے میں:

☆ نہ کیے ہوئے کام کو کیا ہوا نہ سمجھیں!

☆ آج کا کام کل پر نہ ڈالو!

☆ اگر کوئی کام کسی کے سپرد کرنا ضروری ہو تو دانا کے سپرد کر، اگر دانا میسر نہ ہو تو خود کر، ورنہ ترک کر دے۔

☆ جو بوئے گا وہی کاٹے گا۔

☆ سب کاموں میں میانہ روی اختیار کرنا چاہیے۔

☆ کام کو عقل اور تدبیر سے انجام دیں۔

☆ بے سوچے سمجھے کام شروع نہ کریں۔

☆ کام میں عجلت نہ کریں۔

Marfat.com

آداب مجلس کے بیان میں:

☆ جب کسی مجلس میں داخل ہو تو اول سلام کرو پھر ایک جانب بیٹھ جاؤ اور جب تک اہل مجلس کی گفتگو نہ سن لو خود گفتگو شروع نہ کرو۔ پس، اگر وہ خدا کے ذکر میں مشغول ہوں تو تم بھی اس میں اپنا حصے لے لو اور اگر وہ فضولیات میں مشغول ہوں تو وہاں سے علیحدہ ہو جاؤ اور دوسری کسی عمدہ مجلس کو حاصل کرو!

☆ مجلس میں ہمارا فعل ایسا ہونا چاہیے جس سے حاضرین کی عزت کے اثار نمودار ہوں۔

تقویٰ کے بارے میں:

☆ اللہ سے تقویٰ اختیار کرو اس میں ریا کاری کا پہلو نہ ہو کہ اس وجہ لوگ تیری عزت کریں اور دل حقیقتاً گناہ گار ہو اور تقویٰ سے خالی ہو۔

☆ اللہ تعالیٰ سے ڈر اور ریا کاری سے خدا کے ڈر کا مظاہرہ نہ کر، کہ لوگ اس سے وجہ تیری عزت کریں اور تیرا دل حقیقتاً گناہ گار ہو۔

حسن کے بیان ی:

☆ حسینوں کے ناز بھی کیا ناز ہیں۔ آنکھوں سے راندے ہوئے کو آنکھوں میں تلاش کرتے ہیں۔

احسان کے بارے میں:

☆ جب تم کسی شخص پر کوئی احسان کرو تو اسے بھول جاؤ۔

عیب کا صحیح مطلب

☆ خود اپنا عیب نہ دیکھنا زیادہ نقصان دہ (عیب) ہے۔

بیماری کا ازالہ:

☆ بیماری سے پہلے طبیب سے مشورہ کر۔

Marfat.com

جوتا یا جراب کے پہننے کا صحیح طریقہ

☆ جوتا یا جراب پہننے کا عمل دائیں پاؤں سے شروع کیا جائے اور جب اتاریں تو بائیں پاؤں سے شروع کریں۔

زندگی کیسے گزاریں:

☆ زندگی خدا کے ساتھ صدق واخلاص سے، نفس کے ساتھ جبر سے، عوام کے ساتھ انصاف سے، بڑوں کے ساتھ خدمت سے، چھوٹوں کے ساتھ شفقت سے، درویشوں کے ساتھ سخاوت سے، دوستوں کے ساتھ نصیحت سے، دشمنوں کے ساتھ حلم سے، جاہلوں کے ساتھ خاموشی سے اور عالموں کے ساتھ تواضع سے گزاریں۔

☆ فیاضی کو عادت کے طور پر اپنانا چاہیے۔

جہالت اور جہلا کے بارے میں:

☆ جاہلوں کی صحبت سے پرہیز رکھ، ایسا نہ ہو کہ تجھے اپنے جیسا بنالیں۔

☆ جاہل سے دوستی نہ کر کہ وہ یہ سمجھنے لگیں کہ تجھ کو اس کی جاہلانہ باتیں پسند ہیں

دانا اور دانائی کے بارے میں:

☆ دانا آدمی اپنی دانائی وحکمت کی وجہ سے ہدایت سے بے نیاز ہوتا ہے۔

☆ کھانے سے بھوکا اور حکمت سے سیر رہ۔

☆ حکمت ودانائی مفلس کو بادشاہ بنا دیتی ہے۔

☆ دانا کے غصے کو بے پرواہی میں نہ ٹال کہ کہیں وہ تجھ سے جدائی نہ اختیار کر لے۔

☆ داناؤں کی زبان میں خدا کی طاقت ہے، ان میں سے کوئی کچھ نہیں بولتا، مگر یہ کہ اس بات کو اللہ اسی طرح کرنا چاہتا ہے۔

☆ حکمت ودانائی ایسی چیز ہے جس نے مسکین کو تختِ شاہی پر لا بٹھایا۔

☆ عقلمند کی بات کو اللہ کی تائید حاصل ہوتی ہے۔ اللہ اگر کوئی کام کرنا چاہتا ہے۔ تو

Marfat.com

دانا آدمی بولتا ہے۔

☆ نرم خوئی دانائی کی جڑ ہے۔

☆ مشورہ ہمیشہ مصلح اور دانا شخص سے کرنا چاہیے۔

☆ انسان اگر نبی معصوم اور پیغمبر نہیں بھی ہو مگر حکمت و دانائی سے مشرف ہو تب بھی خدا کے نزدیک اس کا مرتبہ عظیم الشان ہے۔

گناہ کا تذکرہ:

☆ لقمانؒ نے کہا، مدتوں گناہ کی زندگی گزارنے سے زندہ نہ رہنا بہتر ہے۔

☆ تین لوگ ایسے ہیں جن کو عامتہ الناس کسی گناہ کے مرتکب نہ ہونے کے باوجود پسند نہیں کرتے اور وہ ہیں لالچی، متکبر اور بہت زیادہ کھانے والا۔

برائی کے بیان میں:

☆ اے بیٹے جو کہتا ہے وہ جھوٹ بولتا ہے کہ برائی برائی کو ختم کرتی ہے، اگر وہ اپنے اس قول میں سچا ہے تو وہ دو مقامات پر آگ جلا کر دیکھے کہ آیا! ایک جگہ کی دوسری جگہ ۲ آگ کو بجھانے میں کس قدر مدد کرتی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ خیر اور بھلائی ہی برائی کو ختم کر سکتی ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح پانی سے آگ بجھ جاتی ہے۔

☆ ہمیشہ شر سے دور رہو شر تم سے دور رہے گا اس لیے کہ شر سے ہی شر پیدا ہوتا ہے۔

☆ بدترین انسان وہ ہے جو اس کی پرواہ نہ کرے کہ لوگ اس کو برائی کرتا دیکھ کر برا سمجھیں گے۔

☆ مُردوں کو کبھی برائی سے یاد نہ کریں۔

نیکی کے بیان میں:

☆ لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے وقت اپنے آپ کو نہ بھلا دینا۔ اگر تو نے ایسا کیا تو تیری مثال اس چراغ کی سی ہو گی جو لوگوں کو تو روشنی فراہم کرتا اور خود جلتا ہے۔

Marfat.com

چھوٹے کاموں کو حقیر نہ سمجھ کیوں کہ چھوٹے (نیک) کام ہی بڑے (نیک) کام کرنے کا باعث بنتے ہیں۔

☆ نیکی اس سے کر جو نیکی کا اہل ہو اور تو ایسے شخص سے نیکی نہ کر جو اس کا اہل نہیں وگر نہ تو دنیا میں نقصان اٹھائے گا اور آخرت میں ثواب سے محروم رہے گا۔

☆ اچھے کاموں میں پوری سعی کرو۔

☆ دوسروں کے ساتھ کی ہوئی نیکی کو بھول جانا چاہیے۔

☆ (یعنی نیکی کر دریا میں ڈال)

☆ تو رحم کر، تجھ پر رحم کیا جائے گا۔

☆ جو بھلائی کرے گا وہ بھلائی پائے گا۔

حاجت مند کے بارے میں:

☆ کسی حاجت مند کو ناامید نہ کرو!

نصیحت کے متعلق:

جو نصیحت دوسروں کو کی جائے پہلے اس پر خود عمل کرنا چاہیے۔

بزرگوں کے بارے میں:

☆ بزرگوں سے بہت زیادہ بات نہ کرو (لمبی بات نہ کرو)

☆ اپنے سے بڑوں کے ساتھ مزاح اور خوش طبعی نہ کرو!

☆ بزرگوں کے آگے آگے مت چلو!

☆ اپنے سے بڑے کے ساتھ مذاق نہ کریں۔

حاسد کی تین علامتیں:

☆ حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: حاسد کی تین علامتیں ہیں:

1۔ پیٹھ پیچھے لوگوں کی غیبت کرتا ہے۔

2۔ ان کے سامنے چاپلوسی کرتا ہے (یعنی خوشامد کرتا ہے)۔

Marfat.com

3۔ دوسروں کی مصیبت پر خوش ہوتا ہے۔

دل، گلا اور زبان کی حفاظت:

☆ حکیم لقمانؒ نے فرمایا:

1۔ اگر نماز پڑھا کرو تو دل سے پڑھا کرو!

2۔ اگر کھاؤ تو گلے کا خیال رکھو!

3۔ اگر کسی دوسرے کے گھر ہو تو آنکھ کی حفاظت کرو!

4۔ اگر ایسے بندے کی بات کرو جو موجود نہیں تو زبان پر کنٹرول رکھو!

غصہ و غضب کے بیان میں:

☆ غیض و غضب سے بچو اس لئے کہ شدت غضب دانا کے قلب کو مردہ بنا دیتا ہے۔

کوشش کے بارے میں:

☆ اس دُنیا میں ایسے کوشش کرو جیسے یہیں ہمیشہ رہنا ہے اور آخرت کے لیے ایسے کوشش کرو جیسے کل مر جانا ہے۔

☆ کارِ خیر کے لیے کوشش کرنا چاہیے۔

عقل کی تعلیم:

☆ میں نے عقل بے وقوفوں سے سیکھی، جن کاموں سے وہ گھاٹا اٹھاتے ہیں میں ان سے پرہیز کرتا ہوں۔

☆ عاقل کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے اہل خانہ میں لڑکے کی طرح ہو لیکن جب قوم میں ہو تو پھر مرد کی طرح ہو۔

☆ عقل ادب کے ساتھ ایسی ہے جیسا کہ درخت ثمر دار اور عقل بے ادب کے ساتھ ایسی ہے جیسا کہ درخت بے ثمر۔

عقل مند کے لیے مشکل وقت:

☆ عقل مند کے لیے وقت سخت مشکل ہوتا ہے جب کسی بات کا اظہار و اخفا میں

Marfat.com

خرابی پیدا ہونے کا خوف ہو۔

محتاجی کے بیان میں:

☆ کسب نہ کرنا محتاجی لاتا ہے اور محتاجی دین کو تنگ عقل کو ضعیف بناتی ہے اور مروت کو زائل کرتی ہے۔

☆ حاجت مند کو نا امید نہیں کرنا چاہیے۔

عہد شکنی و جھوٹ کے متعلق:

☆ عہد شکنوں اور جھوٹوں پر کبھی اعتماد نہ کرو!

خوشامد سے بچو:

☆ اگر لوگ تجھے اس صفت کے ساتھ موصوف بتائیں جو کہ تیری ذات میں نہ ہو تو ان کی تعریف سے مغرور مت ہو جانا، کیوں کہ جاہلوں کے کہنے سے ٹھیکری سونا نہیں بن جاتی۔

امانت کے بارے میں:

☆ اللہ جب کسی کو امانت دار بنائے تو امین کا فرض ہے کہ اس امانت کی حفاظت کرے۔

☆ امانت دار بن جا، غنی ہو جائے گا۔

☆ امانت کی حفاظت کر!

مہمان داری:

☆ مہمان کی ہمیشہ مناسب خدمت کرنا چاہیے۔

☆ مہمان کی سامنے کسی پر خفا نہیں ہونا چاہیے۔

☆ مہمان کو کام پر نہیں لگانا چاہیے۔

Marfat.com

جھوٹ کے بارے میں:

☆ جھوٹ سے اجتناب کر کہ اس سے دین میں فساد پیدا ہوتا ہے۔ اور لوگوں کے نزدیک تیرا ادب و لحاظ کم ہو جاتا ہے، علاوہ ازیں جھوٹ تیری حیا، عزت و شرافت اور سچائی کی چمک کو ختم کرتا ہے اور تجھے ذلیل کر دیتا ہے۔ لہٰذا جب تو لوگوں سے بات کرتا ہے تو نہ اسے وہ سنتے ہیں اور نہ ہی اسے سچ سمجھتے ہیں۔ بیٹے! ایسی زندگی کا کوئی مزہ نہیں۔

سچ کے بیان میں:

☆ حضرت لقمانؒ ایک دن اپنے شاگردوں اور دوستوں کو حکمت اور دانائی کا درس دے رہے تھے۔ سب لوگ ان کے درس کو بہت غور سے سن رہے تھے کہ ایک شخص کا اس طرف سے گزر ہوا۔ ان کی آواز اُس کے کان میں پڑیں تو اُس نے چونک کر اِن کی جانب دیکھا، اس لئے کہ آواز جانی پہچانی تھی۔ وہ کافی دیر تک کھڑا ان کے چہرے کو غور سے دیکھتا رہا۔

آخر جب وہ درس سے فارغ ہوئے تو وہ آگے بڑھا اور بولا:

''میں فلاں مقام پر کسی زمانے میں بکریاں چرایا کرتا تھا، بکریاں چرانے والا میرا ایک ساتھی تھا اس شخص کی صورت اور آواز بالکل آپ جیسی تھی۔''

حضرت لقمانؒ بولے:

''ہاں مجھے یاد ہے میں وہی ہوں۔''

اس شخص نے حیران ہو کر پوچھا:

''آپ کو یہ مرتبہ کس طرح حاصل ہوا؟؟''

جواب میں حضرت لقمانؒ بولے:

''صرف دو باتوں سے ایک سچ بولنا دوسرا بغیر ضرورت کے بات نہ کرنا۔''

Marfat.com

حکمت

حکیم لقمان سے کسی نے پوچھا:

''حکمت کس سے سیکھی؟''

فرمایا:

''اندھوں سے!!......

وہ پہلے زمین کو اچھی طرح ٹٹول لیتے ہیں تب آگے بڑھتے ہیں۔''

Marfat.com

حکمت کیا ہے؟

حکمت عقل و فہم کو کہتے ہیں اور بعض نے کہا کہ حکمت معرفت اور اصابت فی الامور کا نام ہے۔ اور بعض کے نزدیک حکمت ایک ایسی شے ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کے دل میں یہ رکھ دیتا ہے اس کا دل روشن ہو جاتا ہے وغیرہ وغیرہ مختلف اقوال ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت لقمان کو نیند کی حالت میں اچانک حکمت عطا فرما دی تھی۔ بہر حال نبوت کی طرح حکمت بھی ایک وہبی چیز ہے، کوئی شخص اپنی جدو جہد اور کسب سے حکمت حاصل نہیں کر سکتا۔ اس طرح کہ بغیر خدا کے عطا کئے کوئی شخص اپنی کوششوں سے نبوت نہیں پا سکتا۔ یہ اور بات ہے کہ نبوت کا درجہ حکمت کے مرتبے سے بہت اعلیٰ اور بلند تر ہے۔ (تفسیر روح البیان: ج ۷، ص ۷۴، ۷۵)

Marfat.com

باب: پنجم

حکایاتِ لقمانؒ

حکایت 1

کسی گاؤں میں رہتا تھا ایک کسان بہت عقلمند اور شریں زباں
وہ بے فکر اور فارغ البال تھا خدا کی عنایت سے خوشحال تھا
کیا کرتا محبت سدا بے حساب دیا کرتا اس کو خدا بے حساب
سنا ہے کہ جس وقت مرنے لگا دم سرد اور آہ بھرنے لگا
بلا کر یہ بیٹوں سے اپنے کہا مرے پاس ہے مال بے انتہا
وہ گاڑا ہوا کھیت میں ہے مگر زمیں کے ہے نیچے کوئی ہاتھ بھر
یہ کہہ کر کہا اب لو مرتا ہوں سپرد خدا تم کو کرتا ہوں میں
وہ سب غم سے تھے اس قدر نیم جاں نہ پوچھا کسی نے ہے موقع کہاں
مگر جب وہ پھولوں سے فارغ ہوئے کدالیں سنبھالیں لیے پھاوڑے
مہینوں میں کھودا انہوں نے وہ کھیت بنا ڈالا مٹی کو باریک ریت
کہاں تھا خزانہ، مگر فصل پر ہوئی پیداوار ان کے ہاں اس قدر
کہ بڑھتا گیا دم بدم ان کا مال کھلا باپ کی تب وصیت کا حال

درسِ حیات:

کرو محنت اس میں ہے بہتری دفینہ یہی، کیمیا ہے یہی
یہی تو ہے پارس یہی دست غیب نہ اس میں برائی کوئی اور نہ عیب

Marfat.com

حکایت 1-

محنت میں عظمت ہے

کہتے ہیں کہ کسی گاؤں میں ایک کسان رہتا تھا جو کہ بہت عقل منداور خوش بیان تھا اس کو کوئی غم نہ تھا اور ظاہر تکلیف سے آزاد تھا۔ خدا کی عنایات سے بہت خوش حال اور صاحب ثروت تھا۔ خدا نے اس کو بے حساب رزق دے رکھا تھا، تمام عمر شکر کے ساتھ گزاری بالآخر جاں بلب ہوا اور آہ بھرنے لگا اس نے اپنے بیٹوں کو بلایا اور اُن سے کہا کہ میرے پاس بے شمار مال و دولت ہے مگر اس دولت کو میں نے کھیت میں دبایا ہوا ہے اور زمین کے نیچے ایک ہاتھ کے فاصلے پر جا دفن کیا ہوا ہے۔

ابھی یہ کہا ہی تھا تو اس کا وقت نزع آ گیا اور جان خداوند کریم کے حوالے کی اور روح پرواز کر گئی۔ تمام بیٹے متجسس اور نالاں ہوئے کہ ہم کو دولت کی جگہ کا تعین بھی نہیں کر گئے اب ہم کہاں سے تلاش کریں بعد میں بیٹوں نے اپنے باپ کے کفن دفن کا اہتمام کیا، تدفین کے بعد پھول چڑھائے بعد ازاں کدالیں سنبھالیں اور کھیت کی طرف روانہ ہو گئے تا کہ دولت تلاش کریں، کئی ماہ تک کھدائی کرتے رہے مگر سوائے مٹی اور ریت کے کچھ بھی حاصل نہ ہوا وہاں کچھ خزانہ ہاتھ نہ لگا، مگر وہاں فصل بسیار پیدا ہوئی اور روز بروز ان کو اس فصل سے وافر مقدار میں دولت ملی پھر ان پر اپنے باپ کی وصیت کا راز افشا ہوا کہ دراصل باپ کا اشارہ اسی فصل کی طرف تھا کہ محنت سے اس فصل کے خزانے حاصل ہوں گے۔

درسِ حیات:

محنت کرو یہی انسان کا دفینہ ہے اور کیمیائے حاصل بھی ہے یہی عمل انسان کو کندن بناتا ہے اس میں کوئی عیب نہیں ہے اور نہ اس میں کوئی برائی ہے، بلکہ محنت میں عظمت ہے۔

Marfat.com

حکایت2:

شکاری نے کندھے پہ رکھی کماں ہوا صبح دم سوئے صحرا رواں
سہانا تھا جنگل ہرا مرغزار درختوں پہ خوب آرہی تھی بہار
نظر پڑ گیا اس کے ہر بل جو ایک رکھا تیر زہ میں دیئے گھٹنے ٹیک
چلانے ہی کو تھا وہ تیر قضا کہ اک سانپ نے پاؤں میں ڈس لیا
پڑا منہ کے بل مرد جب خاک پر لگا کہنے دل میں کہ انصاف کر
کہ بیٹھا تھا تو گھات میں اور کی قضا کے شکاری نے جان تیری لی

درسِ حیات:

کنواں کھودے گا جو کسی لیے گرے گا خود اس میں یقین جان لے

حکایت2۔

ایسے کو تیسا

ایک شکاری نے اپنے کندھے پر کمان رکھی ہوئی تھی اور صبح سویرے صحرا کی طرف چلنے لگا۔ وہاں ایک جنگل دیکھا جو بہت خوبصورت اور پرندوں سے معمور تھا، درختوں پر بہار کا ڈیرہ تھا اور خوبصورتی متلاطم تھی، نیرنگیاں چھائی ہوئی تھیں اس کی نظر ایک جانور پر پڑی جو کہ "ہرِیل" تھا شکاری نے اپنا تیر اس کی طرف کسا اور ابھی چلانے ہی لگا تھا کہ ایک سانپ نے پاؤں میں ڈس دیا اس حالت میں وہ زمین پر گر پڑا اور کہنے لگا کہ اے خداوندِ عالم انصاف کر۔

Marfat.com

غیب سے آواز آئی: ''کہ تو کسی اور کی جان لینے کی غرض سے چھپا بیٹھا تھا کہ قسمت نے تیری جان لے لی۔''

درسِ حیات

جو دوسروں کے لئے کنواں کھودے گا، وہ یقیناً خود اس میں گرتا ہے۔

جیسی کرنی ویسی بھرنی نہ مانے تو کر کے دیکھ
جنت بھی ہے دوزخ بھی نہ مانے تو مر کے دیکھ

☆☆

Marfat.com

حکایت 3:

بنولے کسی کھیت میں ایک کسان لگا بونے جب توڑ کر خوب جان
پرندوں سے تب یہ چڑے نے کہا ذرا دیکھو تو کیا ہے یہ کر رہا
یہ بوتا ہے کیا، ہے تمہیں کچھ خبر کچھ آتا ہے آگے بھی اندر ہو نظر
کپاس اس سے ہوگی اس کات کے بنائے گا جال اک تمہارے لیے
بچھائے گا وہ جال اسی کھیت میں اڑیں گے پر و بال اسی کھیت میں
کیے جاؤ گے ذبح تم احمقو! بھرو گے اسی شخص کے پیٹ کو؟
سنا جبکہ یہ سب کو آئی ہنسی پرندوں نے اس کی اڑائی ہنسی
کہا تیسرے دن پھر اے غافلو ابھی وقت ہے عقل سے کام لو
ابھی نرم ہیں اس کے بیخ اور ساق اکھیڑو انہیں کر کے سب اتفاق
کسی نے نہ اس کی سنا بات کو نہ سمجھے کچھ آئندہ آفات کو
نمودار ڈوڈے ہوئے جب کئی کہا اس نے پھر وقت ہے اب یہی
کرو چونچ سے ان کو مل کر خراب مگر پھر ملا اس کو سوکھا جواب
ہوئی روئی پیدا بنے جال جب پرندے پھنسے جال میں آگے سب
کہا تب چڑے نے مبارک تمہیں رہے کھیت جاتا ہوں میں شہر میں
سکونت کروں گا وہیں اختیار کروں گا وہیں اپنا سب کاروبار
میں ایسی جماعت میں رہتا نہیں جنہیں عقل سے خود تو بہرہ نہیں
جو دے سیکھ کوئی انہیں دوسرا نہیں مانتے اس کا ہرگز کہنا

Marfat.com

نصیحت:

محبت اگر ہے تمہیں قوم کی ، نہ تقلید کرنا چڑے کی کبھی
جو سچ پوچھتے ہو وہ نا مرد تھا جو اس طرح جلدی سے گھبرا گیا
وگرنہ فدائی جو ہیں قوم کے وہ یوں پیٹھ دے کر نہیں بھاگتے
وہ رہتے ہیں ثابت قدم آن سے دریغ ان کو ہوتا نہیں جان سے
نہیں مصلح قوم کو یہ روا کہ دے قوم کو چھوڑ ہو کر خفا
طبیعت کو رکھ اس قدر مستقل کہ نا کامیوں سے نہ گھبرائے دل
کسی کی نہ سن کام رکھ کام سے برا مان گالی نہ دشنام سے
مخالف کے کہنے کی پرواہ نہ کر نہ رکھ فائدہ اپنا پیش نظر
یہ ہیں وصف مصلح میں لازم تمام نہ ہوں جس میں سمجھ کہ ہے مرد خام

حکایت 3-

بہترین دوست وہ ہے جو برے وقت میں کام آئے

ایک کسان کسی کھیت میں بنولے (کپاس) کاشت کرنے لگا اور اس میں وہ بہت محنت کر رہا تھا ایک چڑے نے کسان کو دیکھ کر پرندوں سے اس وقت کہا کہ یہ صورت حال کیا ہے کہ یہ کسان کیا کر رہا ہے یہ کیا بو رہا ہے؟ کیا اس بات کی تم کو خبر ہے؟ اس کے پیش خیمہ کے بارے کچھ خبر ہے؟ چڑے نے کہا: کہ اس سے کپاس کی پیداوار ہوگی اور اس کپاس کی روئی کو کات کر تمہارے لئے جال بنایا جائے گا اور اسی کھیت میں جال بچھا کر

Marfat.com

تمہارے لئے وبالِ جان تیا کیا جائے گا تم کو شکاری پکڑ کر ذبح کریں گے اور پھر تم احمق اس شکاری کے پیٹ کی خوراک بنو گے۔

جب پرندوں نے چڑے کی یہ بات سنی تو ہنسنے لگے اور اس کا مذاق اڑانے لگے تیسرے دن پھر چڑے نے دوبارہ وہ بات دوہرائی اور کہا اب بھی وقت ہے اے غافلو! ابھی اس بنولے کی بنیاد پختہ نہیں ہوئی اور اب بھی وقت ہے کہ اس کو اکھاڑ دو کسی نے بھی اُس کی بات پر دھیان نہ دیا اور کسی نے بھی آئندہ متوقع اس آفت کے بارے میں نہ سوچا۔

کچھ دنوں بعد ڈوڈے ظاہر ہونے لگے، پھر چڑے نے پرندوں سے اس بات کا اعادہ کیا اور کہا کہ غافلو! چونچ سے ان کو ملا کر خراب کر دو اس دفعہ پھر چڑے کو وہی دوٹوک جواب ملا۔

بالآخر کپاس بن گئی اور روئی کی پیداوار ہوئی۔ جال بنے گئے اور لگائے گئے پرندے تمام اس میں پھنسے چڑے نے اس وقت کہا: تمہیں یہ کھیت مبارک ہو میں تو شہر کو جاتا ہوں وہیں رہائش رکھوں گا وہیں اپنی زندگی کے دن گزاروں گا میں ایسی جماعت میں رہنا نہیں چاہتا، جن کو عقل نہیں اور کسی کی پند و موعظت سے واسطہ نہیں اور اگر کوئی بھلائی کی بات کرے تو اس کو ٹھکراتے ہیں۔

نصیحت:

اگر تمہیں قوم سے محبت کا دعویٰ ہے تو چڑے کی تقلید مت کرنا، اگر سچ پوچھو تو وہ نامرد تھا جو اس قدر جلدی سے گھبرا گیا ورنہ قوم کے فدائی ایسے پیٹھ دکھا کر تو نہیں بھاگتے وہ تو ثابت قدم رہتے ہیں اور ان کو جان کا ذرا بھر بھی خوف نہیں ہوتا، مصلح قوم کو یہ ہرگز روا نہیں ہونا چاہیے کہ وہ قوم کو چھوڑ کر علیحدگی پسند کرنے والا ہو اور خفا ہو جانے والا ہو، طبیعت کو مستقل مزاج ہونا چاہیے کہ ناکامیوں سے دل گھبرانا نہیں چاہیے۔

کسی کی مت سنو اور کام سے کام رکھو اگر کوئی گالی گلوچ دے تو اس سے ہرگز برا نہ مان، مخالف کے کہنے کی ہرگز پرواہ نہ کر اور کسی بھی فائدہ کو پیش نظر رکھا کر، مصلح کے اوصاف میں سب چیزیں شامل ہوتی ہیں جس کسی کو اس کا فہم و ادراک نہیں تو وہ ابھی خام ہے۔

Marfat.com

حکایت 4:

کسی ایک نجار کا اک تبر گرا نہر میں ہاتھ سے چھوٹ کر
تلاش اس کی کرتا رہا دیر تک لگا رونے آخر گیا جب کہ تھک
اسی حال میں نصف گزری جو رات کہا خضر نے آ کے اے نیک ذات
تو روتا ہے کیوں کیا مصیبت پڑی کہو مجھ سے گر کوئی مشکل اڑی
کہا پاس تھا اک میرے تبر کہ تھی میرے بچوں کی جس پر گزر
میرے ہاتھ سے نہر میں گر پڑا اسی فکر و صدمہ میں ہوں مبتلا
کہا خضر نے ٹھہر آتا ہوں میں ملا گر تبر تیرا لاتا ہوں میں
گئے خضر اور بات ہی بات میں تبر لائے سونے کا اک ہاتھ میں
کہا اس نے میرا تبر یہ نہیں کھڑے ہوئے ہو جہاں تم گرا تھا یہیں
گئے خضر آئے جبھی لوٹ کر لیے ہاتھ میں چاندی کا اک تبر
کہا اس نے میرا تو لوہے کا تھا تبر ہے شاید کسی اور کا
گئے تبر خضر لائے پھر اس کا تبر ہوا خوش بہت اس کو وہ دیکھ کر
خدا کا ہوا حکم یوں خضر کو کہ ۲ں تبر اس جواں ہی کو دو
ہم اس کی دیانت سے خوش ہیں بہت ہم اس کی صداقت سے خوش ہیں بہت
یہ منظور تھا پہلے ہی سے ہمیں بہانہ سے انعام کچھ اس کو دیں
ہوا پھر یہ مشہور اس شہر میں کہ تاثیر ہے یہ فلاں نہر میں
اگر گر پڑے اس میں کوئی تبر تو سونے کا بن جاتا ہے سر بسر
سنی ایک طامع نے یہ بات جب چلا اک تبر لے کے وہ وقت شب

Marfat.com

گیا بیٹھ وہ پل کی دیوار پر دیا پھینک دریا میں اپنا تبر
ہوا وقت جب صبح کی بانگ کا وہاں خضر آئے اور اس سے کہا
تو غمگین بیٹھا ہے کیوں اے جواں تجھے کس کی ہے جستجو کر بیاں
کہا اس نے حضرت بتاؤں میں کیا تبر میرا اس نہر میں گر پڑا
تلاش اس کی کرتا رہا رات بھر لگا ہاتھ اب تک نہیں وہ تبر
یہ سن کر وہیں خضر غائب ہوئے جب آئے تبر دونوں ہاتھوں میں تھے
دکھا کر تبر سونے کا یہ کہا نشاں کوئی تیرے تبر پر بھی تھا
کہاں ہاں یہی تو ہے میرا تبر میں پہچان لوں سو میں اپنے تبر
کہا خضر نے جھوٹ بکتا ہے تو پرایا سدا مال تکتا ہے تو
دکھایا تبر اس کا پھر خضر نے کہا یہ تبر ہے تیرا اس کو لے

درسِ حیات:

(1) دیانت عجب چیز ہے اے عزیز دیانت سے بڑھ کر نہیں کوئی چیز

☆☆☆

(2) ریاکار کا بھی عجب حال ہے کہ دھوکہ دہی اس کی ہر اک چال ہے
سمجھتا ہے دل میں وہ اپنے گدھا کہ دھوکہ میں انسان جب آ گیا
خدا کو اسی طرح دے لوں گا جُل کب آتا ہے دھوکہ میں دانائے کل

Marfat.com

حکایت 4۔

سانچ کو آنچ نہیں

کسی بڑھئی کا تبر (یا کلہاڑا) نہر میں اس وقت جا گرا جب کہ وہ محنت مزدوری کر رہا تھا اور اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر پانی میں جا گرا وہ اس کو کافی دیر تلاش کرتا رہا جب کچھ نہ بنا اور تبر نہ مل سکا تو اس نے رونا دھونا شروع کر دیا اور اپنی ناکامی پر آب دیدہ ہوا، اسی حال میں آدھی رات گزر گئی اسی دوران حضرت خضر علیہ السلام نمودار ہوئے اور کہا کہ اے نیک ذات! تو کیوں روتا ہے کیا مصیبت آن پڑی ہے مجھ سے کہو اگر کوئی مشکل آپڑی ہو، اس نے کہا کہ میرے پاس کلہاڑا تھا، جس سے میں لکڑ ہارے کا کام کر کے اپنے بچوں کا پیٹ پالتا تھا وہ میرے ہاتھ سے نہر میں گر گیا ہے اور میں اس فکر میں مبتلا ہوں کہ اس کو کیسے ڈھونڈوں تاکہ ذریعہ روزگار بحال ہو جائے، حضرت خضر علیہ السلام نے کہا ٹھہرو میں ابھی آتا ہوں اور تھوڑی دیر کے بعد وہ اسی نہر میں غوطہ زن ہوئے اور کلہاڑہ ڈھونڈ لائے مگر یہ سونے کا تھا۔

لکڑ ہارے نے کہا یہ میرا نہیں ہے مگر گرا اسی جگہ ہے جہاں سے آپ نے یہ نکالا ہے، حضرت خضر علیہ السلام نے دوبارہ نہر میں چھلانگ لگائی اس دفعہ وہ چاندی کا کلہاڑہ لے کر باہر آئے لکڑ ہارے نے اس بار بھی کہا کہ یہ میرا نہیں بلکہ وہ تو لوہے کا تھا دوبارہ حضرت خضر علیہ السلام نے پانی میں غوطہ لگایا اور اس دفعہ لوہے کا کلہاڑا نکال کر لکڑ ہارے کو دکھایا وہ اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوا اور خدا کا شکر ادا کیا۔

اسی دوران خدا کی طرف سے حضرت خضر علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اس کی صداقت کے صلہ میں تینوں کلہاڑے اس کو دے دو، اس کی صداقت کے عوض اس کو انعام دینا مقصود

Marfat.com

تھا، یوں تینوں کلہاڑے لکڑ ہارے کو دے دیئے پھر پورے شہر میں یہ مشور ہو گیا کہ اس نہر میں یہ خاصیت ہے کہ اگر اس میں کلہاڑہ گر جاتا ہے تو اس کو سونے کا ملتا ہے کسی اور لکڑ ہارے کو بھی اس بات کا علم ہوا وہ بھی اس نہر کے نزدیک گیا اور نہر میں اپنا کلہاڑہ پھینکا جب صبح کا وقت ہوا تو خضر علیہ السلام نمودار ہوئے اور کہا کہ اے جوان کیوں پریشان بیٹھا ہے تجھے کس چیز کی جستجو ہے اس نے کہا کہ مجھے کلہاڑے کی تلاش ہے جو نہر میں گرا ہے اس کی تلاش کی مگر نہ مل سکا یہ سن کر خضر علیہ السلام نے نہر میں غوطہ لگایا اور سونے کا کلہاڑہ باہر نکالا اس لکڑ ہارے نے کہا ہاں یہی میرا کلہاڑا ہے حضرت خضر علیہ السلام نے کہا تو جھوٹ بکتا ہے تو دوسروں کا مال تکتا رہتا ہے حضرت خضر علیہ السلام نے اس کا کلہاڑہ اس کو دکھایا جو لوہے کا تھا اور کہا کہ یہ لو یہ تمہارا ہے:

درسِ حیات:

1۔ اے عزیزو! دیانت بہترین سعادت ہے دیانت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں!

2۔ ریاکاری کرنے والے کا بھی عجب حال ہوتا ہے اس کا ہر عمل فریب ہوتا ہے وہ انسان کو کم تر سمجھتا ہے مگر دانا کو دھوکہ دینا احمقانہ سوچ ہے۔

3_ Honesty Is the Best Policy"

......☆......☆......

Marfat.com

حکایت 5:

اک انسان اور شیر میں دوستی ہوئی اتفاقاً تو ایسی ہوئی
سفر اور حضر میں تھے رہتے باہم علیحدہ نہ ہوتے تھے وہ ایک دم
قضارا وہ دونوں شب ماہ میں چلے جاتے تھے ایک دن راہ میں
کہا شیر نے آؤ باتیں کریں کہ معلوم ہو سہل منزل ہمیں
لگے بحث کرنے وہ اس بات پر کہ انساں بہادر ہے یا شیر نر
وہ کہتا تھا انسان کے سامنے سدا شیر نر ڈر سے ہیں کانپتے
بہت سے ہیں انسان ایسے دلیر زباں کھینچ لیں گر مقابل ہو شیر
ہر اک لایا تقریر میں پھر مثل رہی اس طرح ان میں ردّوبدل
چلے راہ پھر اور ہوئی جب سحر تو کیا دیکھتے ہیں گزر گاہ پر
تراشا ہوا ایک بت ہے کھڑا کہ انسان کے ہے شیر نیچے پڑا
جتایا تب انسان نے شیر کو لو اس شہادت بھی تم دیکھ لو
کہا شیر نے جانتے ہو بھلا کہ بت ہے یہ کس کا تراشا ہوا
یہ ہے دست دشمن کی کاریگری جو ہیئت بنائی یوں شیر کی
کوئی شیر ہوتا اگر دست کار تو بالعکس ہوتے یہ نقش و نگار

درسِ حیات:

نہ غیبت کا کر دشمنوں کا یقین کہ دل میں ہے ان کے بہر بغض وکین
نہ تعریف کا کر دوست کا اعتبار محبت میں ہے دوست بے اختیار
نہیں دوست کو عیب آتے نظر نہیں دیکھ سکتا ہے دشمن ہنر

Marfat.com

ترے حق میں شاید ہے اچھا وہی نہ دشمن ہو تیرا نہ ہو دوست ہی

حکایت 5-

ہر کوئی اپنی ذات میں صفات ڈھونڈتا ہے

ایک انسان اور شیر میں دوستی ہو گئی ایسی دوستی ہوئی کہ وہ سفر وحضر میں اکٹھے رہتے تھے اور کبھی الگ نہ ہوتے تھے دونوں ایک بار کسی طویل سفر میں رواں دواں تھے کہ شیر نے کہا کہ آؤ باتیں کریں تا کہ سفر ومنزل آسان معلوم ہو اور راستہ جلد طے ہو جائے وہ اس بات پر بحث کرنے لگے کہ انسان بہادر ہے یا کہ شیر بہادر ہے۔

شیر نے کہا کہ انسان کی اصل کیا ہے کیا مجال کہ وہ شیر کا سامنا کرے یا اس کا مقابلہ کر سکے بلکہ انسان تو شیر کو دیکھ کر کانپنے لگتا ہے۔

انسان نے کہا بہت سے انسان ایسے دلیر ہیں کہ وہ شیر کے مقابلے میں آئیں تو اس کی زبان کھینچ لائیں۔

دونوں نے خوب تقریریں کیں اور خوب بحث ومباحثہ ہونے لگا رات بھر سفر کرتے کرتے جب صبح ہوئی راستے میں ایک جگہ نے ایک بت دیکھا یہ بت ایسے بنا تھا کہ انسان کے نیچے شیر ہے اور انسان اوپر بیٹھا ہے اس وقت انسان نے شیر کو بتایا کہ دیکھو اس بت سے کیا اخذ ہوتا ہے اور یہ یقینی شہادت ہے شیر نے کہا کہ بھائی تم جانتے ہو یہ بت کس کا تراشا ہوا ہے یہ تو انسان کے ہاتھ کا تراشا ہوا بت ہے جو اس طرز پر مصوری کی ہے کہ شیر کو نیچے لے آیا ہے اگر کوئی شیر دست کار ہوتا تو یقیناً اس کے برعکس شیر اوپر ہوتا یوں میں تمہیں دکھاتا

Marfat.com

درسِ حیات:

غیبت کرنے والوں کا کبھی یقین نہ کرو کیونکہ ان کے دل میں بغض و کینہ ہوتا ہے اور نہ ہی دوست کی محبت کے سلسلہ میں خوشامد کا اعتبار کرنا چاہیے دوست کو کبھی اپنے دوست میں عیب نظر آتے ہر کوئی اپنی ذات میں بھلائی دیکھتا ہے۔

☆......☆......

Marfat.com

حکایت 6:

سناؤں عجب اک حکایت تمہیں تنازع ہوا جسم انساں میں
گیا معدہ کا جب بگڑا انتظام تو باغی ہوئے اس کے اعضا تمام
جو معدہ کو دیکھا ہے مفت خوار سب اعضا ہوئے اس سے بیگانہ وار
کہا سب نے کیا یہ نہیں ہے ستم یہ پسرار ہے اور کریں کام ہم
پڑا رہتا ہے کاہلوں کی مثال نہیں اس کو عزت کا بالکل خیال
کبھی کام کرتا نہیں بھول کر بھرے جاؤ اس کو تو شام و سحر
یہ کی مشورت اور ارادہ کیا چکھائیں اسے کاہلی کا مزا
کہا پاؤں نے میں چلوں گا نہیں کہا ہاتھ نے میں ہلوں گا نہیں
کہا منہ نے کھا کر خدا کی قسم کھلوں گا نہ اس کے لیے دم بدم
کہا دانتوں نے بس ہمارا سلام نہیں ہم سے ہوتا چبانے کا کام
گزرنے نہ پایا مگر نصف ماہ ہوا بھوک سے حال سب کا تباہ
نہ پہنچی جو معدہ کو کوئی غذا ہر اک سوکھ کر ان میں کانٹا ہوا
پکڑنے کی ہاتھوں سے طاقت گئی جو تھی منہ پر پہلی طراوت گئی
نہ آیا نظر اس طرح جب نباہ وہ نا چار ہو کر ہوئے عذر خواہ
بلا عذر سب کام کرنے لگے بدستور معدے کو بھرنے لگے

درسِ حیات:

یہ سچ ہے کہ معدہ کی قوت بغیر نہ صحت ہے انسان کی اور نہ خیر

Marfat.com

فائدہ:

یہ عارف کی اے بھائیو عرض ہے کہ ہم اہلکاروں کو یہ فرض ہے
ہیں سرکار کے ہم اگر خیر خواہ خود آفات سے چاہتے ہیں پناہ
نہ رکھیں ہم آپس میں بغض وحسد رہے دیتا اک دوسرے کو مدد

حکایت 6-

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں

حکیم لقمان کہتے ہیں کہ میں تم کو ایک عجب داستان سناتا ہوں وہ یہ کہ انسانی جسم میں ایک تنازع رونما ہو گیا، معدہ کا جب انتظام بگڑ گیا تو دیگر تو دیگر اعضائے رئیسہ نے بغاوت کر دی کہنے لگے کہ معدہ مفت خور ہے تمام اعضاء اس سے بیگانگی کا اظہار کرنے لگے سب نے کہا کہ یہ ہمارے ساتھ زیادتی ہے اور سراسر ناانصافی ہے کہ معدہ بس کھاتا رہتا ہے اور ہم سب کو کام کرنا پڑتا ہے مزید کہا کہ معدہ کاہلوں کی طرح پڑا رہتا ہے اور اس کو ہماری عزت و آبرو کا کچھ تمغو و کار نہیں کام کرنا اس کی دسترس میں ہی نہیں شاید وہ بھول کر بھی کام نہیں کرتا اور کھانے کا معاملہ آئے یا تذکرہ چھڑے تو تمام کھانا اسی کو مل جاتا ہے تمام اعضاء بدن نے یہ مشورہ کیا کہ معدہ کو اس کاہلی کا مزہ چکھانا چاہیے۔

☆ پاؤں نے کہا: میں چلوں گا نہیں۔

☆ ہاتھ نے کہا میں کسی چیز کے حاصل کے لئے آگے نہ بڑھوں گا۔

☆ منہ نے خدا کی قسم کھا کر کہا کہ میں کھانے کے لئے کبھی کھلوں گا نہیں۔

Marfat.com

☆ دانتوں نے بھی صاف صاف جواب دے دیا اور کہا کہ ہم چبائیں گے نہیں۔

ابھی آدھا مہینہ ہی گزرا تھا کہ تمام کا برا حال ہونے لگا اور تمام بے ہوش ہونے لگے معدہ کو جب غذا پہنچنی بند ہوگئی تو اس نے کام کرنا ترک کر دیا، نتیجتاً تمام اعضاء بھی سست پڑتے گئے بالآخر سوکھنے لگے۔

☆ ہاتھوں کی طاقت زائل ہوگئی کہ وہ پکڑ بھی نہ سکتے۔

☆ منہ کی طراوت جاتی رہی۔

بالآخر جب نباہ نہ ہو پایا تمام نے درخواست کی اور سمجھوتہ کر لیا اور تمام نے بلا عذر کام کرنا شروع کر دیا اور بدستور معدے کے خوراک پہنچنے لگی۔

درسِ حیات:

معدہ کی بحالی صحت وقوت کے بغیر انسان کے بدن کے کسی حصے کی صحت اور بحالی ممکن نہیں۔

فائدہ:

یہ لقمان حکیم کا مدعا تھا کہ ہم اہلکاروں کا یہ فرض ہے کہ ہم اگر سرکار کے خیرخواہ ہو جائیں تو خود آفات سے پناہ مل جائے گی آپس میں بغض وحسد سے بچنا چاہیے بلکہ ایک دوسرے کے معاون بننا چاہیے۔

☆ ☆

Marfat.com

حکایت 7:

گیا ایک میدان میں اک جوتشی ستاروں کی تھی چال اسے دیکھنی
پرانی سے پوتھی بغل میں لیے گرا کھا کے ٹھوکر وہیں منہ کے بل
کھڑا دیکھتا تھا کوئی شخص وہاں کہا اس نے کیوں مفت کھوتا ہے جاں
ستاروں کی تجھ کو بھلا کیا پڑی حل ان سے ہوئی کس کی مشکل اڑی
یہ کہتا ہے شیرازی خوش بیاں خدا اس پر رحمت کرے ہر زماں
کہ دھندے زمیں کے بھلا کیا ہیں ہم جو رکھتا ہے تو آسماں پر قدم
نہیں تجھ کو سطح زمیں کی خبر تو کیوں آسماں پر ہے تیری نظر
ہزاروں ہی ایسے نباتات ہیں ہزاروں ہی ایسے جمادات ہیں
نہیں جن کی ہستی کی تجھ کو خبر نہیں جن کے معلوم تجھ کو اثر

درس حیات:

نہ لو غیر کی نکتہ چینی کا نام رکھو کام سے اپنے ہر وقت کام

☆☆☆

نہ معقول میں عمر کھو اے عزیز فضول اس سے بڑھ کر نہیں کوئی چیز
افلاطون کی موشگافی کو چھوڑ ارسطو کی مشکل خلافی کو چھوڑ
یہ بیکار لوگوں کا تھا مشغلہ نہیں وقت اب اس کا باقی رہا
کہ کل موت اور زندگی کا مدار تعزز تذلل کا سب انحصار
اسی بات میں رہ گیا آکے اب طبیعی کی جانب کرو میل سب
خزانے ہیں جس میں نہاں بے عدد عیاں ہے اس میں خدا کی مدد

Marfat.com

سٹیم انجن و تار و فوٹو گراف کرشمے ہیں اس کے یہ سب بے خلاف
عروج اہل یورپ کو حاصل جو ہے ہر اک فن میں ہر شخص کامل جو ہے
نتیجہ ہے علم طبیعی کا سب اگر نہ وہ ہم تم سے بہتر تھے کب
بڑھایا ہے ان کو اسی بات نے نہ مذہب نے کچھ اور نہ کچھ ذات نے
اگر تم ہو محتاج تمثیل کے تو دیکھو یہ جاپان ہے سامنے
یہ علم طبیعی کے ہیں شعبدے کہ لڑتا ہے بالشتیا دیو سے

حکایت 7-

اپنی دنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے

ایک جوتشی (نجومی) کسی میدان میں گیا اس نے ستاروں کی چال دیکھنی تھی اور منہ اوپر آسمان کی طرف کیے آگے بڑھتا جا رہا تھا تھوڑی سی پاؤں کی لغزش یا ٹھوکر کے باعث منہ کے بل جا گرا، ایک شخص وہاں کھڑا اس کو دیکھ رہا تھا اس نے کہا اے نجومی کیوں مفت میں اپنی جان کھوتا ہے ستاروں کی بھلا تجھے کیا پڑی ہے کیا ان سے بھی کسی کا مسئلہ حل ہوا ہے شیراز یے خوش بیان نے کہا: خدا اس پر رحمت کرے ہر عہد اور عالم میں آسمان پر قدم رکھ کر زمین کے مسائل کیسے حل ہو سکتے ہیں زمین کے معاملات سے تو زنہا بے خبر ہے آسمان کی طرف کیا اطلاعیں تلاش کر رہا ہے ہزاروں درخت ہیں اور ہزاروں جمادات ہیں جن کی ہستی اور معاملات کی تم کو کچھ بھی خبر نہیں ان کے مسائل سے بے خبر ہے مگر تو آسمان کے ستاروں میں الجھا ہوا ہے۔

Marfat.com

درسِ حیات:

1۔ غیر کی نکتہ چینی کا نام ہرگز نہ لیا کرو، فقط اپنے کام سے کام رکھنا چاہیے۔

2۔ اپنی عمر کو ایسے فضول برباد نہ کر افلاطون کی خرد اور ارسطو کے فلسفے کو ترک کر دے یہ بے کار لوگوں کا مشغلہ تھا اب اس کا دور نہیں رہا موت اور زندگی کا معاملہ ہے کہ ہر معاملہ میں خدا کا عمل دخل ہے انجن، فوٹوگرافر تمام کرشے ہیں اہل یورپ کو ترقی اس میں ہی ملی ہے کہ وہ دنیا کے لئے مستغرق ہیں اور ادھر ادھر کی چیزوں سے دور ہیں۔ محنت اور کوشش پیہم کے پابند ہیں۔

3۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو کسی نجومی سے اپنے حال دریافت کرے اس کی 40 روز کی دعا قبول نہ ہوگی۔

4۔

تقدیر کے پابند نباتات و جمادات
مومن فقط احکامِ الٰہی کا ہے پابند

(ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ)

......☆......☆......

Marfat.com

حکایت 8:

تھا اک کوئلے والا مشہور عام　　مروت میں سب دوستوں کا غلام

حویلی تھی اس کی نہایت بڑی　　اور اک دھوبی سے اس کی تھی دوستی

قضارا جو دھوبی کا تھا جونپڑا　　وہ برسات چل کر رہو میرے ساتھ

قسم کھائی دھوبی نے اس سے کہا　　کہ اے محسن نیک دل سن ذرا

تمہاری عنایت کا ممنون ہوں　　مگر ہیں تو مجبور ہوں کیا کروں

گزارہ تمہارے مکاں میں اگر　　ذرا بھی مجھے ہوتا، آتا نظر

تکلیف نہ کرتا میں ہرگز کبھی　　تمنا سے درخواست کرتا جبھی

نظر آتی ہے پر یہ مشکل مجھے　　علاج اس کا ممکن نہیں آپ سے

سکھاؤں گا گر دھو کے کپڑے سفید　　نہیں اجلے رہنے کی ان کے امید

وہ ہو جائیں گے ایک دم میں سیاہ　　مکان میں تمہارے نہ ہوگا نباہ

درسِ حیات:

موافق نہیں جن کے ہوتے مزاج　　وہ دشمن ہیں کل گرچہ ہیں دوست آج

اگرچہ ہو ظاہر ہیں لاکھ اختلاط　　نہیں ان میں ہو گا دلی ارتباط

کہ مغرب ہے مشرق سے ملنا محال　　یہی ہے سفید و سیاہ کا بھی حال

ملا لو کماں کے سرے زور سے　　جدا ہوں گے چھٹتے ہی جیسے کے تھے

Marfat.com

حکایت 8-

جیسی راہ ویسی چاہ

ایک کوئلے والا مشہور آدمی تھا وہ مروت ومحبت میں سب دوستوں کا غلام بنا ہوا تھا، اس کی حویلی بہت بڑی تھی جس میں وہ رہتا تھا ایک دھوبی سے اس کی دوستی تھی جو ایک بیابان میں جھونپڑی لگا کر رہائش پذیر تھا ایک بار طوفان وباراں آئے۔ اس کا جھونپڑا اکھڑ گیا اور وہ برباد ہو گیا۔

کوئلے والا (تاجر) اس دھوبی کے پاس گیا اور اس نے جا کر دھوبی سے کہا کہ آؤ تم میرے ساتھ چل کر رہو۔

دھوبی نے قسم کھائی اور اس کوئلے کے تاجر سے کہا: اے محسن! تمہاری عنایت کا شکر گزار ہوں مگر میری مجبوری یہ ہے کہ میرا گزار تمہارے مکان میں ناممکن ہے اگر مجھے تھوڑا بھی نظر آتا وہاں رہنا تو کبھی انکار نہ کرتا میں تکلف ہرگز نہ کرتا مجھے جو مسئلہ نظر آ رہا ہے کہ اس سیکل حل آپ سے نکلنا دشوار ہوگا۔

اگر میں اپنے کپڑے دھو کر سکھاؤں گا تو ان کے صاف ہونے کی امید نہ ہوگی وہ ایک دم سیاہ ہو جائیں گے میں تمہارے مکان میں تم سے نباہ نہ کر سکوں گا۔

درسِ حیات:

جن کے مزاج موافق نہیں ہوتے وہ اگر آج دوست ہیں تو کل دشمن بن جاتے ہیں اگرچہ لاکھ راہ ورسم کریں مگر دلی ربط ناممکن رہتا ہے جیسے مشرق کو مغرب سے اور سیاہ کو سفید سے موافقت ومماثلت نہیں ہو سکتی اس طرح ان کا ملاپ ناممکن ہے کمان سے تیر کو خواہ کتنا ہی ملا لیا جائے جب علیحدہ ہوتا ہے تو بہت دور چلا جاتا ہے اور واپس نہیں آ سکتا۔

Marfat.com

حکایت 9:

برستا تھا مینہ دن بھی جاڑے کے تھے　کہیں ایک کتیا نے بچے دیئے
کھلی تھیں نہ آنکھیں بھی ان کی ابھی　محبت سے ماں تھی انہیں چاٹتی
ہوا اس طرف بھیڑیئے کا گزر　کھڑا ہو گیا وہ انہیں دیکھ کر
بہت بھوک سے بھیڑیا تھا نڈھال　خلل آیا نیت میں دیکھا جو مال
تامل کیا دل میں سوجھی یہ جب　کہ نکلے گا یہاں کام نرمی سے اب
جھکا اور کتیا کو تسلیم کر　کہا اس نے اے بیگم خوش سر
زیارت ہوئی بعد مدت کے آج　یہ فرمایئے کس طرح ہیں مزاج
مبارک ہوں یہ ننھے بچے تمہیں　خدا خوش رکھے تا قیامت انہیں
ہمیشہ رکھے ان کو پروردگار　کرے شیر کا ان میں ہر اک شکار
پلنگ اور ببر ان کی خدمت کریں　ہم سبھی ان کی عزت کریں
مری جان تک بھی ہے ان پر نثار　محبت میں دل پر نہیں اختیار
شب و روز ان کو ہی دیکھا کروں　مگر فکر ہے پیٹ کیونکر بھروں
اگر آپ کو شوق ہو سیر کا　دل بیٹھنے سے ہو اکتا گیا
کریں آپ بے فکر ہو کر سیر　مجھے چھوڑ جائیں نہیں کچھ میں غیر
بھروسہ کریں مجھ پر بالکل حضور　ذرا بھی نہ خدمت میں ہوگا قصور
سمجھ اس کا مطلب گئی دفعتہ　کہ ہے سب یہ اس کا فریب اور فن
کیا اٹھ کے کتیا نے جھک کے سلام　کہا اس سے اے عم عالی مقام
محبت کا رشتہ جو ہے آپ سے　اخوت کا ناطہ جو ہے آپ سے

Marfat.com

بیاں کرنے کی اس کے حاجت نہیں خوشامد کروں میری عادت نہیں
اگر ان کے تم بھی نہ غمخوار ہو تو پھر کون ان کا طرفدار ہو
مگر ہے ہمیشہ سے عادت میری بزرگوں کو اور دوستوں کو کبھی
نہیں دیتی تکلیف اپنے لیے اگرچہ ہو صرف ایک دم کے لیے
مجھے شرم آتی ہے یہ دیکھ کر کہ تکلیف اٹھاتے ہیں آپ اس قدر
یہ ہے آپ کی شان کے برخلاف مجھے رکھیے آیندہ اس سے معاف

درسِ حیات:

کوئی شخص بیگانہ محض اجنبی کہ جس کو نہ دیکھا ہو پہلے کبھی
کرے خدمت اور چاپلوسی اگر پھرے کام کرتا ادھر اور ادھر
یہ جانو کہ ہے کچھ غرض درمیاں نہ آجانا دھوکے میں بھولے میاں
گنواروں کی نسبت ہے مشہور عام کہ کرتے نہیں بے غرض کو سلام

حکایت 9

نہ جان نہ پہچان تو میرا مہمان

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بہت سردی تھی اور بارش بھی ہو رہی تھی کہیں ایک ٹھیر نے بچے جنم دیئے تھے بچوں کی ابھی آنکھیں بھی نہ کھلنے پائی تھیں، محبت سے ماں ان کو چاٹتی تھی، اس طرف سے بھیڑیئے کا گزر ہوا وہ ان کو دیکھ کر وہیں ایسادہ (کھڑا) ہو گیا بھیڑیا کو اس قدر بھوک لگی تھی کہ وہ بھوک سے نڈھال ہوئے جارہا تھا اس کی نیت میں خلل آگیا جب

Marfat.com

اس نے اس قدر خوراک سامنے دیکھی، کچھ دیر سوچ بچار کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہاں نرمی سے کام نکل آئے گا۔

پھر وہ کتیا کی طرف لپکا اور سلام کیا اور خوش آمدی میں کہا اے بیگم خوش سیر آپ کی مدت کے بعد زیارت ہوئی ہے آپ کے حال و مزاج کیسے ہیں آپ کو یہ ننھے منھے بچے مبارک ہوں ان کو خدا قیامت تک خوش و خرم رکھے اور ان میں اتنی ہمت آئے کہ ہر بچہ شیر کا شکار کرنے والا ہو ببر شیر ان کی خدمت پر مامور ہو، تمام جانور ان کی عزت کریں، میری جان بھی ان پر نثار ہو، میرا دل پر اختیار نہیں اس قدر ان کے لئے میرے قلب و جان میں محبت ہے، میرا دل چاہتا ہے کہ شب و روز ان کو دیکھا کروں۔

مگر فکر اس بات کی لاحق ہے کہ اگر یہ کام کروں تو اپنا پیٹ کس طرح بھروں گا آپ کو اگر سیر کا شوق ہے کہ بیٹھ بیٹھ کر دل اکتا گیا ہے تو چلو سیر کرنے چلیں آپ سیر کریں میری فکر نہ کریں، میں یہاں بچوں کی حفاظت کرتا ہوں مجھ پر بھروسہ کریں میں ذرا بھی غفلت نہ کروں گا۔

کتیا اس کے فریب کا جانچ گئی اور یکلخت اٹھ کر جھک کر بھیڑیے کو سلام کیا اور کہا اے چچا عالی مقام! سنیے محبت کا رشتہ جو ہمارے تمہارے درمیان مقام ہے اور جو بھائی چارے کا تعلق قائم ہے اس کی بات کرنے کی ضرورت نہیں میں تمہاری خوشامد کروں یہ مجھ کو قطعاً عادت نہیں ہے۔ اگر بچوں کا غم خوار تم نہ ہو گے تو پھر کون ہوگا مگر میری عادت ہے کہ بزرگوں اور بڑوں کو کبھی تکلیف نہیں دیتی دوستوں پر بوجھ نہیں ڈالتی مجھے شرمندگی ہوگی اگر آپ اس تکلیف سے دوچار ہوں گے کہ میرے بچوں پر محافظ رہیں اور وقت ضائع کریں یہ آپ کی شان کے خلاف ہے اور مجھے اس سے آئندہ معاف رکھیے گا۔

درسِ حیات:

کوئی ایسا آدمی جو اجنبی ہو اور اس کو پہلے دیکھا بھی نہ ہو اگر وہ آپ کی خوشامد کرے اور اِدھر اُدھر کی باتیں کرے تو جان رکھو کہ اس کو یقیناً تم سے ضرور غرض ہے اور

Marfat.com

دھوکہ دینا چاہتا ہے بہترین طریقہ یہ ہے کہ بے غرض ایسے لوگوں سے تعلق و مراسم بڑھانا درست نہیں۔

تم تکلف کو بھی اخلاص سمجھتے ہو فرازؔ
دوست ہوتا نہیں ہر ہاتھ ملانے والا

......☆......☆......

Marfat.com

حکایت 10:

گڈریا کوئی ایک دن شام کو گیا چھوڑ ریوڑ کے کام کو
پھر آیا جو واپس تو بھیڑیں سبھی صحیح اور سالم تھیں اس جا کھڑی
مگر ایک بچہ نہ آیا نظر بہت جستجو کی ادھر اور اُدھر
اس انسان کا ہے عجیب اعتقاد خدا کو مصیبت میں کرتا ہے یاد
اگر عیش و عشرت میں ہو یہ جھول تو کیسا خدا کیسا رسول
نہ جب اس کو امید باقی رہی دُعا اس نے درگاہ باری میں کی
خدایا نہیں تجھ کو مشکل ذرا میرے چور کی شکل مجھے کو دکھا
ملے گر مجھے وہ کہیں نا مراد چکھاؤں مزہ وہ کہ رکھے وہ یاد
یہ کی ساتھ ہی نذر با عزم نیک تیرے نام پر دوں گا میں مرغ ایک
دعا ہوگی اس کی تیر ہدف کھڑا شیر دیکھا دہن میں تھے کف
زباں سے وہ گویا کہ کہتا تھا یوں تیرا چور میں ہوں کیا یاد کیوں؟
جو دشمن کو دیکھا کھڑا سامنے گیا بھول سبھی لگا کانپنے
نہ سوجھی کوئی جبکہ بچنے کی جا خداوند عالم سے کی یہ دعا
الٰہی تو رحمن و غفار ہے اڑے وقت کا تو مددگار ہے
یہ موذی اگر یاں سے ٹل جائے اب کروں گا تیری نذر ریوڑ یہ سب

درسِ حیات:

ذرا بھی نہ ہو دل میں اپنے ملول دعا گر نہ ہو تیری عارف قبول
نہیں ہے خزانوں میں اس کے کمی سمجھ یہ اسی میں تیری خیر تھی

Marfat.com

طلب کر خدا سے نہ دنیا کی شے فقط آخرت مانگ گر عقل ہے
دعا کر یہی حی و قیوم سے بھلائی مجھے دین و دنیا کی دے
عذاب جہنم سے مجھ کو بچا رگوں میں محبت دے اپنی رچا

حکایت 10-

خدا کی طرف جُھک ، دُکھ ہو یا سکھ!

ایک گڈریا ایک دن بوقت شام ریوڑ چھوڑ کر کسی کام کے سلسلے میں کہیں گیا تھا جب لوٹ کر آیا تو ساری بھیڑیں صحیح و سالم اپنی جگہ تھیں، لیکن ایک بھیڑ کا بچہ وہاں سے غائب تھا گڈریے نے بہت جستجو کی کہ کہیں سے مل جائے وہ اِدھر اُدھر ڈھونڈنے لگا انسان کی یہ خصلت ہے کہ وہ مصیبت میں خدا کو یاد کرتا ہے او جب عیش و عشرت میں ہوتا ہے تو اس کو بھول جاتا ہے جب بچے کے ملنے کی امید نہ رہی تو اس نے اللہ سے استدعا کی اور سجدہ ریز ہو گیا اور کہا:

"اے خدا! تمہارے قسم کچھ مشکل نہیں کہ تم مجھے اس چور کی صورت دکھا دو مجھے اگر کہیں وہ نامراد مل گیا تو میں اس کو ایسا مزہ چکھاؤں گا کہ وہ ہمیشہ یاد رکھے گا۔"

اس نے یہ نذر بھی مانی کہ اگر بھیڑ کا بچہ مل گیا یا چور ملا تو تیرے نام پر ایک مرغ ذبح کروں گا۔

گڈریا کی دعا قبول ہو گئی اس وقت اس کو اپنے داہنے طرف کھڑا شیر نظر آ گیا جو کہنے لگا۔ میں ہی تیر چور ہوں مجھے کیسے یاد کیا؟

Marfat.com

جب دشمن کو گڈریا نے سامنے کھڑا دیکھا تو ڈر کے مارے کانپنے لگا جب کوئی بھی تدبیر نہ سوجھی تو اس نے اللہ سے پھر دعا کی۔

الٰہی! تو رحمان وغفار ہے تو مشکل وقت میں معاون ہے اگر یہ دشمن شیر یہاں ٹل گیا اور میری جان سلامت ہوئی تو میں پورا ریوڑ تمہاری نذر کروں گا۔

درسِ حیات:

اگر دعا قبول نہ ہو تو ہرگز غمزدہ نہیں ہونا چاہیے خدا کے خزانوں میں کچھ کمی نہیں ہے اسی تیری خیر تھی جو ملا اور دنیا خدا سے ہرگز طلب نہ کرنی چاہیے خدا سے فقط آخرت مانگنی چاہیے حی وقیوم سے محض یہی دعا کرو کہ مجھے دین و دنیا دونوں کی بھلائی عطا کر جہنم کے عذاب سے مجھ کو بچا اور میرے رگ و پے میں اے الٰہی اپنی محبت سمو دے۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حکایت 11:

کبوتر کو شکرہ دبائے ہوئے گھسا کھیت میں جا کے دہقان کے
تعاقب کی دھن میں نہ آیا نظر کہ لٹکا ہوا جال تھا بانس پر
قضا آئی تھی جال میں جا پھنسا جو دہقاں نے دیکھا بہت ہی ہنسا
لگا توڑنے اس کی گردن کساں کہا بے خطا ہوں بچا میری جاں
نہیں کچھ کیا میں نے تیرا قصور تو پھر کس عداوت کا ہے یہ ظہور
کہا اس سے دہقاں نے تو ہی بتا کبوتر نے کیا کی تھی تیری خطا

درسِ حیات:

منقولہ یہ مشہور آفاق ہے یہی اصل تہذیب اخلاق ہے
جو امید تم رکھتے ہو غیر سے اسی کو مطابق کرو غیر سے
جو ہو خلق اس قول کا پرکار بند نہ پہنچائے انساں کو انساں گزند
کرو غیر کے حق میں بے جا جو کام تو لو سوچ پہلے بغور تمام
کہ اس کی جگہ آپ ہوتے اگر تمہاری جگہ پر وہ ہوتا بشر
تو فرمایئے اس ثم اس کا یہ کار گزرتا تمہیں کس قدر ناگوار

Marfat.com

حکایت-11

جیسا کرو گے ویسا بھرو گے

ایک شکرہ ایک کبوتر کو پنجہ میں دبانے کے لئے کسی کسان کے کھیت میں جا گھسا وہاں ایک بانس میں جال لٹکا تھا وہ کبوتر کے تعاقب میں جال میں پھنس گیا، تقدیر تھی کہ وہ جال میں پھنسے گا ایسی صورت حال میں کسان بہت ہنسا اور اس کی گردن کو توڑنے لگا اُس نے کہا کہ میں بے خطا ہوں مجھے جان بخشی کر، میں نے تو تیرا کچھ قصور نہیں کیا یہ کس دشمنی کی سزا مجھے دینا چاہتا ہے اس کو کسان نے اسی وقت کہا:

''کبوتر نے تمہاری کیا خطا کی تھی۔''

درسِ حیات:

یہ مقولہ ضرب المثل ہے جو تم امید رکھو کسی غیر سے وہی کسی غیر سے امید رکھو اگر اس بات کا احساس ہو تو کوئی بھی انسان دوسرے انسان کو تکلیف نہ پہنچائے گا اگر کوئی کام کسی غیر کے لئے کرنے لگو تو سوچ لو کہ تمہارے ساتھ بھی وہ پیش آسکتا ہے سوچو کہ اگر تم اس کی جگہ ہو تو پھر کیا ہوگا اور تم کو کس قدر ناگوار ہوتا۔

......☆......☆......

Marfat.com

حکایت 12:

سفر سے وطن کو پھر ایک مرد زمانہ کے سب دیکھ کر گرم و سرد
بڑی جھوٹ بکنے کی تھی دھت اسے گپیں مارنے کی تھی عادت اسے
جب آتے اہل وطن اس کے پاس سناتا تھا باتیں خلاف قیاس
ملا تھا میں سیمرغ سے قاف پر رہا خضر کے ساتھ بھی سال بھر
فلاں جا کیا اک ہما کو شکار لیا مست ہاتھی کو خنجر سے مار
یہ کہتا تھا اک دن وہ لیٹا ہوا کہ اک سال میں جبکہ کابل میں تھا
کئی دوست ہم عمر موجود تھے چہل کرتے کرتے یہ کہنے لگے
کہ ہے کون ایسا یہاں زور مند لگا جائے چوبیں گز کی زقند
لیے پائنچے آستینیں چڑھا ہر اک اپنی طاقت دکھانے بڑھا
گرا تین گز پر کوئی چار پر رہے پانچ سے الغرض سب ادھر
ہوا میں کمر باندھ کر جب کھڑا تو جا کر سو بیں گز پر پڑا
سب نے یک دم کہ صد آفریں کہ ہے یہ چکارے سے بڑھ کر کہیں 0
سنی جب کہ یہ ڈینگ گردن اٹھا لگا ایک کو دیکھنے دوسرا
گیا تاڑ فوراً کہ یہ حاضرین نہیں بات پر تیری لائے یقیں
کہا اس نے واللہ نہیں یہ ہنسی کہ شاہد ہیں میری بہت آدمی
چلو تم میرے ساتھ کابل کو اب گواہی وہ دیں گے جو حاضر تھے سب
کہا ایک نے یاں سے کابل ہے دور اٹھائیں نہ تکلیف اتنی حضور
گواہوں کی ہم کو ضرورت نہیں دکھا دو ذرا کود۔ کر تم یہیں

Marfat.com

لگا جھانکنے بغلیں تب ڈینگیا مگر ڈینگ نے خوب رسوا کیا

درسِ حیات:

سنے میں کہیں پاؤں بھی جھوٹ کے چلا لو کوئی مار کر کوٹ کے
بلا دست و پا کر کے دکھلا نہیں کہ باتوں سے کچھ کام چلتا نہیں

حکایت 12-

ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے اور

ایک بندہ کسی سفر سے اپنے وطن واپس آیا تھا اور اس زمانے کے مختلف حالات و واقعات بہ چشم خود دیکھے مگر اس کو جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی اور خوب گپیں مارتا تھا جب اہل وطن اس کے پاس جمع ہوئے تو وہ ایسی باتیں سناتا جو خلافِ قیاس ہوتیں یا مافوق الفطرت ہوتیں اس نے کہا:

☆ میں کوہ قاف پر سیمرغ سے ملا۔
☆ ایک سال خواجہ خضر کے ہمراہ رہا۔
☆ ہُما کو شکار کیا۔
☆ مست ہاتھی کو خنجر سے مار۔
☆ یہ بھی کہنے لگا کہ ایک دن وہ لیٹا تھا کہ جب وہ سال بھر کے لئے کابل میں ٹھہرا ہوا تھا وہاں اس کے ہم عمر کئی دوست بھی موجود تھے چہل کرتے کرتے یہ کہنے لگے یہاں کون ہے جو 24 گز کی چھلانگ لگا سکے۔

Marfat.com

سب نے پائینچے اور آستینیں چڑھالیں اور تمام اپنی طاقت دکھانے لگے کوئی تین گز اور کوئی چار گز پر جا گرتا مگر مجموعی طور پر 5 گز سے پہلے ہی تمام کے تمام گرتے رہے، وہ کہنے لگا میں نے بھی کمر کس لی، اور میں نے جب چھلانگ لگائی تو سوا بیس گز کے فاصلے کو عبور کرلیا سب نے کہا بڑی بات ہے کہ کیسا کارنامہ انجام دیا جب تمام اہل وطن نے یہ واقعہ سنا تو سب ایک دوسرے کو دیکھنے لگے اور حیران و پریشان ہو گئے کہنے لگے کیسے تم پر یقین کیا جائے۔

اس نے کہا اگر کسی کو شک ہے تو کابل جا کر وہاں موجود گواہوں سے پوچھ لے ایک اہل وطن نے کہا کہ کابل بہت دور ہے سب کو جانے میں تکلیف ہو گی گواہوں کی ہم کو کچھ ضرورت نہیں۔

ہم کو یہیں کو کر دکھا دو۔

مگر وہ یہ سن کر بہت پریشان ہوا اور بالآخر رسوا بھی ہوا۔

<u>درسِ حیات:</u>

جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے زور و دست سے ہر چیز کہاں ممکن ہے اس لئے باتوں سے بھی کام چلانا پڑتا ہے۔

.......☆.......☆.......

Marfat.com

حکایت 13:

کوئی زاغ بیٹھا تھا اک شاخ پر لیے منہ میں بوٹی بوقت سحر
کہیں لومڑی بھی ادھر آگئی جو بوٹی کو دیکھا تو للچا گئی
لگی کہنے کوے سے اے بھائی جان نرالی ہے سب سے تری آن بان
خدا نے تجھے دی ہے صورت وہ نیک کہ ثانی نہیں تیرا دنیا میں ایک
پروں میں ہے تیرے غضب کی چمک زباں میں عقیقِ یمن کی دمک
صراحی سے لمبی ہے گردن تیری حیا آنکھ میں کوٹ کر ہے بھری
عجب چال میں ناز و انداز ہے جھپٹ سے تری ڈرتا شہباز ہے
سنا ہے یہ میں نے کہ تیرا گلا سریلا نہایت ہے اور خوشنوا
ملا یہ نہ موقع برے بھاگ تھے کہ محظوظ ہوتی تیرے راگ سے
گیا بھول آپے کو وہ بے خبر خوشامد سے کُپا بنا پھول کر
لگا کہنے دل میں کہ شاعر ہوں میں اور اس راگ کے فن میں ماہر ہوں میں
سمائی یہی دل میں پھر اس کے دھن کہ اس کو سناؤں کچھ اپنا سخن
ارادہ یہ کر کے جو دی چونچ کھول ابھی منہ سے نکلا نہ تھا اک بول
کہ منہ میں سے بوٹی وہیں گر پڑی اسے لے کے چلتی بنی لومڑی

فائدہ:

خوشامد خدا کو بھی مقبول ہے خوشامد سے بڑھ کر نہیں کوئی شے
مگر رکھ ہمیشہ یہ پیش نظر ذلیل آپ کو اس قدر بھی نہ کر
کہے دوسرا رات، دن کو اگر کہے تو کہ ہاں سامنے ہے قمر

Marfat.com

بلا بھی خوشامد سے جاتی ہے ٹل　　یہ ہی ہے حقیقت میں حُب کا عمل
اگرچہ اسے کہتے ہیں سب برا عمل　　مگر اس میں ہر شخص ہے مبتلا
بظاہر خوشامد سے چڑتے ہیں بعض　　چڑھا ناک اور بھوں بگڑتے ہیں بعض
مگر مارتی ہے خوشی دل میں جوش　　نہیں باقی رہتے ہیں پھر عقل و ہوش
بدلتے ہیں تیور کھڑے ہی کھڑے　　جبھی دیکھنے لگتے ہیں مہر سے
خوشامد سے تیری کوئی گر پڑے　　نہیں کرنی آتی خوشامد تجھے
خوشامد کا تجھ کو نہیں گر شعور　　خفا ہونے والے کا پھر کیا قصور

حکایت-13

خوشامد بری بلا ہے

کہیں درخت کی ایک شاخ پر کوا بیٹھا ہوا تھا صبح کا وقت تھا اور اس کے منہ میں بوٹی تھی ادھر لومڑی کا گزر ہوا اس نے جب بوٹی دیکھی تو اس کا دل للچا گیا، اس نے کوے سے کہا: اے بھائی جان! آپ کی شان و آن سب سے نرالی ہے، خدا نے تجھے خوب صورت بنایا ہے دنیا میں تمہارا کوئی ثانی نہیں ہے تمہارے پروں میں غضب کی چمک ہے زباں میں عقیق، یمن، آنکھ میں حیا کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔

چال میں عجیب قسم کا ناز و انداز پایا جاتا ہے، شہباز تیری جھپٹ سے ڈرتا ہے، تمہارے گلے کی سریلی اور مدھر بھری آواز سننے کے لائق ہے، میں تمہارے راگ سننے کی منتظر ہوں۔

Marfat.com

کوا اس خوشامد میں آپے سے باہر ہو گیا اور پھولا نہ سمایا دل ہی دل میں کوا کہنے لگا میں شاعر بھی ہوں، فن راگ کا ماہر بھی ہوں اس کے دل میں یہ بات سمائی کہ لومڑی کو کچھ سخن سناؤں یہ ارادہ کیا اور اپنی چونچ کھول دی، ابھی ایک بول ہی نکلا تھا کہ منہ کی بوٹی زمین پر جا گری، لومڑی اس بوٹی کو لے کر چلتی بنی۔

فائدہ:

خوشامد ہر ایک کو بھلی لگتی ہے مگر یہ سوچ رکھو کہ یہ ہمیشہ ذلیل کرتی ہے اگر کوئی کہے کہ رات، دن ہے، تو بے دلیل کہے وہ سامنے قمر (چاند) ہے، خوشامد ہر ایک کو اچھی معلوم ہوتی ہے مگر یہ اخلاق کو مجروح کرتی ہے اور انسانی تشخص کو پامال کرتی ہے۔

حدیث:

''اگر تمہارے سامنے کوئی تمہاری تعریف کرے تو اُس کے منہ میں خاک ڈال دو۔''

......☆......☆......

Marfat.com

حکایت 14:

کوئی اک لکڑ ہارا بن میں گیا ادھر اور ادھر دیکھتا تھا کھڑا
نظر ہی سے یہ راز ہوتا تھا فاش کہ اس کو کسی چیز کی ہے تلاش
درختوں نے پوچھا کہ کون آپ ہیں کہا جی غریب اور مسافر ہوں میں
کہا پھر انہوں نے کہ حاجت ہے کیا بیاں کیجئے ہو جو کچھ مدعا
وہ بولا کلہاڑی میں دستہ نہیں بجز دستہ کے کام چلتا نہیں
اگر ایک گز بھر ہو لکڑی عطا رہوں گا سدا میں غلام آپ کا
درختوں نے کی مشورت باہمی کہ ہوتی ہے کہ کیا ایک گز سے کمی
کہا اس سے ہے اختیار آپ کو پسند آپ کو جون سی شاخ ہو
اسے کاٹ کر دستہ لیجئے بنا کریں آپ حاجت کو اپنی روا
وہیں اس نے دستہ کو تیار کر کمر کس کے کندھے پر رکھا تبر
زمیں پر لٹائے شجر بے شمار بڑا اور سال شیشم سرس دیودار
درخت آسماں سے جو کرتے تھے بات زمیں پر ہوئے پست مثل نبات
درخت ایک بولا کہ اے بے وفا یہ احسان کا حق کر رہا ہے ادا
مگر اب شکایت سے کیا فائدہ کہ اس میں نہیں تیری بالکل خطا
گیا اصل پر اپنی تو اے عزیز نہ کی ہم نے ہی نیک و بد میں تمیز
کسی اور کا ہے گلہ بے محل کہ ازماست برماست سچ ہے مثل

درسِ حیات:

سمجھ کر ہمیشہ تو کر کام کاج کہ اپنے کئے کا نہیں کچھ علاج

Marfat.com

حکایت 14-

اپنے پاؤں میں خود کلہاڑی چلانا

ایک لکڑ ہارا کسی جنگل میں گیا وہاں کھڑا ہو کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا نظر سے معلوم ہوتا تھا کہ اس کو کسی چیز کی تلاش ہو جیسے

درختوں نے پوچھا:

آپ کون ہیں؟

اس نے کہا:

میں مسافر ہوں اور غریب انسان ہوں۔

انہوں نے کہا:

کیا حاجت و ضرورت ہے بیان کرو اگر ہم سے ممکن ہوا تو ہم مسئلہ حل کر دیں گے؟

اس نے کہا:

کلہاڑی میں دستہ نہیں ہے اور دستہ کے بغیر کلہاڑی مکمل نہیں یہ میرے روزگار کا ذریعہ ہے اگر ایک گز بھی لکڑی مل جائے تو میں تمہارا ہمیشہ کے لئے غلام بن جاؤں گا۔

درختوں نے باہم مشورہ کیا اور کہا:

ایک گز سے ہمیں کیا کمی ہوتی ہے اور کہا جو بھی آپ کو شاخ مقصود ہو کاٹ لو اور اپنی ضرورت پوری کر لو، وہیں اس لکڑ ہارے نے دستہ تیار کیا اور پھر کلہاڑی کاندھے پر رکھی بے شمار درخت کاٹ ڈالے ان میں بڑ، شیشم، سرس اور دیودار کے شامل تھے تمام درخت جو فلک بوس تھے وہ زمین پر آ گرے۔

Marfat.com

ایک درخت بولا:

اے بے وفاتم نے یہ احسان کا صلہ دیا ہے۔

مگر ابھی شکایت سے کچھ فائدہ نہ تھا اس میں تیری کچھ خطا نہ تھی درختوں نے ہی نیک و بد میں تمیز نہ کی کسی کا گلہ بے سود ہے۔

درسِ حیات:

کام کاج سوچ سمجھ کر کرنے چاہئیں کہ اگر غفلت ہو جائے تو اس کیے کا علاج بعض دفعہ نہیں ہوتا۔

☆☆

Marfat.com

حکایت15:

قضائے الٰہی سے اک بن کا شیر جو بارعب تھا اور نہایت دلیر
دمہ کے مرض میں ہوا مبتلا مرض کی وہ شدت سے پھر مر گیا
اکٹھے ہوئے جانور بن کے سب کہ کس کو کریں بادشاہ منتخب
کیا جب کہ لنگور کو انتخاب تو روبہ نے کھایا بہت پیچ و تاب
مگر غصے کو دل ہی دل میں پیا نہ ظاہر کبھی راز ہونے دیا
لگا کر کہیں پھندا اک غار میں ہوئی حاضر اک دن وہ دربار میں
بہت عجز و زاری کا اظہار کر یہ کرنے لگی عرض وہ فتنہ گر
قسم کھاتی ہوں یہ کہ اے بادشاہ نہیں کوئی مجھ سا تیرا خیر خواہ
محبت جو رکھتی ہوں میں آپ سے نہ تھی اس قدر ماں سے اور باپ سے
تصدق ہے تم پر مرا جسم و جاں عقیدت سے خالی نہیں اک رواں
دیا عجز سے سر کو سجدہ میں ٹیک کہا عرض کرنی ہے خلوت میں ایک
کہا شاہ نے عین دربار میں عمائد جو ہیں میری سرکار میں
نہیں بڑھ کے روبہ سے کوئی عقیل نہیں اس کا دعویٰ کوئی بے دلیل
عقیدت کی اس کی بہت داد دی بہت خیر خواہی کی تعریف کی
کیا سب کو رخصت رہی لومڑی کہا اس نے گزری نہیں اک گھڑی
ہوا جو گزر میرا اک کوہ میں دفینہ نظر آیا وہاں کھوہ میں
جواہر اور الماس ہیں وہ اس قدر کہ ہوتی ہے دنگ آکے عقلِ بشر
چھپانے کو منہ غار کو توڑ پھوڑ فقط ایک سوراخ آئی ہوں چھوڑ

Marfat.com

اور اب اس لئے میں یہاں آئی ہوں کہ شہ کو دفینہ حوالے کروں
اگر ہو نہ تکلیف اس دم حضور چلیں اب نہیں وہ جگہ ایسی دور
سنی جبکہ لنگور نے یہ خبر نہ سوچا نہ سمجھا کمر باندھ کر
خوشی سے لیا ہاتھ میں اس کا ہاتھ نہ بولا نہ چالا چل اس کے ساتھ
گھسی غار میں اور ہو کر کھڑی ادب سے یہ کہنے لگی لومڑی
یہ سوراخ ہے دیکھئے ہاتھ سے خزانوں کے ہیں ڈھیر اس میں لگے
جوں ہی ڈالا سوراخ میں اپنا ہاتھ تو پھندے میں فوراً پھنسا اس کا ہاتھ
کہا اے دغا باز بدبخت آہ ادا کر رہی ہے حقِ بادشاہ
کہا اس نے کچھ منصفی تو کرو لیاقت نہیں جبکہ یہ آپ کو
کہ ہو اپنے ہی نفس کی روک تھام تو ہوگا رعیت کا خاک انتظام

درسِ حیات:

جنہیں نفس پر اپنے قدرت نہیں خود اپنے ہی دم پر حکومت نہیں
نہیں اپنے سود و زیاں کی خبر حکومت کریں گے وہ کیا غیر پر
نہیں اپنے آپ کا جن کو خیال رعیت کا کیا ہوگا ان فِ خیال
جنہوں نے رکھا عیش و عشرت سے کام ڈبو بیٹھے آخر بزرگوں کا نام

Marfat.com

حکایت 15-

لالچ بُری بلا ہے

ایک جنگل کا ایک شیر جو کہ بارعب دلیر تھا اس کو مرض دمہ لاحق ہوا اور وہ اسی تکلیف میں قضائے الٰہی سے مر گیا تمام جانور اکھٹے ہوئے اور سوچنے لگے کہ کس کو جنگل کا بادشاہ منتخب کیا جائے۔

جب لنگور کا انتخاب کیا تو روبہ کو اس چناؤ پر بہت رنج ہوا اور غصے میں رہنے لگی کسی غار میں پھندا لگایا اور ان دن دربار میں آ گئی بہت عجز و انکساری کا اظہار کیا اور کہا مجھ سا کوئی بھی تمہارا خیر خواہ نہیں۔

جو میں تم سے محبت رکھتی ہوں وہ مجھے اپنے ماں باپ سے بھی نہ تھی، تم پر میرا جسم و جاں قرباں ہو، سجدہ ریز ہوگئی اور کہا کہ مجھے علیحدگی میں ایک بات کرنی ہے شاہ نے دربار میں کہا کہ روبہ سے بڑھ کر کوئی عقلمند نہیں ہے اور اس کا ہر ایک قول دلیل سے معمور ہے اور اس کی عقیدت کو سراہا۔

سب کو رخصت کیا گیا لومڑی وہیں رہی اس نے کہا کچھ دیر قبل میں ایک پہاڑ سے گزر رہی تھی وہاں ایک دفینہ نظر آیا جو جواہر، الماس سے مزین تھا شاید ایسا خزانہ قارون کا بھی نہ ہو اس غار کا منہ بند کر آئی ہوں فقط ایک سوراخ نشانی کے لئے چھوڑا ہے اور میں چاہتی ہوں کہ اس کی نشاندہی کر کے دولت شاہ کے حوالے کروں کہا آپ میرے ساتھ وہاں چلیں نزدیک ہی ہے۔

جب لنگور نے یہ سنا تو فوراً کمر باندھ کر ساتھ چلا گیا خوشی میں اس کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر چلنے لگا جب غار کے نزدیک پہنچی تو اس نے ادب سے کہا غار میں یہ سوراخ

Marfat.com

ہے۔

جونہی لنگور نے پناہاتھ اس سوراخ پر ڈالا فوراً اس پھندے میں اس کا ہاتھ پھنس گیا جورو بہ (لومڑی) نے بنا رکھا تھا اس نے کہا اگر تم کو بے وقوفی سے اپنے آپ کی فکر پڑگئی ہے تو رعایا کی کیا خاک خدمت کرو گے۔

درسِ حیات:

1۔ اپنے نفس پر قدرت ہونا ضروری ہے اگر حکومت کرنا مقصود ہو جس کو اپنے سود و زیاں کی خبر نہیں وہ حکومت خاک کرے گا۔

2۔ جن کو اپنا خیال نہیں وہ رعیت کا کیا خیال کریں گے جن کو عیش و عشرت سے تعلق و نسبت ہو وہ آخر بزرگوں کا نام ڈبو بیٹھتے ہیں۔

3۔ جس کا کام اُسی کو ساجھے۔

☆......☆......

Marfat.com

حکایت 16:

سرس کا درخت اک نہایت بڑا کنارے پہ ندی کے تھا کھڑا
چڑھی ایسی برسات میں وہ ندی کہ ایسی نہ پہلے چڑھی تھی کبھی
درخت اور رَو میں نہ تھی کوئی آڑ سرس کو دیا اس نے جڑ سے اکھاڑ
سرس جبکہ پانی میں بہتا چلا کھڑا دیکھا نرسل کو حیراں رہا
کہا اس نے طوفان تھا ایسا سخت تو کیوں کر بچا رہ گیا نیک بخت
شجر تھے یہاں سینکڑوں سال کے اکھڑ کر کہیں سے کہیں جا پڑے
ہمیں بھی تو اس بھید کا دے پتا جو تجھ میں کرامات ہیں وہ بتا
کہا راز تم کو بتاتا ہوں میں کرامات جو ہیں سناتا ہوں میں
رویہ مراتب سے ہے مختلف یہ ہے عیب مجھ میں میں ہوں معرفت
کسی سے میں خود تو جھگڑتا نہیں زبردست سے میں اکڑتا نہیں
چڑھا آندھی سا مجھ پہ دشمن جہاں تو جھک کر بچالی وہیں اپنی جاں

درسِ حیات:

نہیں قول سعدی کا کیا تم کو یاد گلستان میں کہتا ہے وہ خوش نہاد
خرد مند دونوں میں گر ایک ہو تو نقصان پہنچے نہ اک بال کو
مگر دونوں جاہل جو باہم لڑیں تو زنجیر فولاد کی توڑ دیں

Marfat.com

حکایت 16-

پھل ہمیشہ جھکی شاخ پر لگتا ہے

ایک ندی کے کنارے پر ایک سرس (سرو) کا درخت تھا۔ برسات آئی، ندی کناروں سے باہر نکل آئی اور سیلاب کی صورت اختیار کر گئی۔ سرس کا درخت اس بہاؤ میں اکھڑ گیا۔ سرس کا درخت جب پانی میں بہہ رہا تھا، تو وہ نرسل کے درخت کو حیرانی سے دیکھتا رہا۔ کہا طوفان تو اس قدر سخت تھا، تو کیسے بچ گیا؟ یہاں سیکڑوں درخت تھے جو اُکھڑ اُکھڑ کر کہاں سے کہاں جا پڑے۔ ہمیں بھی تو اس راز سے آگاہ کرو، جو تجھ میں کرامت سے بتاؤ!

نرسل نے جواب دیا:

میں تم کو وہ راز بتاتا ہوں۔ دراصل میں کسی سے جھگڑتا نہیں۔ جب طوفان و باد و باروں آئے تو اس کے سامنے اکڑتا نہیں بلکہ جھک جاتا ہوں۔ آندھی جب آئی تو میں ٹنگ جھک کر اپنی جان بچائی تھی۔

درسِ حیات:

سعدیؒ کا قول ہے کہ فریقین میں ایک اگر عقل سے کام لے لے تو دونوں نقصان سے محفوظ رہتے ہیں۔ اگر دونوں جاہل باہم لڑیں تو تعلق کی زنجیر فولاد بھی ہو تو اس کو توڑ دیتے ہیں۔

☆......☆......

Marfat.com

حکایت 17:

شکاری کھڑا کوئی جنگل میں تھا ہرن اس کو چرتا ہوا مل گیا
چلائی جو بندوق گولی لگی گر ضرب ایسی وہ کاری نہ تھی
حرارت تھی باقی ہرن چل دیا تعاقب شکاری نے اس کا کیا
شکاری کو چلنا پڑا ریت میں ہرن گھس گیا پان کے کھیت میں
بہت گھنکا ٹٹی تھی اک پان کی نظر اس میں کچھ کام کرتی نہ تھی
دبک کر چھپا اس میں جا کر ہرن شکاری کی ضرب المثل ہے لگن
ہر نظر اس سے برگشتہ اک دم نہ کی وہ بیٹھا رہا باندھ کر ٹکٹکی
یہ کہتا تھا دل میں ابھی تھا یہیں زمیں تو نگل اس کو سکتی نہیں
ہرن کا لگا جب نہ اس کو پتا اگرچہ بڑی دیر تکتا رہا
ہرن نے کیا اپنے دل میں خیال پتا ہے شکاری کو ملنا محال
مگر بے خبر کو نہ معلوم تھا کہ بیٹھی ہوئی گھات میں ہے قضا
ہوا مطمئن جب کہ وہ خوف سے کیا اس کو مجبور جب بھوک نے
رہا دل میں اس کے شکاری نہ یاد تو چرنے لگا پان وہ نامراد
ہوئی سرسراہٹ تو پتے ہلے شکاری نے سمجھا ہرن ہے تلے
گیا چپ چپاتے ہرن کے قریب اور اس طرح پکڑا گیا وہ غریب
کہا کیا کروں میں کسی کا گلہ مری بے وفائی کی ہے یہ سزا
مربی کا اپنے جو کرتا ادب تو کیوں دیکھتا یہ سیہ روز اب
بہت ہی بری ہے یہ محسن کشی نہیں اس سے بڑھ کر کوئی عجب بھی

Marfat.com

نہیں شکر کرتا جو انسان کا کرے گا نہ ہرگز وہ شکر خدا

حکایت 17-

بے ادب بے مراد، باادب بامراد

کوئی شکاری محوِ شکار تھا اس کو ایک ہرن چرتا ہوا نظر آ گیا اس نے بندوق کی گولی چلا دی مگر وہ نشانہ اتنا کاری نہ تھا ہرن میں ابھی حرارت باقی تھی اور وہ چل دیا شکاری نے اس کا تعاقب کیا اور اس دوران ریت پر چلنا پڑا، اور ہرن پان کے کھیت میں گھس گیا جہاں بہت ہریالی کی وجہ سے شکاری کو کچھ بھی نظر نہ آیا، مگر وہ نظر باندھ کر وہیں بیٹھ گیا کہنے لگا وہ یہیں ہوگا ہرن نے دل میں خیال کیا کہ شکاری مجھ کو ڈھونڈ نہ پائے گا۔ مگر اس بے خبر کو معلوم نہ تھا کہ گھات میں وہ ابھی تک بیٹھا ہوا ہے وہ خوف سے جب مطمئن ہو گیا اور ساتھ ہی اس کو بھوک نے مجبور کیا تو وہ فوراً ہرن چرنے لگا اور باہر آ گیا پتے ہلے سرسراہٹ آنے لگی، شکاری نے سمجھ لیا کہ ہرن اسی جگہ ہے وہ چھپتے چھپاتے ہرن کے نزدیک پہنچا اور بالآخر وہ ہرن شکاری کے ہاتھ لگ گیا۔

ہرن نے کہا: میں کسی کا کیا گلہ کیا کروں اپنی بے وفائی کی سزا ہے اگر اپنے مربی کا ادب کرتا تو یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔

درسِ حیات:

محسن کشی بہت بری ہے اس سے بڑھ کر کوئی عیب نہیں
جو انسان کا شکر نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر بجا نہیں لاتا

☆ ☆

Marfat.com

حکایت 18:

لڑے جب درندے پرندوں کے ساتھ دکھائے فریقین نے خوب ہاتھ
لڑائی کا آکر بندھا وہ سماں نہ دی ایک نے دوسرے کو اماں
درندوں نے چمگادڑوں سے کہا ہماری طرف آکے باندھو پرا
کہا ان سے ہم تو درندے نہیں درندوں کو دیکھا ہے اڑتے کہیں
کہا جب پرندوں نے آؤ ادھر یقین ہے کہ حاصل ہمیں ہو ظفر
انہوں نے کہا ہم پرندے نہیں پرندے بھی جنتے ہیں بچے کہیں
محبت مگر تم سے ہے قدرتی بڑوں سے چلی آتی ہے دوستی
مدد دیں گے ہم تم کو اس جنگ میں کہ جاسوس کا کام دیں گے تمہیں
خبر جو درندوں سے لیتے رہے وہ پوشیدہ سب ان کو دیتے رہے
ہوا اتفاق ، ایک ایسا مگر پرندے جو مغلوب آئے نظر
درندوں میں آئی نظر جب نجات بنائی وہاں اس طرح جا کے بات
کہ ہاں ہو گیا ہم کو تحقیق اب ہمارا ہے چوہوں سے ملتا نسب
کریں گے تمہاری کھلی اب مدد کہ لشکر کو پہنچائیں گے ہم رسد
مگر پڑ گیا آ کے ایسا حساب لڑا توڑ کر جان اپنی عقاب
پرندوں ہی کے ہاتھ میداں رہا کھڑا وہاں نہ اک شیر غراں رہا
خطا نکلا چمگادڑوں کا قیاس تو غالب ہوا ان پر آکر ہراس
غضب سے پرندوں کے ایسے ڈرے پہاڑوں کی کھوؤں میں جا کر چھپے
کسی کو نظر دن کو آتے نہیں وہ تا شام چہرہ دکھاتے نہیں

Marfat.com

پرندے جب آرام کرتے ہیں سب نکلتے ہیں غاروں سے غدار تب

درسِ حیات:

کہیں بے وفا کا ٹھکانہ نہیں وہ زنہار توقیر پاتا نہیں

حکایت 18-

اونچی دکان، پھیکا پکوان

درندوں نے پرندوں سے جھگڑا شروع کر دیا، دونوں طرف سے خوف مقابلہ ہوا، دونوں ایک دوسرے کے خوب دشمن ظاہر ہوئے۔

درندوں نے چمگادڑوں سے کہا:

ہماری طرف آ کر اپنے پر باندھو

انہوں نے کہا:

ہم درندے تو نہیں کہیں درندوں کو اڑتے دیکھا ہے۔

پھر پرندوں نے کہا: اے چمگادڑ!

ادھر آ جاؤ یقین ہے کہ ہمیں فتح نصیب ہو۔

اس نے کہا:

ہم پرندے نہیں کبھی پرندوں کو بچے جنتے دیکھا ہے۔

تم سے قدرتی طور پر محبت ہے یہ دوستی بزرگوں سے چلی آتی ہے۔

ہم اس جنگ میں محض جاسوسی کا کام کریں گے اور دشمنوں کی تمام مخفی خبریں

Marfat.com

پرندوں کو دیتے رہیں گے۔

اتفاق ایسا ہو کہ جہاں پرندے مغلوب تھے وہاں انہوں نے جا کر بات بتانے کی بجائے بچتے ہوئے درندوں میں بات بتائی جو جیت رہے تھے۔

چمگادڑوں نے کہا: ابھی تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ ہمارا چوہوں سے نسب ملتا ہے ہم تمہاری کھلی مدد کریں گے ہم لشکر کو سامان رسد پہنچائیں گے۔

بعد میں اچانک عقاب کی بروقت کاروائی سے پھر پرندوں کا پلڑا بھاری ہو گیا، اور میدان ان کے ہاتھ رہا وہاں کوئی شیر بھی ایستادہ نہ رہا جب چمگادڑوں کو یہ منظر نظر آیا تو وہ خوفزدہ ہو گئے اور وہ پرندوں سے ڈر کر پہاڑوں کی کھوؤں میں جا چھپے، دن کو وہ نظر نہ آتے تھے اور شام تک وہ اپنا شہپر کسی کو بھی دکھاتے نہیں تھے، جب تمام پرندے آرام کے لئے آشیانوں میں چلے جاتے تو یہ چمگادڑ غدار اس وقت غاروں سے نکل آتے۔

درسِ حیات:

1۔ بے وفا کا کہیں ٹھکانہ نہیں ہوتا اور ایسوں کو وقار بھی نصیب نہیں ہوتا۔

2۔ مطلب پرستی اور خود پرستی تعلقات کو کمزور کرتی ہے۔

......☆......☆......

Marfat.com

حکایت 19:

سنا ہے کہ اک بیوہ خوش خصال نہایت تھی افلاس سے تنگ حال
نہ جنگل میں کھیت اور نہ گھر گاؤں میں نہ تانبے کا اک تار تھا پاؤں میں
بدن پر نہ کپڑا تھا ثابت کوئی کبھی پیٹ بھر کر وہ کھاتی نہ تھی
لگی ایک مرغی کہیں اس کے ہاتھ گزارہ تھا اس کا فقط اس کے ساتھ
جو اک انڈا ہر روز دیتی تھی وہ اسے بیچ کر دانے لیتی تھی وہ
اسے بھی وہ دانہ کھلاتی تھی کچھ اسی میں سے خود بھی وہ کھاتی تھی کچھ
کہا دل میں یہ ایک دن سوچ کر کھلا دوں سہ چند اس کو دانہ اگر
تو تین انڈے دینے لگے کیا عجب چلیں گے فراغت سے پھر کام سب
نہ کھایا خود اک روز صبح و شام کھلایا اسے جمع کر کے تمام
کھلائے گئی دانہ وہ شور بخت ہوا تن کے مرغی کا پوٹا کرخت
نہ تاب ایک شام اس کی وہ لاسکی تڑپ کر وہیں دفعتہً جان دی

درسِ حیات:

کہا ہے یہ سعدی نے از راہ پند بدوز طمع دیدۂ ہوش مند

Marfat.com

حکایت 19-

لالچی کا انجام بُرا

لقمان حکیم بیان کرتے ہیں کہ ایک بیوہ خوش خصال مگر تنگ حال تھی، نہ اس کا جنگل میں کوئی کھیت تھا اور نہ گھر تھا، اس کے پاؤں میں کوئی تانبے کا بھی تار نہ تھا بدن پر کوئی کپڑا بھی نہ تھا نہ ہی وہ کسی دن پیٹ بھر کر کھانا کھاتی تھی کہیں اس کو ایک مرغی ہاتھ لگی تھی اس پر وہ گزارا کرتی تھی روزانہ مرغی ایک انڈہ دیتی تھی اس کو بیچ کر وہ دانے لاتی خود بھی کھاتی اور مرغی کو بھی کھلاتی۔

ان دن اسے ترکیب سوجھی کہ اگر وہ مرغی کو زیادہ دانے کھلا دے تو مرغی ایک کی بجائے تین انڈے دینے لگے گی پھر اس نے یوں کیا کہ خود صبح وشام کچھ نہ کھایا اور تمام دانے جمع کر کے مرغی کو کھلا دیئے مرغی کا معدہ اس کو برداشت نہ کر سکا اور تاب نہ لا کر دفعتاً مرگئی۔

درسِ حیات:

سعدی نے کیا خوب کہا ہے کہ طمع انسان کے ہوش گنوا دیتا ہے۔

☆☆

Marfat.com

حکایت 20:

قمر جب فلک پر ہوا جلوہ گر نہ گرمی کے دن کا رہا کچھ اثر
نکل کر چلا بھیڑیا غار سے کہ کھائے کوئی جانور مار کے
وہ اک سمت جاتا تھا دوڑا ہوا تو رستے میں کتے کو دیکھا کھڑا
چمکتا تھا مخمل سا اس کا رواں نہ تھا جسم پر کوئی دھبہ عیاں
یہ خود تھا نہایت ہی دبلا کثیف ہوا دیکھ کر اس کو از بس خفیف
وہ اک جا کبھی رہ چکے تھے بہت تکالیف بھی سہہ چکے تھے بہت
سلام اور پیام ان کے جب ہو چکے گلے اور شکوے وہ سب رو چکے
کہا بھیڑیئے نے اے یار عزیز کہو تو کہ کیا مل گئی تم کو چیز
کہاں اب گئی وہ تری لاغری یہ آئی کہاں سے تر و تازگی
کہا اس نے تقلید میری کرو جو کرتا ہوں میں وہ ہی تم بھی کرو
چلو ساتھ میرے ذرا لحظہ بھر دکھاؤں تمہیں اپنے آقا کا گھر
رہو جاگتے رات کو میرے ساتھ مکاں کی حفاظت کرو میرے ساتھ
ملے گا تمہیں راتب وقت پر تمہیں غسل دیں گے وہ وقت نضیر
رہو سوتے دن بھر تم آرام سے تعلق نہ ہو گا کسی کام سے
مگر خوب ہی یاد رکھنا یہ بات جھپکنے نہ پائے پلک ساری رات
یہ ہو گی تمہاری ہی ذمہ داری کہ پھٹکے نہ آکر کوئی اجنبی
کہا اس نے شرطیں یہ منظور ہیں گھلا جاتا ہوں فکر روزی میں میں
عنایت میں سمجھوں گا سب آپ کی کٹے گی اگر آرام سے زندگی

Marfat.com

چلے جاتے تھے بھیڑیئے کی نظر پڑی اتفاقاً کہیں پست پر
نشاں طوق کا اس کی گردن پر تھا جو دیکھا نشاں تو تعجب کیا
کہا بھیڑیئے نے یہ کیا ہے نشاں یہ کیوں اڑ گئے بال کیجئے بیاں
دیا کتے نے یہ جواب سوال نہ فرمائیں آپ اس کا کچھ بھی خیال
رہوں جاگتا رات کو اس لئے بندھا مجھ کو رکھتے ہیں زنجیر سے
رگڑ سے فقط طوق و زنجیر کی خراش ایک گردن پہ بھی پڑ گئی
یہ سنتے ہی وہ تو کھسکنے لگا اور الٹے قدم پیچھے ہٹنے لگا
کہا اس نے ہے بس میرا تو سلام مبارک رہے آپ کو یہ طعام
مجھے بھوک سے مرنا منظور ہے یہ پیٹ آگ سے بھرنا منظور ہے
کہاں بھاگ سکتا ہوں تقدیر سے مگر مجھ کو نفرت ہے زنجیر سے
جو اس شرط پر سلطنت بھی ملے تو تھوکوں نہ اس پر کبھی بھول کے
غلاموں کی کیا خاک ہے زندگی اگر زندگی ہے تو آزاد کی

فائدہ:

مگر یہ مناسب ہے تم جان لو کہ آزادی کہتے ہیں کس شخص کو
نہ ہو جس کے افعال و اقوال پر کسی طرح کی روک ٹوک اے پسر
بشر وہ نہیں وہ تو حیوان ہے نہ غیرت ہے اس کو نہ ایمان ہے
اگر ہو یہ آزادی سب کو عطا تو انسان و حیواں میں ہے فرق کیا
پھر اٹھ جائے دنیا سے بد اور نیک درندوں سا انسان ڈرے اک سے ایک
نہ گاؤں نہ قریہ نہ شہر اور نہ گھر گلی اور کوچہ نہ آئے نظر

Marfat.com

یہ ہو پھر کہ ہو جائے دنیا خراب   نہ عقبیٰ ہو پھر اور نہ اس کا حساب
مگر اپنے حق پر جو قائم رہے   نہ حق میں وہ غیروں کے کچھ دخل دے
نہ ہو اس کو اندیشہ جان و مال   رکھیں حاکم اس کے حقوق کا خیال
اطاعت کرے وہ بھی قانون کی   کرے وہ شریعت کی فرماں روی
وہی تو حقیقت میں آزاد ہے   کہ بے فکر ہے اور دل شاد ہے

حکایت 20-

آزادی کی نعمت یا قانون کی حکومت

جب چاند آسمان پر جلوہ گر ہوا، تو اس وقت دن کی گرمی کا کچھ نہ اثر نہ رہا اس لیے ایک بھیڑیا غار سے نکل کر چلا کہ کوئی جانور مار کر لائے اور کھائے وہ ایک طرف جا رہا تھا تو راستے میں کتے کو دیکھا جس کا جسم چمکدار اور خوبصورت تھا بھیڑیا خود اتنا توانا نہ تھا کسی وقت دونوں ایک جگہ اکٹھے بھی رہ چکے تھے اور تکلیفیں بھی سہہ چکے تھے دونوں نے سلام و قلم م کیا اور پھر گلے شکوے کرنے لگے۔

بھیڑیئے نے کہا:

اے دوست! تم کو کیا چیز ملی کہ تیری لاغری چلی گئی یہ تر و تازگی کہاں سے آئی ہے۔

کتے نے کہا!

تم میری تقلید کرو جو میں کرتا ہوں تم بھی کرو میرے ساتھ چلو اور میں تم کو اپنے

Marfat.com

مالک کا گھر دکھاتا ہوں رات بھر میرے ساتھ جاگو اور مالک کے مکان کی حفاظت کرو، مالک کھانے اور نہانے کی معقول سہولت بھی دیتا ہے دن بھر سوتا ہوں اور کام بھی نہیں ہوتا، مگر یہ لازمی ہے کہ رات بھر جاگتا ہوا ایک پل بھی آنکھ نہ لگنے پائے، کوئی اجنبی مکان کے نزدیک بھی نہ پھٹکے۔

بھیڑیئے نے کتے کی پشت پر نشان دیکھا اور گردن پر بھی طوق کا نشان تھا۔

بھیڑیئے نے تعجب سے کہا:

یہ نشان کیسے پڑے یہ بال کیسے اڑ گئے۔

کتے نے سوال کا جواب دیا:

اس کا خیال نہ کریں، میں رات بھر جاگتا ہوں زنجیر سے اس لئے بندھا رکھتے ہیں۔

یہ سن کر بھیڑیئے نے کھسکنے کی سوچی اور پیچھے ہٹنے لگا۔

اس پر کتے نے کہا:

اس سے ڈرتے کیوں ہو؟

بھیڑیا بولا:

یہ طعام تمہیں ہی مبارک ہو مجھے بھوک سے مرنا منظور زنجیر نہیں پہنوں گا اگر سلطنت بھی طوق سے ملے تو نہ لوں گا۔

غلامی کی زندگی کیا ہے؟ آزاد زندگی کا اپنا ہی مزا ہے۔

فائدہ:

آزادی کے مفہوم کو سمجھنا ضروری ہے کہ جس کے قول وفعل پر کوئی پابندی نہ ہو، وہ آدمی نہیں مگر حیوان ہے جس کو غیرت اور نہ ایمان ہے۔

اگر سب کو آزادی مل جائے تو جانور اور انسان میں فرق باقی نہ رہے نیک و بد دنیا سے اٹھ جائیں درندوں سے انسان ڈرنے لگیں، یہ آبادیاں کچھ نہ رہیں دنیا پامال ہو جائے

Marfat.com

گی آخرت کا حساب وکتاب بھی ختم ہو جائے، مگر جو اپنے حق پر قائم رہے اس کے حاکم اس کا خیال رکھتے ہیں وہ قانون کی اطاعت کرے اور شریعت کی فرماں روائی کرے وہی حقیقت میں آزاد ہے وہی بے فکر اور دلشاد ہے۔

2۔ شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے بہتر ہے۔

3۔ NO GAIN,NO PAIN

4۔ غلامی کے سو سال سے، آزادی کا ایک دن بہتر ہے۔

☆☆

Marfat.com

حکایت 21:

کسی شہر میں کوئی دو دوست تھے سفر میں وہ اک بار مل کر چلے
چلے گھر سے جب اپنے وہ دونوں یار کئے ہوئے عہد و پیماں بہت استوار
نہ دے گا دغا ایک کو دوسرا حق دوستی کو کرے گا ادا
ہوا اتفاق ایک پیپل تلے وہ تھے دونوں ہم راز بیٹھے ہوئے
یہ دیکھا کہ ریچھ اک بہت بد نما چلا آتا ہے اس طرف تیر سا
اک ان میں سے تھا چست و چابک بہت چھریرا بدن اور نازک بہت
وہ پھرتی سے پیپل کے اوپر چڑھا گیا لیٹ دم گھونٹ کر دوسرا
پڑا ہو کے بے حس وہ ایسا اس آن کہ اس میں نہ تھی گویا بالکل ہی جان
لگا سونگھنے ریچھ اس کو مگر کہیں زندگی کا نہ پایا اثر
کبھی منہ کو سونگھتا کبھی کان کو نہ پائی کہیں زندگانی کی بو
تو چلتا بنا لاش کو چھوڑ کر نہ دیکھا پھر اس نے تو منہ موڑ کر
نظر کی تو دشمن نہ تھا آس پاس اتر آیا پیپل سے وہ بے ہراس
کہا دوست سے آنکھ اب کھولیے گیا دشمن اب ہنسیے اور بولیے
جب اٹھ کر وہ بیٹھا لگا پوچھنے کہا تجھ سے کیا کان میں ریچھ نے
وہ باتوں میں ٹال گیا گھنٹہ بھر دیا یہ جواب آخر اصرار پر
کہا ریچھ نے مجھ سے یہ کان میں وفا پاؤ گے نہ تم انسان میں
اگر ہووے بزدل ترا کوئی یار نہ کرنا کبھی اس کا تو اعتبار

Marfat.com

درسِ حیات:

نہ تنگی میں آئے اگر دوست کام تو وقت فراخی نہ لے اس کا نام

حکایت 21-

دوست وہ جو مصیبت میں

کسی شہر میں دو دوست رہتے تھے، دونوں سفر میں اکھٹے نکلے دونوں جب گھر سے نکلے تو انہوں نے بڑے عہد و پیمان کیے کہ کوئی دوسرے کو دھوکہ نہ دے گا اور حق دوستی ادا کرے گا۔ اتفاقاً دونوں پیپل کے درخت تلے بیٹھے ہوئے تھے ایک ریچھ وہاں نمودار ہوا اور ان کی طرف آنے لگا دونوں دوستوں میں ایک بہت تیز اور چست تھا وہ پیپل کے درخت پر چڑھ دوڑا، دوسرا درخت کے نیچے ہی لیٹ گیا جیسے کوئی مردہ پڑا ہو۔

ریچھ نے اس کو سونگھا اور اس میں زندگی کے آثار نہ پائے اور لاش سمجھ کر چھوڑا اور چل دیا جب ریچھ چلا گیا تو دوسرا دوست درخت سے نیچے اترا اور آ کر دوست سے کہا آنکھ کھولو، ریچھ چلا گیا ہے وہ اٹھ کر بیٹھا تو دوسرے نے کہا کہ ریچھ نے کان میں کچھ کہا:

اس نے کہا ہاں اس نے کہا:

''کہ بزدل دوست پر کبھی اعتبار نہ کرنا۔''

درسِ حیات:

اگر دوست تنگی میں کام نہ آئے تو فراخی کے وقت ایسے دوست سے کام نہ لے۔

☆.....☆

Marfat.com

حکایت 22:

شکار ایک دن مار کر ایک شیر　　درختوں میں آلیٹا تھا ہو کے سیر
تھکا ماندہ تھا اور گرمی بھی تھی　　پڑا تھا کہ پڑتے ہی نیند آ گئی
درختوں کے نیچے وہیں متصل　　بہت سے تھے کہتے ہیں چوہیوں کے بل
بلوں سے نکل آئیں سب چوہیاں　　گھروں میں نہیں ٹکتی ہر جائیاں
کوئی جا گھسی شیر کے کان میں　　نکل باہر آئی اسی آن میں
کوئی اس پر چڑھنے اترنے لگی　　کوئی اس کی موچھیں کترنے لگی
پھدکتی کوئی پھرتی تھی پیٹ پر　　ستانے لگی کوئی دم چھیڑ کر
ہوئی تنگ جب عافیت شیر کی　　لگا داؤ چوہیا پکڑ ایک لی
مسل کر لگا اس کو جب مارنے　　کہا عجز و زاری سے عیار نے
یہ زیبا نہیں آپ کی ذات سے　　کرم کیجئے میری اوقات سے
مجھے مار کر کیا بھلا ہو گے خوش　　بھریں اپنے ہاتھ آپ کو موش کش
اگر بخشو گے میری ننھی سی جاں　　تو ہوگا خدا تم پہ بھی مہرباں
دعا پر جو یوں ختم تقریر کی　　دل شیر میں اس نے تاثیر کی
ہنسا شیر اور چوہیا کو چھوڑ کر　　لگا جانے دم کو منہ موڑ کر
قضارا کہیں پاؤں اس شیر کا　　شکاری کے پھندے میں جا کر پھنسا
دلیری چلی وہاں نہ کچھ اس کا زور　　مچانے لگا ہو کے مایوس شور
سنی اس کی آواز چوہیا نے جب　　وہ آئی تو اس کو بتایا سبب
محبت بھری یہ اسے دی صدا　　کرو صبر دیتی ہوں دم میں چھڑا

Marfat.com

کترنے لگی تانت کو دانت سے کتر کر وہیں اس کے ٹکڑے کیے

دیا کاٹ پھندے کو اک آن میں لگا کودنے شیر میدان میں

درسِ حیات:

نہیں جاتی نیکی کبھی رائیگاں تو لے آزما اس کو چاہے جہاں

حکایت 22-

تم میں سے بہتر وہ جو دوسروں کے کام آئے

ایک شیر ایک شکار مار کر سیر ہوا اور درختوں (جنگل) میں آلیٹا، گرمی کے علاوہ تھکاوٹ بھی تھی لیٹتے ہی نیند آگئی وہاں چوہوں کے متعدد بل بھی تھے اس وقت بلوں سے تمام چاہے نکل آئے کوئی چوہا شیر کے کان میں جا گھسا اور پھر نکل آیا۔

ایک چوہا شیر کی موچھیں کترنے لگا کوئی پیٹ پر دوڑتا کوئی دم چھیڑتا تھا شیر اس حالت پریشان ہوگیا بالآخر ایک چوہا پکڑ لیا اور اس کو پکڑ کر مسلنے لگا چوہے نے کہا: مجھے مار کر کیا ملے گا یوں جاں بخشی کا سوال کیا شیر نے چھوڑ دیا، بعد میں شیر شکاری کے پھندے میں پھنسا، اور اس کا پاؤں جال میں تھا شیر مایوس ہوگیا چوہے نے دانتوں کی مدد ے جال کو کترا ورشیر کو آزاد کر دیا شیر شکاری کے پہنچنے سے پہلے ہی آزاد ہوگیا اور میدان میں کودنے لگا۔

درسِ حیات:

☆ نیکی کی ہوئی کبھی رائیگان نہیں جاتی، جہاں چاہے تو اس کا آزمالے۔

☆ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ۔ نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ نہیں۔

(سورۃ الرحمن: 60)

Marfat.com

حکایت 23:

بنایا چڑی مار نے ایک جال خوشی سے لیا اس کو کندھے پہ ڈال
دیا اس کو جنگل میں جا کر بچھا بچھاتے ہی تیتر اک آکر پھنسا
یہ جانا جب اس نے کہ موت آگئی نہایت لجاجت سے یہ عرض کی
اگر جان بخشی ہو اے مرد نیک تو بتلاؤں میں تجھ کو تدبیر ایک
ذرا چھوڑ دے مجھ کو میدان میں میں بولوں گا جولی اک آن میں
نہ آجائیں تیتر اگر بے شمار تو کرنا نہ ہرگز مرا اعتبار
کہا یہ چڑی مار نے فیلسوف سمجھ مجھ کو ایسا نہ تو بے وقوف
کہ کرکے فقط بات کا اعتبار میں یوں جانے دوں ہاتھ آیا شکار
علاوہ ازیں دل میں کھٹکا ہے یہ عجب قسم کا تیرا وعدہ ہے یہ
جب اپنوں سے ہے تیرے دل میں دغا مجھے پھر وفا کی ہو امید کیا

فائدہ:

نہیں ہے وہ سرکار کا خیر خواہ کرے جو رعیت کو اس کی تباہ
یہی خیر خواہی ہے سرکار کی کہ کر قوم کی اپنی تو بہتری
سمجھ لے یہ دل میں جو نیت ہے نیک بھلائی ہے شاہ و رعیت کی ایک
محب قوم کا اور شہ کا عدو وہ ہے دشمن قوم لعنت آبرو
جو جب وطن کا ہے تجھ کو خیال چلا کر تو عارف رہ اعتدال

Marfat.com

حکایت 23

قوم کو مصیبت میں ڈالنے سے شہادت بہتر ہے

چڑیوں کے شکاری نے ایک جال بنایا اور اس کو بخوشی کندھے پر ڈال لیا، جنگل میں جا کر بچھا دیا ابھی بچھایا ہی تھا کہ ایک تیتر اس میں آ کر پھنس گیا جب تیتر نے یہ محسوس کیا کہ اب موت قریب ہے اس نے شکاری سے التجا کی کہ اگر میری جان بخش دو تو میں ایسی بولی بولوں گا کہ بے شمار تیتر میدان میں آ جائیں گے اگر ایسا نہ ہو تو میرا ہرگز یقین نہ کرنا، چڑی مار نے کہا کہ تو مجھ کو بے وقوف مت سمجھ کہ تیری بات کو مان کر میں اپنا شکار ہاتھ سے گنوا دوں، مجھے تجھ سے تیرے وعدے کا بھی کھٹکا ہے جب تو اپنوں کے لئے دل میں دغا رکھتا ہے تو مجھ سے کیا خاک وفا کرے گا۔

فائدہ:

وہ سرکار کا خیر خواہ نہیں ہے جو رعیت کو تباہ کرتا ہے یہی سرکار کی ہے کہ تو اپنی قوم کا خیر خواہ بن، یہ بات اپنے دل میں بٹھا لے جو نیکی پر مبنی ہے محب وطن ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اعتدال کی راہ اختیار کی جائے۔

☆ ☆

Marfat.com

حکایت 24:

بگلچی تھا اک فوج میں اک سوار   لڑائی میں پکڑا گیا ایک بار
کہا اس نے میں تو سپاہی نہیں   کبھی تیغ رن میں چلائی نہیں
کسی کو نہیں میں نے مارا کہیں   کبھی کوئی ہتھیار باندھا نہیں
نہیں مجھ سا لشکر میں کوئی حقیر   مجھے کس لئے کرتے ہو تم اسیر
کہا یہ تو سچ ہے مگر یہ خرم   غضب کا ہے ہتھیار اسے دم بدم
بجاتا ہے تو جب کہ میدان میں   نہیں چھوڑتا عقل انسان میں
خرم تیرا کہتا ہے آگے بڑھو   بنو مرد اور دشمنوں پر چڑھ
بگل تیرا کرتا ہے پیدا وہ جوش   سپاہی کے سر میں نہیں رہتا ہوش
تو ہوتے ہیں لشکر کے لشکر تباہ   تیرا چھوڑنا اس لئے ہے گناہ

درسِ حیات:

اگر عقل ہے چور کی ماں کو مار   کہ پیدا نہ آئندہ ہوں نابکار

Marfat.com

حکایت 24-

بگلچی کا جنگی قیدی بننا

ایک بگلچی کسی فوج میں بطور سوار ملازم تھا وہ کسی لڑائی میں گرفتار ہو گیا اس نے مخالف فوج کو بتایا کہ میں تو سپاہی ہیں ہوں بلکہ کسی بھی میدان جنگ میں نے تلوار نہیں چلائی نہ کبھی کسی کو مارا ہے اور نہ ہی ہتھیار کی تیاری میں اور چلانے میں معاون رہا ہوں، میں تو جنگ میں کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا جس سے دشمن کو جانی نقصان ہو تو مجھے آپ کس لئے اسیر کرتے ہو۔

کہا یہ بات تو سچ ہے مگر یہ (ترم) غضب کا ہتھیار ہے جب تو اس کو بجاتا ہے وت میدان جنگ میں موجود تمام سپاہی جوش وجذبہ کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں اور ان کو اس کی آواز سے ولولہ ملتا ہے اور یہ بگل بجانا جنگ کے بنیادی عوامل میں سے ہے بگل سے سپاہی کے اندر وہ جوش پیدا ہوتا ہے کہ اس میں ہوش تک نہیں رہتا اور کٹنے مرنے پر تیار ہو جاتا ہے تمام لشکرض ہ ہو جاتے ہیں تیرا چھوڑنا اسی لئے باعث ضرر ہے۔

درسِ حیات:

جنگ میں شریک خواہ کوئی بھی کردار ہو وہ لڑائی کا حصہ ہوتا ہے۔

☆ ☆

Marfat.com

حکایت 25:

تھا اک شیر بوڑھا بہت ناتواں علالت سے وہ ہو گیا خستہ جاں
افاقہ ہوا ایک دن اس قدر کہ باہر وہ نکلا عصا ٹیک کر
عیادت کو آئے سبھی جانور نہ آئی وہاں لومڑی اک مگر
عداوت بہت گرگ و روبہ میں تھی کچھ ایسی تھی ان دونوں میں دشمنی
کہ جب وقت پاتا تھا ان میں سے ایک نہ کہتا تھا کبھی دوسرے کی وہ ٹیک
ہمیشہ چلی جاتی تھی نوک جھوک نہ کرتا تھا کچھ شیر بھی روک ٹوک
کہا بھیڑیئے نے کہ عالم پناہ نہیں اس سے بڑھ کر ہے کوئی گناہ
کہ بیمار ہو شاہ مسکیں نواز نہ آئی عیادت کو وہ حیلہ ساز
بغاوت اگر یہ نہیں تو ہے کیا تکبر سراسر ہے سر میں بھرا
ہو اب کے ذرا اس کو تنبیہ ضرور کہ ہے رعب شاہی میں آتا فتور
ادھر جاری اس کی یہ تقریر تھی ادھر لومڑی بھی کہیں آ گئی
ہٹا بھیڑیا شہ کے دربار سے ادب سے بڑھی لومڑی سامنے
زمیں پر دھرا سر بجز تمام کہا یہ کہ اے شاہ عالی خیام
سُنا جبکہ بندی نے لوگوں سے حال طبیعت کو ہے دشمنوں کے ملال
تلاش دوا میں رہی صبح و شام ہوا کھانا پینا بھی مجھ پر حرام
سفر کر کے سو کوس کا آئی ہوں دوا اک عجب پوچھ کر لائی ہوں
دوا ہے وہ ایسی کہ فخر شہاں نہ چھوڑے گی باقی مرض کا نشاں
کہا شیر نے اچھا تعجیل کر بنانے میں اس کے نہ اب ڈھیل کر

Marfat.com

جدا آپ سر بھیڑیئے کا کریں اے خوب پھر آگ میں بھون لیں
ابھی کھایئے مغز اس کا تمام مرض کا رہے گا نہ ہرگز بھی نام
جو دشمن کے آخر کے فقرے سنے وہیں مغز کے اس کے کیڑے وڑے
بہانہ کیا کچھ لیا منہ کو موڑ وہاں سے وہ بھاگا معا پتہ توڑ
کیا عہد دل میں اسی وقت ہی نہ غیبت کروں گا کسی کی کبھی

درس حیات:

بدی کا ہے آخر ہی بے ثمر بدی کر کے امید نیکی نہ کر

حکایت25-

کسی کے بارے میں برا سوچ کر اچھے کی امید نہ لگاؤ

جنگل میں ایک بوڑھا شیر بہت کمزور تھا وہ بیماری کی وجہ سے ضعیف وخستہ جان ہوگیا تھاایک دن اس کو بیماری سے افاقہ ہواتو وہ عصا کے سہارے باہر نکلا سبھی جانوراس کی مزاج پرسی کے لئے آئے۔

مگر لومڑی نہ آئی، گرگ وروبہ میں دشمنی تھی دونوں میں کب سے نوک جھوک تھی دونوں ایک دوسرے سے [ ] رکھتے تھےاور کینہ پروری دونوں کاایک دوسرے کے لئے شیوہ بنا تھا۔

شیران کوروک ٹوک نہ کرتا تھا بھیڑیئے نے کہا عالم پناہ اس سے بڑھ کرکوئی غدر نہ ہوگا شیر (شاہ مسکین نواز) بیمار پڑ گیا ہےاوروہ حیلہ ساز تیارداری کوبھی نہ آئے، یہ سراسر

Marfat.com

بغاوت ہے اور اس میں تکبر ونخوت کی بو آتی ہے اس کو تنبیہ کرنی چاہیے۔

ابھی یہ تقریر جاری تھی کہ لومڑی بھی وہاں پہنچ گئی بھیڑیا شیر کے دربار سے ہٹ گیا ادب کے ساتھ لومڑ سامنے آئی اور زمین پر شیر کے سامنے اپنا سر بعجز تمام رکھ دیا، شیر کی بہت تعریف کی اور کہا کہ دشمنوں کی طبیعت کو ملال ہے حالانکہ میں تو آپ کی دوا کی تلاش میں صبح و شام مصروف تھی، میں نے تو کھانے پینے پر بھی کچھ توجہ نہ دی۔

سو کوس کا سفر طے کر کے ابھی آ رہی ہوں ایک عجب دوا دریافت کر کے لائی ہوں ایسی دوا جس سے مرض کا نام ونشاں باقی نہ رہے گا شیر نے دوا کے بارے میں استفسار کیا تاکہ بیماری سے نجات ملے لومڑی نے دوا یوں بتائی:

بھیڑے کا سرتن سے جدا کریں اس کو آگ میں خون بھون لیں پھر اس کا مغز کھائیں اس سے مرض کا نام ونشان باقی نہ رہے گا۔

جب بھیڑیے نے یہ الفاظ سنے تو وہاں سے بھاگا اور فوچکر ہو گیا اور آئندہ کے لیے عہد کر لیا کہ وہ کسی کی غیبت نہ کرے گا۔

درسِ حیات:

بدی کا پھل سوائے بدی کے کچھ نہیں، بدی کر کے نیکی کی امید نہ کر۔ کسی کے لئے برا سوچ کر اس سے اچھائی کی امید نہ رکھ

☆......☆......

Marfat.com

حکایت 26:

کسی ایک جنگل میں خرگوش تھا نظر آیا کچھوا تو وہ ہنس پڑا
کہا دل میں کس طرح چلتا ہے یہ نہایت ہی ست اور بھدا ہے یہ
کہا اس سے کچھوے نے تہذیب سیکھ ذرا ہنسنے رونے کی تقریب سیکھ
سبب تیرے ہنسنے کا ہوں جانتا صحیح اس کو گو میں نہیں مانتا
ہے ہمت اگر کچھ تو چل میرے ساتھ قسم ہے نہ آؤں گا میں تیرے ہاتھ
ہنسی آئی خرگوش کو اور کہا لو منظور ہے آؤ دوڑیں ذرا
فلانا شجر ہے جو زیتون کا سڑک کے جو بائیں طرف ہے کھڑا
مقرر وہ حد ہم میں تم میں رہی سوا سو قدم یا کہ کچھ کم سہی
جو ہارے کرے دوسرے کو سلام کرے ناک گھس کر بعجز تمام
چلے مار کر ہاتھ پر ہاتھ جب تو خرگوش نے تو کیا یہ غضب
کہ اک دم میں طے کر گیا سو قدم کہ تھا برق لامع سے وہ کچھ نہ کم
جو دیکھا تو کچھ بہت دور تھا ابھی ایک دو ہی قدم تھا چلا
تو خرگوش نے چند لحظے قیام اور ہنس کر کیا یہ کلام
اسی چال سے گر یہ چلتا رہا یوں ہی پینترے گر بدلتا رہا
تو پہنچے گا پہلے نہ یاں شام سے میں لے لوں نہ اک نیند آرام سے
گیا پاس سے اس کے کچھوا گزر وہ خرگوش سوتا رہا بے خبر
کہا دل میں بچہ جو یوں سوؤ گے نصیبوں کو اپنے بہت روؤ گے
مسافت کو طے الغرض یوں کیا نہ ٹھہرا نہ دم راستے میں لیا

Marfat.com

مقرر جو حد تھی پہنچ کر وہاں دی آواز خرگوش کو مہرباں
بہت سو چکے ہو لو اب تو اٹھو جو رکھی تھی شرط اس کو پورا کرو

فائدہ:

بہت ہم نے دیکھے ہیں لڑکے ذہیں جنہیں شوق پڑھنے کا بالکل نہیں
بلا کے ذکی اور ہوشیار ہیں طبیعت کے تیز اور طرار ہیں
گھمنڈان کے دل میں یہ ہے بے گماں قریب آ کے پہنچے گا جب امتحاں
برس دن کا جو کام ہو گا اہم مہینے میں کر لیں گے تیار ہم
نہیں ہوتے انجام کو کامیاب بہت ان کی ہوتی ہے مٹی خراب
بہت بار دیکھا ہے ہم نے یہی کہ لڑکے جو ہوتے ہیں کُند اور غبی
سبق روز کا روز کرتے ہیں یاد او استاد کے دل کو رکھتے ہیں شاد
وظیفے اور انعام تمغے تمام وہ لیتے ہیں اور پاتے ہیں نام

درسِ حیات:

عمل ہے وہ مقبول رب جلیل جو دائم کیا جائے گو ہو قلیل
عبادت کی کثرت کوئی شے مگر استقامت بڑی چیز ہے

Marfat.com

حکایت 26-

پیچھے چھوڑ، آگے دوڑ

(HASTE MAKES WASTE)

کسی جنگل میں ایک خرگوش رہتا تھا اس نے کچھوے کو دیکھا تو اس کی چال اور سست روی پر طنزاً ہنسا اور دل ہی دل میں اس کی سست روی پر اور بھدا ہونے کا خیال لانے لگ۔

کچھوے نے کہا:

تہذیب سیکھو اے خرگوش! ہنسنے اور رونے کا انداز سیکھو ترے ہنسنے کا سبب میں جانتا ہوں اس کو میں درست نہیں مانتا اگر تم میں ہمت ہے تو میرے ساتھ دوڑ لگا کر دیکھ لو، قسم ہے کہ میں تم سے جیت جائں گا اور آگے نکل جاؤں گا۔

خرگوش کو ہنسی آئی اور کہا:

مجھے منظور ہے آؤ دوڑتے ہیں فلاں زیتوں کا درخت ہے سڑک کے بائیں جانب جو نظر آرہا ہے دونوں کی دوڑ کے لئے مقررہ حد وہی ہے جو ہارے گا وہ دوسرے کو سلام کرے گا اور اس کے سامنے عاجز ہوگا جب دوڑ کا آغاز ہوا خرگوش نے ایک چھلانگ میں سو م طے کرلیا وہ برق رفتار تھا جب اُس نے دیکھا کہ کچھوا ابھی دور ہے تو وہ کچھ دیر آرام کرنے لگا اس کو نیند آ گئی اور وہیں سو رہا مگر کچھوا اعتدال کے ساتھ چلتا رہا اور خرگوش کے نزدیک سے ہوکر زیتون کے درخت کو چھوکر واپس نکتہ آغاز کی طرف آنے لگا جو دوڑ کا ابھی نکتہ اختتام تھا۔

Marfat.com

فائدہ:

کئی ایسے لڑکے دیکھے گئے ہیں جو پڑھنے کا شوق بالکل نہیں رکھتے وہ بلا کے ذہین اور ہوشیار ہوتے ہیں طبیعت کے تیز طرار ہوتے ہیں ان کے دل میں غرور اور زعم ہوتا ہے کہ امتحان کے نزدیک وہ تیاری کرلیں گے پورے سال کا نصاب مہینے بھر میں پورا کر لیں گے بالآخر وہ ناکام ہوجاتے ہیں متعدد بار دیکھا گیا ہے کہ جو لڑکے کند اور غبی ہوتے ہیں اور سبق یاد کرتے ہیں اور استاد بھی ان سے خوش ہوتا ہے وہی امتحان میں آخر کار کامیاب ہوتے ہیں اور اعزاز پاتے ہیں۔

درسِ حیات:

عمل وہی اچھا ہے جو دائمی کیا جائے خواہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو، عبادت کی کثرت کی بجائے بہتر یہ ہے کہ استقامت ہو۔ خواہ کم ہی کیوں نہ ہو۔

☆......☆

Marfat.com

حکایت 27:

حریص اور حاسد بڑے دوست تھے دعا دونوں اک دن لگے مانگنے
خدا نے یہ فرمایا اے جبرائیل نہ کر جانے میں ایک لحہ کی ڈھیل
تجھے اختیار اس میں بالکل دیا کہ کر جس طرح چاہے فرض ادا
فرشتہ نے کی ان سے جب گفتگو ہوئی اس کو معلوم دونوں کی خو
کہ ان میں سے اک حرص کی پوٹ ہے بڑا لالچی اور نالوٹ ہے
رفیق اس کا ہے حاسد پرفتن سدا جس کے رہتی ہے دل میں جلن
کہا تم میں سے ایک مانگے گا جو تو دے گا خدا دوسرے کو وہ دو
مگر کر لو باہم یہ تم فیصلہ بیاں اپنی خواہش کرے کون سا
نہ طامع کی تھی حرص کی انتہا مگر دل میں اپنے یہ اس نے کہا
کہ یہ دوسرا بھی تو انسان ہے یہ مانگے گا کیوں کوئی تھوڑی سے شے
اگر دو نا ملنے کا ہے وعدہ تو چپکے ہی رہنے میں ہے فائدہ
کہا اس نے یہ ہیں بزرگ و کلاں کریں گے یہی اپنی خواہش بیاں
کہا دل میں حاسد نے اے پرفساد مجھے بھی ہمیشہ تو رکھے گا یاد
جو مطلب ترا ہے سمجھتا ہوں خوب کہ بندہ کو حاصل ہے کشف قلوب
فرشتے سے ہنس کر کہا شاد شاد فقط ہے مری تو یہی اک مراد
کہ اک آنکھ میں میری رہتا ہے درد ہمیشہ وہ رہتی ہے یرقاں سے زرد
ابھی جڑ سے یہ آنکھ دیجیے نکال کہ ہے زندگی اس سے مجھ پر وبال
بیاں کرکے حاسد ہنسا کچھ ذرا حریص اس کو سن کر بہت ہی ڈرا

Marfat.com

لگا کہنے دل میں یہ ہو کر ملول دعا اس کی گر ہو گئی یہ قبول
نہ بگڑے گا اس کا کچھ ایسا مگر مجھے تو نہ آئے گا کچھ بھی نظر

درسِ حیات:

چلاتا ہے تیر اپنا حاسد اگر تو لگتا ہے اس کے ہی وہ آن کر
کہو یہ حریص جہاں گرد کو وہی پائے تو ہے قسمت میں جو

حکایت 27-

انسان کی فطرت کبھی نہیں بدلتی

ایک حریص اور ایک حاسد دونوں گہرے دوست تھے، دونوں ایک دن دعا مانگنے لگے خدا نے جبریل کو فوراً ان کے پاس جانے کا حکم دیا اور ان کو مکمل اختیار بھی دے دیا کہ جو معقول ہو وہ کر دینا، فرشتے نے جب دونوں سے گفتگو کی تو اس کو دونوں کی خصلتوں کا علم ہو گیا، کہ ایک حرص والا ہے اور دوسرا حاسد ہے۔

فرشتے نے کہا:

تم میں سے جو بھی ایک چیز مانگے گا، دوسرے کو وہی چیز دو کی تعداد میں ملے گی۔

مگر یہ فیصلہ آپ دونوں نے خود کرنا ہے کہ کون کیا پہلے مانگے گا، لالچی نے فیصلہ کیا کہ اگر بعد میں دگنا ملنا ہے تو خاموشی بہتر ہے۔

حاسد نے فیصلہ کیا کہ وہ ہی پہلے مانگے گا۔

چنانچہ اس نے کہا اس کی ایک آنکھ یرقان کی وجہ سے زرد رہتی ہے اس آنکھ کو نکال دیجئے کیوں کہ یہ آنکھ میرے لئے وبال جان بنی ہوئی ہے۔

Marfat.com

لالچی یہ سن کر بہت ڈرا دل ہی دل میں کہنے لگا اگر اس کی دعا قبول ہو گئی تو اس کا تو کچھ نہ بگڑے گا مگر میری دونوں آنکھیں ضائع ہو جائے گی اور میں دیکھنے سے محروم ہو جاؤں گا۔

درسِ حیات:

حاسد جو بھی چال چلتا ہے اس کا تیر اسی کو آ کر لگتا ہے حریص کو بھی وہی ملتا ہے جو اس کے مقدر میں ہوتا ہے۔

☆ ☆

Marfat.com

حکایت 28:

تھی اک بگلے کی دوست اک لومڑی کیا کرتے اکثر وہ باہم ہنسی
کہا لومڑی نے کل آپ آیئے جو ہو ماحضر میرے گھر کھایئے
پھٹی جب کہ پو بگلا اٹھ کر گیا سلام اس نے جا لومڑی کو کیا
تو خاطر تواضع بہت اس نے کی مدارات مہمان کی کی بڑی
نکالا کہیں سے بڑا ایک تھال دیا شوربا گوشت کا اس میں ڈال
رہا شوربا پیندے میں سب کا سب وہ دونوں لگے کھانے اس میں سے جب
زباں سے لگی چاٹنے لومڑی وہ سب کر گئی چٹ نہ ساعت لگی
لگا ایک قطرہ نہ بگلے کے ہاتھ وہ دیتا رہا شرم سے اس کا ساتھ
کہا لومڑی نے سبب اس کا کیا بہت تھا مزے دار یہ شوربا
مگر شوق سے تم نے کھایا نہیں کہ کھانا غریبوں کا بھایا نہیں
کہا اس نے تھی بھوک ہی اس قدر قدم رنجہ کل کیجئے میرے گھر
ہوا دوسرا دن گئی لومڑی تو بگلے نے آؤ بھگت خوب کی
وہ لایا صراحی کہیں سے نکال پکایا تھا قیمہ دیا اس نے ڈال
مزہ لے کے بگلہ تو کھاتا رہا مدد چونچ سے اپنی پاتا رہا
بہت لومڑی نے کی کوشش مگر نہ آیا کوئی اس کو رستہ نظر
کبھی منہ صراحی کا تھی چاٹتی گرا کوئی ریزہ اٹھاتی کبھی
غرض اس کے پلے کچھ بھی نہ پڑا وہ ہنسنے لگی کر کے دل کو کڑا
یہ سچ ہے وہ بگلے سے کہنے لگی کہ میں نے جو بویا تھا کاٹا وہی

Marfat.com

درسِ حیات:

کسی سے کرے گر تو ایسی ہنسی کہ اس کو لگے وہ نہایت بری
جواب اس کا دل سخت وہ پر ملال تو تو بھی ہنسی میں ہے دے اس کو ٹال

حکایت 28-

جو بوؤ گے وہی کاٹو گے

ایک بگلے اور ایک لومڑی کے درمیان دوستی تھی دونوں ایک دوسرے ساتھ ہنسی مذاق میں رہتے، ایک دفعہ لومڑی نے کہا:

اے بگلے کل تم میرے گھر آنا کھانے کی دعوت ہے۔

صبح سویرے بگلا اٹھا اور لومڑی کے گھر پہنچ کر اس کو سلام کیا اس نے خوب تواضع اور مہمان نوازی کی، اندر سے ایک بڑا تھال نکالا اور اس میں گوشت کا شوربا ڈال دیا، پیندے میں شوربا رہ گیا دونوں اس میں کھانے لگے۔

لومڑی زبان سے چاٹنے لگی اور چند لمحوں میں سارا شوربہ چٹ کر گئی بگلے کے ہاتھ ایک قطرہ بھی نہ لگا وہ شرم سے اس کا ساتھ دیتا رہا۔

لومڑی نے کہا کہ شوربا بہت مزیدار تھا مگر تم نے شوق سے نہیں کھایا جیسے کے غریبوں کا کھانا بھایا نہیں ہے۔

بگلے نے کہا کہ مجھے بھوک نہ تھی اس لئے بھرپور نہ کھایا کل آپ میرے گھر آنا اور آپ کو دعوت طعام ہے۔

جب دن چڑھا تو لومڑی بگلے کے گھر پہنچی، بگلے نے آؤ بھگت خوب کی، وہ کہیں

Marfat.com

سے صراحی نکال کر لایا قیمہ پکایا تھا اس میں ڈال دیا، چونکہ اس کا داخلی سوراخ چھوٹا تھا بگلہ بڑے مزے سے اندر چونچ ڈال کر کھاتا رہا مگر لومڑی کا منہ اس میں نہ جا سکا جس سے وہ اس کے کھانے سے محروم رہی لومڑی گرا پڑا کھاتی اور چاٹتی رہی اس کے پلے کچھ نہ پڑا، اور بہت نادم ہوئی کہ اس نے جیسا سلوک کیا اس طرح کا صلہ ملا۔

درسِ حیات:

اگر کسی سے ہنسی مذاق کریں جو اس کو برا لگے اگر وہ اس کا جواب سخت دے تو تمہیں چاہیے کہ اس کا ٹال دو اور بُرا نہ مانو۔

دوستوں کے ساتھ ہمیشہ بھلائی کریں اور دوستوں کے ساتھ دھوکہ نہ کریں ورنہ جیسا کریں گے ویسا ہی آپ کے ساتھ کیا جائے گا۔

☆ ☆

Marfat.com

حکایت29:

کسی گھنے جنگل میں اک شیر تھا مہیب و جری و شقی پر جفا
غرور جوانی میں وہ مست تھا کہ شیروں میں سب سے زبردست تھا
گرجتا تھا اک دن نیستان میں پڑا شور اس کا بیابان میں
دھاڑا وہ انگڑائی جب توڑ کر لرزنے لگے سب شجر اور حجر
سنا ایک مچھر نے دل میں کہا چکھاؤں اسے اس کے غل کا مزا
تکبر کو میں اس کے دوں آج توڑ کہ آئندہ سے دے تنتنانا یہ چھوڑ
ڈٹا آکے وہ شیر کے سامنے لگا کہنے اس سے یہ للکار کے
تجھے زور کا ہے بہت کچھ گھمنڈ مرے بھی تو تیار ہیں دیکھ ڈنڈ
خبر تیری لیتا ہوں ٹھہرو ذرا سناتا ہوں اک زور کا پٹخنا
ابھی چاروں شانے گراتا ہوں چت میرے سامنے کیا بھلا تیرا بت
سنی شیر نے جب یہ لاف و گزاف ہنسا اور کہا مجھ کو کیجیے معاف
مجھے شرم آتی ہے تجھ سے لڑوں مقابل جو کچھ بھی ہو اس سے اڑوں
کہا سن کے مچھر نے ہو کر دلیر ذرا سامنے آ نہ کر اب تو دیر
مجھے تو یہ پہلے ہی سے تھا یقین لڑے مجھ سے یہ تجھ میں طاقت نہیں
بھبکتا ہوا شیر آگے بڑھا اسے دیکھ مچھر ہوا میں چڑھا
شجر میں جو پنجہ لگا شیر کا وہ دو ٹکڑے ہو کر زمیں پر گرا
کہا اس سے مچھر نے ہوشیار ہو مرا وار ہے اب خبر دار ہو
گھسا ناک میں جا کے وہ دفعتہ تو سر میں ہوئی شیر کے وہ جلن

Marfat.com

کیا بے قرار اس کو اک آن میں پھرا سر کو ڈھنستا بیابان میں
لیا چھیل ناخن سے منہ سر بسر ہوا چہرہ سب خون سے تربتر
ہوئی تھی ابھی اس کو گھتے نہ دیر کہ چلا اٹھا بے قراری سے شیر
کہا اب خطا میری کیجئے معاف تمہاری طرف سے ہے دل میرا صاف
یہ وعدہ کرتا ہوں تم سے ابھی نہ لوں گا کسی سے کبھی دشمنی

درسِ حیات:

اگرچہ ہو جثہ میں دشمن صغیر نہ جانو کبھی اس کو دل میں حقیر
صفت ایک ہے دشمن اور آگ کی سمجھنا نہ ان دو کو تھوڑا کبھی

حکایت 29-

دُشمن کو حقیر مت سمجھو!

کسی گھنے جنگل میں ایک شیر رہتا تھا، جو کہ بہت دلیر، بہادر اور توانا تھا وہ غرور جوانی میں ہمہ وقت مست رہتا تھا وہ تمام شیروں میں نمایاں تھا جب گرجتا تھا تو پورے جنگل میں لرزا ہوتا تھا جب وہ انگڑائی توڑتا اور دھاڑتا تو تمام درخت اور پتھر لرز جاتے تھے ایک بار ایک مچھر نے دل میں دل میں کہا کہ شیر کے شور وغل کا مزا اس کو چکھانا چاہیے، میں اس کے تکبر کو آج توڑ دوں گا کہ آئندہ یہ دھاڑنا چھوڑ دے۔

وہ مچھر شیر کے سامنے آ گیا اور اس کو لکارتے ہوئے کہا تجھ کو زور کا بہت گھمنڈ ہے مگر میرے بھی اعضائے بدن دیکھ ذرا کس قدر تیز و تفنگ ہیں، میں تیری ابھی خبر لیتا ہوں، تجھے ابھی پٹختا ہوں اور تجھے چاروں شانے چت کرتا ہوں میرے سامنے تیری کیا مجال ہے

Marfat.com

کہ کچھ ہمت دکھائے جب شیر نے مچھر کی یہ دھمکیاں سنیں تو ہنسا اور کہا کہ گذارش ہے کہ مجھے معاف کریں مجھے تم سے لڑتے ہوئے شرم آتی ہے، مگر کوئی مخالف برابر جوڑ کا ہوتو اس کے لڑنا بھی بنتا ہے۔

مگر مچھر نے دلیری کے ساتھ کہا:

''سامنے آؤ، اور مقابلہ کرو مجھے تو پہلے ہی شک تھا کہ تم مجھ سے لڑنے کی طاقت نہیں رکھتے۔''

شیر بھکتا ہوا آگے بڑھا اور حملہ آور ہوا۔

مچھر نے حملہ اس طرح کیا کہ شیر کے ناک میں جا گھسا تو شیر کے سر میں جلن ہونے لگی اور اس وجہ سے وہ بے قرار دبے چین ہو گیا۔

سر کو لئے جنگل میں پھرنے لگا۔

اس نے اپنے ناخن سے اپنا سر بھی چھیل لیا اور چہرہ خون سے لت پت ہو گیا ابھی تھوڑی دیر ہی شیر کے دماغ میں مچھر دخیل ہوا ہوگا کہ شیر کے چھکے چھوٹ گئے اور بہت اضطراب میں مبتلا ہو گیا۔

پھر شیر نے کہا:

اے مچھر! میری خطا معاف کر دیجئے تمہارے چٹکی میرا دل صاف وشفاف ہو گیا ہے اب میں تم سے یہ عہد کرتا ہوں کہ تمہیں کبھی تنگ نہ کروں گا۔

درسِ حیات:

اگر چہ دشمن جسامت میں چھوٹا ہوتو اُس کو کبھی بھی دل میں حقیر مت سمجھنا چاہیے۔
دُشمن اور آگ دونوں ایک جیسی صفت ہے دونوں کو کبھی کم تر نہ سمجھو، دونوں ضرر پہنچا سکتے ہیں۔

☆......☆......

Marfat.com

حکایت 30:

کہا اپنی اماں سے یہ چاند نے — بنا مجھ کو کپڑے تو اچھے سے دے
مجھے طعنے دیتا ہے یہ ہر بشر — کہ ماں اس کی ہے کاتتی رات بھر
نہ جانیں کہ کرتی ہے کیا سوت کا — کہ پھرتا ہے ننگا جو یہ بھوت سا
میں ننگا دھڑنگا کہاں تک پھروں — بتا روز روشن میں کب تک چھپوں
کہا اس کی ماں نے کہ اے پرشعور — نہیں تیری ماں کا کچھ اس میں قصور
کبھی بدر ہے تو کبھی ہلال — کبھی نعل سیم تن کبھی زر کا تھال
پھر اک حال پر بھی تو اک دن قیام — نہیں تجھ کو کیا کیجئے اے خوش خرام
کبھی بھی نہ پوشاک ہو گی درست — کبھی جسم پر ایسی ہو گی وہ چست
کہ پھٹنے میں اس کے لگے گی نہ دیر — نہ چولی نظر آئے گی اور نہ گھیر
پڑے مصیبت میں آمیری جاں — لئے سوئی دھاگہ پھروں گی کہاں
بدن پر کبھی ہو گی کھجلی ضرور — گرے گا الجھ کے کہیں بے شعور
پھرے گا جو خلخل تو کرتا ہوا — ستارے اڑائیں گے پھر قہقہہ

درسِ حیات:

تلون مزاجی بڑا عیب ہے — تھی دوستی ساتھ اس کے لاریب ہے
سڑک پر نہیں روڑوں کی کچھ کمی — کبھی دیکھی ہے ان پہ کائی جمی
سبب کیا کہ اک جا وہ رہتی نہیں — سکوں اور تحمل کو سہتی نہیں

Marfat.com

حکایت 30-

کبھی تولا کبھی ماشا ہاتھ امیر کے جیسے کاسا

پورے چاند کو اگر غور سے دیکھیں تو اس میں ایک عورت کے چرخا کاتنے کی تشبیہ معلوم ہوتی ہے ایک بار چاند نے اپنی ماں سے کہا:

مجھے اچھے سے کپڑے بنا کردے دو مجھے لوگ طعنہ زنی کرتے ہیں کہ اس کی ماں رات بھر چرخا کاتتی رہتی ہے وہ نہ جانے اس دھاگے یا کپڑے کا کیا کرتی ہے جو چرخے سے بنتی ہے مگر اس کا بیٹا ننگا پھرتا رہتا ہے۔

مجھے یہ خفگی ہے کہ اس طرح ننگا کب تک پھرتا رہوں ایک روز روشن بتلاؤ میں کب تک اس طرح چھپتا رہوں۔

اس کی ماں نے جواباً کہا:

کبھی تو کوتاہ (چھوٹا) ہو جاتا ہے اور کبھی مکمل بن جات ہے تم پورا مہینہ مختلف سائز میں رونما ہوتے رہتے ہو اور تمہارا بدن روزانہ بدلتا رہتا ہے اگر میں بالغرض تمہاری پوشاک بنا بھی دیتی ہوں پیچھے کس طرح تم کو مناسب رہے گی کبھی چھوٹی ہو جائے گی اور کبھی بڑی ہو جائے گی۔

بالآخر وہ پھٹ جائے گی کبھی چولی اور کبھی گھیر انظر نہ آئے گا۔

اور اگر لباس پھٹ جائے گا تو میں ہمہ وقت اس کی سلائی کے سلسلہ میں تمہارے پیچھے رہوں گی۔

تنگ لباس میں اگر کبھی جسم پر کھجلی ہوئی تو تم اس دوران گر سکتے ہو، اگر یونہی ہمہ وقت اضطراب و بے قراری میں رہے تو پھر ستارے تمہارا مذاق اُڑاتے رہیں گے اور خوب

Marfat.com

قہقہے لگاتے رہیں گے

درسِ حیات:

متغیر طبع ہونا ایک عیب ہے اور اس میں ہمہ وقت خدشات لاحق رہتے ہیں سڑک پر ہزاروں کنکر پڑے ہوتے ہیں ان پر کبھی کائی نہیں جمتی اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ سکون اور تحمل کو ہر وقت یہ سہتے رہتے ہیں۔

☆......☆......

Marfat.com

حکایت 31:

مرا باپ تو نوجواں اس کا بیٹا گیا باغ میں اپنے اور جا کے دیکھا
کہ سر سبز انگور کی ٹہنیاں تھیں پھلے پھولے انار اور کھرنیاں تھیں
عجب باغ پر رونق آئی ہوئی تھی کہ بدلی بھی اس وقت چھائی ہوئی تھی
حساب آمد و خرچ کا اس نے جوڑا نہ پڑتال سے باقی اک حبہ چھوڑا
یہ پوچھا پھر اس نے کہ اے باغبانو برائے خدا تم مجھے یہ بتا دو
یہ جو باغ کے گرد ہے باڑ اونچی ہوئی کتنی خرچ اس پر ہے جمع پونجی
کہا آپ کے تھے جو مرحوم والد خیال اس کا رکھتے تھے اکثر وہ زائد
مرمت بھی رکھتے۔تھے وہ اس کی جاری مقرر تھی ہم میں سے ہر اک کی باری
پھریں گرد ہر روز خوب اس کو دیکھیں اگر ٹوٹی پائیں تو فوراً بنا دیں
کہا سوچ کر نوجواں نے اسی دم بہت خرچ اس باغ کا ہے کرو کم
ضرورت نہ کچھ باڑ کی اس قدر ہے ہوا رکتی ہے اور ہمیں کس کا ڈر ہے
یہ کانٹے حقیقت میں بے فائدہ ہیں نہ خرچوں گا اک کوڑی ان پر کبھی میں
وہ ہاں جی کے نوکر تھے اور تنگ بھی تھے مناسب بہت ہے کیا سب نے مل کے
نہ اس باڑ کی اک برس تک خبر لی ہوئی ایسی گویا نہ تھی وہ کبھی بھی
یہ نوبت ہوئی رفتہ رفتہ کہ آخر وہ نوکر بھی گھر جا کے سونے لگے پھر
کھلا اس طرح چار سو میں جو میداں رکے پھر نہ تو جانور اور نہ انساں
رہا جب نہ کار نگہبانی بس میں اجڑ سب گیا باغ اک دو برس میں
کھلیں آنکھیں اس وقت اس نوجوان کی ہوئی اپنی معلوم اسے بے وقوفی

Marfat.com

درسِ حیات:

رکیں گے اسی طرح باہر کے ڈاکے کرو خوب مضبوط سرحد کے ناکے
مہذب ہوں اور تربیت یافتہ ہوں پولیس اور فوجیں بھی آراستہ ہوں
چمن باغ اور کھیت سرسبز ہوں گے یہ ہیں ملک کی باڑیں ان کے سبب سے
یہی باڑ کھیتوں کو کھانے لگے گی خبر گر نہ رکھو گے اس باڑ کی بھی

حکایت 31-

اب پچھتائے کیا ہووت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

ایک آدمی مرا تو اس کا نوجوان بیٹا اپنے باغ میں گیا اور جا کر دیکھا کہ سرسبز انکور کی ٹہنیاں موجود ہیں وہاں انار بھی جا بجا اگا ہوا ہے باغ میں خوبصورتی چھاؤں تھی اور ایک رونق کا سماں تھا اس وقت وقت بادل بھی آسمان پر منڈلا رہا تھا۔

اس نے اسی وقت خرچ اور آمدن کا حساب کتاب کیا اور پڑتال کرتے وقت ایک چیز بھی نہ ترک کی۔

پھر اس نے وہاں کے مالیوں سے باغ کے بارے میں استفسار شروع کر دیا کہ مجھے یہ بتلاؤ باغ کے اردگرد کی باڑ جو لگی ہوئی ہے اس پر کتنی لاگت آئی۔

انہوں نے جواب دیا:

آپ کے والد مرحوم ہی اس کا اکثر خیال رکھتے تھے، برسوں میں انہوں نے ہزاروں روپے خرچ گئے۔

مرمت وہ جاری وساری رکھتے تھے، یہ سلسلہ چلتا رہتا تھا۔

Marfat.com

اور ہم لوگوں کی وہاں ڈیوٹی باری باری آتی تھی۔
اگر ہم کو کوئی کسی چیز میں نقص یا عیب نظر آتا تو ہم اس وقت مالک کو بتاتے تھے۔اور مالک کے حکم سے اس کو اسی وقت درست کردیتے تھے
اسی وقت نوجوان نے سوچ کر کہا: اس باغ کا خرچ بہت زیادہ ہے لہٰذا ابھی اس کا خرچ کم کیا جائے۔
اس باڑ کی باغ میں قطعاً ضرورت نہیں ہے۔
اگر یہ نہ بھی ہو تو کسی بات کا خوف نہیں بلکہ باڑ سے تو ہوا بھی رکتی ہے۔
یہ کانٹے جو باغ میں لگتے ہیں ان کا کچھ فائدہ نہیں ہے۔
ان کی دیکھ بھال کے سلسلے میں ایک کوڑی بھی خرچ نہیں کروں گا۔
وہ تمام نوکر ہاں جی کے تھے اور تنگ بھی تھے، سب نے مل کر یکلخت کہا: درست ہے مالک۔
پھر اس باڑ کی ایک سال تک کچھ خبر نہ لی گئی وہ باڑ گویا ایسی تھی کہ جیسے وہ باغ کے ☆دھوہی نہ۔
نوکروں کی یہ نوبت آ گئی کہ وہ بھی آہستہ آہستہ گھر جا سونے لگے۔
جب چاروں طرف کی رکاوٹین اور تحفظ ختم ہو گیا تو پھر اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے انسان اور جانوروں نے بھی آنی جانی شروع کر دی۔
اور گلستان میں آمدورفت اس طرح عام ہو گئی۔
جب یہ صورت حال ظاہر ہو گئی تو بالآخر دو سال کے اندر باغ اجڑ گیا۔
اور اس کی ہریالی بھی ماند پڑ گئی۔
جب سب کچھ لٹ گیا تو پھر نوجوان کی آنکھیں کھلیں۔
پھر اس کو اپنے بے وقوفی کا احساس ہوا۔

Marfat.com

درسِ حیات:

سرحد کے ناکے خوب مضبوط ہونے چاہئیں اس سے ہی ممکن ہے کہ بیرونی خطرات کو کم کیا جا سکے، پولیس اور فوجیں بھی متعین ہوں اور وہ مہذب و تربیت یافتہ ہوں یہ ملک کی باڑیں ہیں اس طرح باغ اور کھیت بھی انہی سے سرسبز ہوتے ہیں اگر اس باڑ کی خبر گیری نہ رکھو گے تو یہی باڑ تمہارے کھیتوں کو اجاڑ دے گی۔

گھر کی چار دیواری کی حفاظت سے گھر محفوظ رہتے ہیں۔

......☆......☆......

Marfat.com

حکایت 32:

ہوئی چوہوں اور نیولوں میں لڑائی تو ہر بار چوہوں نے ہی منہ کی کھائی
وہ مغلوب ایسے ہوئے ڈر کے مارے بلوں میں چھپے جا کے بے چارے سارے
نہ نکلے جو باہر لگے بھوکے مرنے لگے مشورہ ایک دن مل کے کرنے
شکستیں جو پے در پے ہوتی ہیں حاصل سبب اس کا کیا ہے نہیں ہم تو بزدل
ہر اک ہم میں سے رستم پلٹین ہے نبرد آزما اور شمشیر زن ہے
ہمارا نہ دنیا میں ہے کوئی ہمسر اڑاتے ہیں میداں میں دشمن کا ہم، سر
فقط اک قواعد کی ہم میں کمی ہے وگرنہ ہر اک ہم میں رن کا دھنی ہے
مرتب کیا پلٹنوں کو یکایک مقرر کیے صوبے دار اور نائک
بنا کوئی کرنیل اور کوئی کپتان کیا از سر نو لڑائی کا ساماں
یہ دھن افسروں کے سروں میں سمائی کہ وردی کوئی چاہیے افسری کی
سپاہی سے ممتاز افسر ہوئے یوں کہ سوجھا کسی کو جو سینگوں کا مضموں
لیے باندھ دو سینگ ہر اک نے سر پر بھری باد نخوت دماغوں ی آکر
نہ کچھ جانتے تھے سپاہی کی ہستی برابر تھی ان کو بلندی و پستی
کدورت نہ نکلی تھی اب تک دلوں سے لڑائی پھر ان کی ہوئی نیولوں سے
چوہوں کو ہی آخر ہوئی پھر ہزیمت بھگوڑوں پہ پھر آپڑی جب مصیبت
گھسے جا بلوں میں چوہوں کے سپاہی مگر افسروں کی عجب شامت آئی
وہ بھاگے تو دشمن نے پیچھے سے ٹوکا گھسے جب بلوں میں تو سینگوں نے روکا
گئے بھول سارے قواعد کے کرتب کہ تھے جتنے افسر وہ مارے گئے سب

Marfat.com

درس حیات:

ہیں سردار بنتے میں گو فائدے بھی مگر ہوتے ہیں ساتھ ہی خرخشے بھی
کٹے باڑ سے نام تلوار کا ہو لڑے فوج اور نام سردار کا ہو
لڑائی میں رہتے ہیں بے چارے آگے وہ ہی ہوں گے بد نام گر فوج بھاگے

حکایت 32-

غرور کا سر ہمیشہ نیچا ہوتا ہے

چوہوں اور نیولوں کے درمیان جنگ ہوئی ہر مرحلہ پر چوہوں نے منہ کی کھائی، مغلوب ہوئے اور خوف سے اپنے بلوں میں جا کر چھپ گئے جب ان کو بھوک لگنے لگی تو وہ مشورہ کرنے لگے کہ ابھی کیا کرنا چاہیے اگر بارہا شکست ہوئی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ہم بزدل ہیں انہوں نے اعادہ کیا اور ارادہ کیا کہ ہم دوبارہ میدان میں اتریں گے ہم میں سے ہر ایک رستم اور شمشیر زن ہے اور کہا کہ ہم سا کوئی دنیا میں دوسرا نہیں ہے۔

ہم میدان جنگ میں دشمن کا سر اڑانے والے ہیں ہم میں صرف ایک قاعدہ کی کمی ہے وگرنہ ہم میں ہر کوئی جنگ میں معرکہ آراء و جنگجو ہے اس دفعہ انہوں نے پلٹونوں کو مرتب کیا صوبہ دار اور نائک مقرر کیے ان کو میں کوئی کرنل تو کوئی کیپٹن نامزد کر دیا گیا اب از سر نو سامان لڑائی کا بندوبست کیا جانے لگا، افسروں نے حکم دیا کہ کوئی مخصوص وردی ہونی چاہیے جو افسر پہنیں۔

کسی نے سینگوں کے لگانے کا مشورہ دیا اور اس پر اکتفا ہوا ہر ایک نے دو سینگ اپنے سر پر باندھ لئے اور تمام کے ذہنوں میں تکبر سما گیا سپاہیوں کو فن سپاہ کا خاص پتا نہ تھا وہ

Marfat.com

سرف تکبر بھی کر رہے تھے بالآخر دوبارہ نیولوں کے سامنے صف آراء ہو گئے چوہوں کو پھر ہزیمت سے دوچار ہونا پڑا۔

دوبارہ چوہے بلوں میں جا گھسے اس دفعہ افسروں کی عجب شامت آئی کہ ان کے سر پر سینگ تھے جب وہ بھاگ کر بلوں کی طرف دوڑے تو بلوں میں جانے میں سینگ رکاوٹ بن گئے پھر اور سارے قواعد وضوابط بھول گئے بالآخر تمام مغرور اور سینگوں والے افسر مارے گئے۔

درسِ حیات:

اگر کوئی سردار بنتا ہے تو اگر اس کی نمود نمائش بہت ہوتی ہے مگر اس کی ذمہ داری بھی ویسی ہی اہم ہوتی ہے سپاہی اگر نبرد آزما ہوتے ہیں تو اس صورت میں بھی سردار کو ہی اعزاز ملتا ہے۔

لڑائی میں جو آگے ہوتے ہیں وہ ہی بدنام ہوتے ہیں جب فوج پیٹھ دکھا کر بھاگ جائے۔

ناکامی کا سبب افسرشاہی ہے اور کامیابی کا راز مسلسل محنت ہے جو قومیں افسر شاہی کا اپنا سب کچھ بنا لیں وہ ہمیشہ ناکامی کا منہ دیکھتی ہیں اور جس قوم کے افسر اپنے فرائض منصبی کو خوب جانتے اور نبھاتے ہیں وہی کامیابی سے ہمکنار ہوتی ہیں

......☆......☆......

Marfat.com

حکایت 33:

کسی باغباں نے گدھا اک خریدا بہت موٹا تازہ مگر دل کا بودا
تھی اس باغ میں گھاس کی اتنی کثرت کہ باقی نہ دل میں رہی اس کے حسرت
جوی زرقہ اور دوب کھاتا تھا راتوں طرح طرح کے روپ لاتا تھا راتوں
نہ تھی باغ میں کام کی کچھ مشقت جو کرنی پڑی اس کو تھوڑی سی محنت
دعا ایک روز اس نے یہ کی خدا سے خدا مخلصی دے مجھے اس بلا سے
دل باغباں میں یکایک سمایا کہ جا کر اسی وقت اسے بیچ آیا
خریدا کمہاروں نے دیکھا جو موٹا لگے لادنے اس پر دومن کا بورا
وہ بے رحم سختی سے تھے کام لیتے مگر پیٹ بھر کر نہ کھانے کو دیتے
اگر بھس کا لانا کبھی بھول جاتے تو کوڑی پہ جا کر اسے چھوڑ آتے
بنا سوکھ کر بھوک سے کانٹا وہ جب یہ کی عرض اس نے خدا سے کہ یا رب
نہیں گر ابھی موت ہے میری آئی مجھے ایسے آقاؤں سے دے رہائی
اثر اپنا فوراً دکھایا دعا نے کمہاروں کے ہاتھوں وہیں بیچ آئے
وہاں جا کے کچھ اور ہی رنگ دیکھا کھٹیکوں کے گھر کا عجب ڈھنگ دیکھا
گدھوں اور گھوڑوں کی لاتے تھے لاشیں بناتے تھے کمبخت ادھیڑ ان کی کھالیں
فقط جسم کو تھوڑی تکلیف تھی واں نہیں چین مرکر بھی آتا نظریاں
وہ اک رات گھر سے کھٹیکوں کے بھاگا بہت دوڑا دیکھا نہ پیچھا نہ آگا
کہیں ریچھ بیٹھا تھا رستے میں کالا پکڑ کر اسے ریچھ نے پھاڑ ڈالا

Marfat.com

درسِ حیات:

نہیں شکر کرتے جو کر کے قناعت پسند آتی جن کو نہیں ایک حالت
بدل کب وہ سکتے ہیں اپنا مقدر کہ ہو جاتا ہے اور بھی حال بدتر
نہیں خوش کبھی بھی وہ دنیا میں رہتے نئی ایک تکلیف ہیں روز سہتے

حکایت 33-

خوش نصیب وہ ہے جو اپنے نصیب پر خوش ہے

کسی مالی نے ایک گدھا خریدا جو کہ بہت موٹا اور تروتازہ تھا مگر وہ دل کا بودا تھا اس کے باغ میں گھاس کی کثرت تھی اور گدھے کے دل میں کچھ حسرت باقی نہ رہی صبح و شام وہ طرح طرح کی تروتازہ گھاس کھاتا، باغ میں کام مشقت بھی نہ تھی یوں محنت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

اس بار اس نے خدا سے دعا کی:

کہ یا خدا! مجھے اس بلا سے خلاصی عطا کر دے۔

اس کی دعا قبول ہوئی اور باغبان کے دل میں یکا یک خیال آیا کہ جا کر اس کو ابھی فروخت کر آؤں۔

باغبان نے گدھے فروخت کیا تو کمہاروں نے خرید لیا۔

انہوں نے اس کو موٹا و توانا دیکھا تو اس سے خوب مشقت کروائی اس پر وہ کئی کئی من کے بورے لادنے لگے۔

Marfat.com

وہ اس گدھے سے بے رحمی کے ساتھ کام کرواتے اور دوسری طرف پیٹ بھر کر کھانا بھی نہ دیتے تھے۔

اس کو ایسے میدان میں رکھا جاتا جہاں گھاس تک نہ تھی، اس طرح فاقوں اور بھوک سے بالآخر وہ سوکھ کر کانٹا ہو گیا اس نے اپنے خدا سے عرض کی۔

اے خدایا! مجھے ایسے آقاؤں سے نجات دے دے۔

خدا نے دعا قبول کر لی اور فوراً دعا نے اثر دکھایا، کمہاروں کے دل میں خدا نے یہ ڈال انہوں نے شک کی بنا پر اس کو کھٹیکوں کے ہاتھ فروخت کر دیا۔

وہاں کچھ اور ہی رنگ تھا، وہاں رہنے کا عجب ونرالا انداز تھا۔

گدھوں اور گھوڑوں کی لاشیں اس گدھے پر لاد کر لاتے تھے اور پھر وہ ان کی کھالیں اتار کر سکھاتے اور چمڑا بناتے ہیں۔

اب پھر گدھے نے ملال کے ساتھ سوچا کہ کس مصیبت میں پھنسا ہوں ان سے کچھ بعید نہیں کہ زندوں کی کھالیں بھی کھینچنے لگیں۔

وہاں بھی گدھے کا دل نہ لگا اور بے چین رہتا تھا، وہ ایک رات کھٹیکوں کے گھر سے بھاگ نکلا۔ ایسا بھاگا کہ مڑ کر پیچھے بھی نہ دیکھا کہیں اس کو راستے میں کالا ریچھ نظر آیا اس ریچھ نے گدھے کو پکڑا اور چیر پھاڑ کر نگل گیا۔

درسِ حیات:

جو قناعت نہیں کرتے اور شکر نہیں بجالاتے اور جو متغیر الطبع ہوتے ہیں ان کے مقدر کبھی نہیں بدل سکتے ان کا حال بدتر ہی رہتا ہے۔

دنیا میں ایسے لوگ کبھی خوش نہیں رہتے روز بروز ان کو نئی تکلیف سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

☆......☆......

Marfat.com

حکایت 34:

طبیب اک معالج رہا تھا کسی کا　　قضا سے مریض اس کا وہ مر گیا تھا
جنازہ جو لے کر چلے دفن کرنے　　معالج تھا ہمراہ لگا آہ بھرنے
یہ اثنائے راہ میں جاتا تھا کہتا　　بھلے مانسوں کی طرح گر یہ رہتا
نہ پیتا شرابیں نہ عیاش ہوتا　　تو کیوں آکے یوں قبر میں آج سوتا
خورد نوش میں گر یہ پرہیز کرتا　　جوانی میں کیوں اس طرح آج مرتا
کہا اس سے کیا آپ فرما رہے ہیں　　یہ کیوں مثل مجذوب بڑبڑا رہے ہیں
نصیحت کا اب فائدہ کیا رہا ہے　　نصیحت کا موقع کہو کونسا ہے
نصیحت تمہیں کرنی تھی زندگی میں　　یہ کیا کام دے گا اب اس بے کسی میں

درسِ حیات:

بہت سے ہیں بے عقل دنیا میں ایسے　　طبیب آکے بنتے ہیں مرنے کے پیچھے

حکایت 34-

نیم حکیم خطرہ جان

کہتے ہیں کہیں ایک طبیب تھا جس نے کسی شخص کا علاج کیا مگر وہ شفایاب نہ ہو سکا اور مر گیا۔ جب لوگ اس کا جنازہ لے کر جانے لگے تو معا ۱ بھی ہمراہ ہولیا، اور آہ بھر رہا تھا اسی دوران وہ طبیب کہتا جاتا تھا کہ اگر مرحوم بھلے مانسوں کی طرح رہتا تو کبھی نہ مرتا اگر شراب اور عیاشی ترک کر دیتا تو یہ دن نہ آتا۔

Marfat.com

اسی طرح روزمرہ کی خوراک میں اعتدال برتتا تو جوانی میں ہرگز نہ مرتا ایک شخص ساتھ ہی تھا اس نے کہا اب کیا فرما رہے ہو بھی اس نصیحت کا کچھ فائدہ نہیں ہے اگر یہ نصیحتیں اس کی زندگی میں کرتے تو بہتر ہوتا اب اس سے کیا فائدہ ہوگا۔

درسِ حیات:

دنیا میں متعدد ایسے حکماء ہیں جو مریض کے مرنے کے بعد اپنی حکمت کا اظہار کرتے ہیں۔

ہر کام وقت پر اچھا ہوتا ہے اگر وقت گزر جائے تو پھر کوئی نصیحت کارگر نہیں ہوتی

اب پچھتائے کیا ہوت　　　جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

......☆......☆......

Marfat.com

حکایت 35:

کسی نے دیں تالاب میں ڈال کھالیں ارادہ کیا کتوں نے ان کو کھالیں
بہت سعی کی پر نہ دیکھا جو ممکن صلاح الغرض کی انہوں نے یہ اک دن
کہ پانی جو پی لیں گے ہم اس کا بالکل پہنچ جائیں گے کھالوں تک بے تامل
جھکے جب وہ پانی پہ تو پیٹ ان کے اُبھرنے تھے آخر کو ابھرے پر ابھرے
نہ حاصل ہوا بے وقوفی سے مطلب گئے پیٹ پھٹ ان کے اور مر گئے سب

درسِ حیات:

جو تدبیر ہوتی ہے بے طور عارفؔ اثر اس کا ہوتا ہے اکثر مخالف

حکایت 36-

میرؔ عمداً بھی کوئی مرتا ہے
جان ہے تو جہان ہے پیارے
(میر تقی میرؔ)

کسی باغ میں ایک درخت ایک سال کا ہوا تھا نزدیک ہی جھاڑ بھی نمودار ہو گیا، درخت نے باانداز فخر کہا:

میرے بغیر کوئی مکان نہیں بن سکتا، میری لکڑی ہزاروں کام کرتی ہے، کہیں دروازے، کہیں میز، کہیں کرسی بنائی جاتی ہے، تخت صندوق زین اور بندوق بھی لکڑی سے ہی بنانا ممکن ہیں۔ اس لئے میرا وجود دنیا میں بڑی اہمیت کا حامل ہے اسے جھاڑ تو اپنی

Marfat.com

اہمیت بیان کرنے سے قاصر ہے۔ جھاڑ نے کہا:

جب لکڑہارے اس زمین کی طرف آئیں گے تو اس وقت میں تم کو یہ کہتے ہوئے بتلاؤں گا، کہ اگر سال بھر رہا تو اس کو بھی رنج سہنا پڑا ہے یعنی جھاڑ بھی اس کی جدائی سے ملول ہوگا مگر وہ اپنی جان کے جانے سے بے خوف ہوگا۔

درسِ حیات:

ایسا غریب جس کو امن وامان میسر ہو اس غنی سے بہتر ہے جس کو جان کا خطرہ ہو۔

......☆......☆......

Marfat.com

حکایت 36:

درخت اک کسی باغ میں سال کا تھا — کہیں ہو گیا جھاڑ بھی پاس پیدا
کہا فخر یہ سال نے اس سے اک دن — مکان بن نہیں سکتا کوئی مرے بن
ہزاروں ہی کام آتی ہے میری لکڑی — کہیں بنتے ہیں در کہیں میز و کرسی
بناتا ہے تخت اور صندوق کوئی — بناتا ہے زین اور بندوق کوئی
نکمی نہیں ہے کوئی چیز تجھ سی — بان تو اگر ہے کسی کام کی بھی
کہا جھاڑ نے یہ کہ جب اس زمین پر — کلہاڑے لکڑ ہارے آئیں گے لے کر
دکھا دوں گا اس دم تمہیں بھی یہ کہتا — نہ میں سال ہوتا نہ یہ رنج سہتا

درس حیات:

وہ مفلس جسے حاصل، امن واماں ہو — غنی سے ہے افضل، جسے خوف جاں ہو

حکایت 35-

نادانی فقط پریشانی

کسی شخص نے تالاب میں کھالیں ڈال دیں مگر وہاں کتے آ پہنچے اور انہوں نے ارادہ کیا کہ کسی طرح انہیں کھالیں انہوں نے بہت کوشش کی مگر کھا نہ سکے ایک دن انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ اسی تالاب کا اگر تمام پانی پی لیں تو کھالوں تک بآسانی رسائی ممکن ہے پھر انہوں نے یونہی کیا کہ تالاب کا پانی پینا شروع کر دیا اور تمام کتوں کے پیٹ اپھر گئے ان میں پانی بسیار بھر گیا ان کی بے وقوفی سے ان کا مطلب تو کجا حل ہوتا بلکہ ان کی اس نادانی کی

Marfat.com

حرکت سے ان کی زندگی ہی ختم ہوگئی۔

درسِ حیات:

جو تدبیر بے معنی و بے انداز ہوتی ہے اس کا اثر اکثر و بیشتر خلاف توقع ہوتا ہے۔

☆......☆......

Marfat.com

حکایت 37:

عرب نے کہیں اونٹ کو اپنے لادا　چڑھے اک پہاڑی پہ یہ تھا ارادہ
کہا اونٹ نے یہ معما ہے، مشکل　نہیں ہوتا حل اور پریشان ہے دل
جواب اس کا دے گا نہ جب تک تو شافی　دلائل بھی ہوں گے نہ گر ساتھ کافی
حرام اک قدم ہے مجھے آگے بڑھنا　''اترنا ہے آرام کا یا کہ چڑھنا''
کہا بھیجتا ہوں میں دونوں پہ لعنت　جو سچ پوچھو تو ہیں یہ دونوں مصیبت
اور آرام کا تو ہے میداں کا رستہ　نہیں چلنے میں جس کے ہوتا میں خستہ
اگر دور کا ہے وہ رستہ تو کیا ڈر　نہیں اس میں کچھ جان اور مال کا ڈر

درسِ حیات:

اگر سچ میں تکلیف بھی ہو سراسر　اگر پاؤ آرام بھی جھوٹ کہہ کر
مگر ہے حقیقت یہی اس کی بابت　یہ آرام دکھ ہے وہ تکلیف راحت

حکایت 37-

حفاظت مقدم

(SAFETY FIRST)

کسی عربی نے اپنے اونٹ کو سامان سے لادا اور ایک پہاڑی پر چڑھنے کا ارادہ کیا اس کے اونٹ نے کہا یہ ہونا تو دشوار ہے یہ مسئلہ حل ہوتا نظر نہیں آتا اور دل بھی پریشان سا ہو گیا اس نے عربی سے کہا کہ جب تک تو میری جان کی حفاظت کا تسلی افزاء جواب نہ

Marfat.com

دے گا اور ساتھ دلائل بھی نہ ہوں گے میں ہرگز ہرگز ایک قدم بھی نہ آگے بڑھاؤں گا۔

پہلے چڑھنا اور پھر اترنا دونوں میں خطرہ ہی خطرہ ہے اونٹ نے کہا کہ چڑھنے اور اترنے دونوں پر لعنت ہے اگر خطرہ جان ہے تو دونوں میں مصیبت موجود ہے آرام کا اگر ہے تو میدانی راستہ طویل بھی ہوگا تو کچھ پرواہ نہیں کیونکہ اس میں مال و جان کے نقصان کا خدشہ نہیں۔

درسِ حیات:

1۔ اگر سچ میں تکلیف ہی تکلیف ہو تو کچھ مانع نہیں اگر جھوٹ بول کر آرام ملے تو کچھ فائدہ نہیں مگر اس مسئلہ کی بابت یہی حقیقت ہے کہ یہ آرام دکھ ہے اور وہ تکلیف راحت افزاء ہے۔

2۔ دوراندیشی منزل میں آسانی پیدا کرتی ہے۔

3۔ ہر تنگی کے بعد آسانی ہوتی ہے۔(سورۃ الانشراح:6)

4۔راستہ سیدھا لینا چاہیے اگرچہ دور ہو اس میں آسانی ہے

5۔دیر سے پہنچنا نہ پہنچنے سے بہتر ہے

......☆......☆......

Marfat.com

حکایت 38:

ملازم کسی گھر میں دو عورتیں تھیں نہایت مگر ست وہ کام میں تھیں
پر اس گھر کی بیوی کا یہ قاعدہ تھا کہ جب صبح کو مرغ تھا بانگ دیتا
جگا کر انہیں کام پر تھی لگاتی پھر آکر انہیں سارے دن تھی تھکاتی
کہا دق نہیں کرتی بیگم کے خشکی مگر مرغ کی ہے یہ تقصیر ساری
چھپا کر پھر اس بیوی سے بالا بالا گلا مرغ کا ایک دن گھونٹ ڈالا
قضارا ہوئی سر میں بیگم کے خشکی پھر رات باقی تھی وہ اٹھ کے بیٹھی
اس وقت دونوں کو اس نے جگایا نہ کی دیر کچھ کام پر جا لگایا

درسِ حیات:

جو ناجائز افعال کرتے ہیں اکثر تو حال ان کا ہو جاتا ہے اور بدتر

حکایت 38-

کرے کوئی......بھرے کوئی

کسی گھر میں دو عورتیں ملازمت کرتی تھیں دونوں کام کے معاملہ میں نہایت سست رو تھیں، اس کی مالکن (بیوی) کا یہ قاعدہ تھا کہ جب صبح دم مرغ اذان دیتا تو دونوں ملازماؤں کو جگا کر کام میں لگا دیتی تھی، دونوں کو خوب گھر میں کام کے لئے گھماتی اور تھکا دیتی تھی۔

- انہوں نے کہا ہماری بیگم کا کچھ قصور نہیں ہے بلکہ یہ ساری غلطی اس مرغ کی ہے

Marfat.com

بالآخر دونوں ملازماؤں نے یہ ترکیب سوچی کہ کیوں نہ اس مرغ کو ہی مار دیا جائے انہوں نے چھپ چھپا کر مرغ کو پکڑا اور اس کا گلا گھونٹ دیا بیگم نے پھر بھی عین مقررہ وقت صبح اٹھ کر دونوں کو جگایا اور کام کرنے کے وقت میں زرہ دیر نہ کی۔

درسِ حیات:

جو اکثر ناجائز افعال انجام دیتے رہتے ہیں تو ان کا حال بدتر ہوتا ہے۔

ہاتھ آنکھوں پہ رکھ لینے سے خطرہ نہیں جاتا
دیوار سے بھونچال کو روکا نہیں جاتا

(مظفر وارثی)

......☆......☆......

Marfat.com

حکایت 39:

کسی شخص کو ایک کتے نے کاٹا علاج اس کا ہر شخص سے اس نے پوچھا
یہ تدبیر آ کر بتائی کسی نے کہ ہے چٹکلا ایک دیکھو تو کر کے
کہ روٹی کا اک ٹکڑا چھوٹا سا لے کر اس سے زخم ہو جائے فی الفور اچھا
اس دم دیا یہ جواب اس نے ہنس کر کرم آپ کا ہے نہایت ہی مجھ پر
مگر یہ تو فرمایئے غور کر کے کہ کتے اب اس گاؤں کے سن جو لیں گے
تا لالچ سے ہر اک کاٹے گا مجھ کو بدن میں نظر خوں نہ آئے گا مجھ کو

درسِ حیات:

جو زر دے کے رو کے گا دشمن کا کینہ بنے گا عدو اس کا ہر اک کمینہ

حکایت 39۔

آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا

کسی شخص کو ایک کتے نے کاٹ لیا جس کو کتے نے کاٹا اس شخص نے کتے کے اس کاٹے زخم کا علاج ہر شخص سے دریافت کیا کسی نے آ کر اس کے علاج کے سلسلے میں یہ تدبیر بتائی کہ یہ چٹکلا کر کے دیکھو، روٹی کا ایک ٹکڑا لو اور اس لقمے کو اپنے زخم سے تر کرو اور پھر اسی کتے کو کھلاؤ جس نے کاٹا ہو تو یہ زخم کچھ ہی دیر میں مندمل ہو جائے گا۔

اسی لمحے اس زخمی نے جواب دیا، آپ کا اس جیسا مشورہ دینے کا بہت شکریہ مگر آپ پہلے یہ تو غور کریں کہ اگر گاؤں کے کسی کتے نے یہ سن لیا کہ کاٹنے کا اس طرح علاج

Marfat.com

ہوتا ہے تو تمام کتے لالچ سے مجھے کاٹیں گے بدن پر زخم ہی زخم ہوں گے اور خون بہہ بہہ کر جسم خون سے خالی ہو جائے ،اور جو لقموں کو لگایا جائے گا وہ الگ۔

درسِ حیات:

جو رقم دے کر دشمن کا کینہ روکنے کی کوشش کرتا ہے تو پھر ہر کمینہ اس کا دشمن بنتا جائے گا۔

……☆……☆……

Marfat.com

حکایت 40:

سر شام اک بھیڑیا جا رہا تھا تھی اک جھونپڑی راہ میں اس نے جھانکا
تو دیکھا اس نے کہ چند اک گڈریئے کسی بھیڑ کو ذبح واں کر رہے تھے
کہا اس طرح گر مجھے دیکھ پاتے تو کیا کیا یہ مکار پھر غل مچاتے
کوئی کہتا غاصب کوئی کہتا ظالم مجھے جانے دیتے نہ ہرگز یہ سالم

درس حیات:

یہی حال عارفؔ ہے تیرا بھی بالکل دیا کر نہ ناداں خلقت کو تو جل
کیا آپ کرتا ہے کیا کیا چھپا کر نصیحت ہے ہر اک کو، خوف خدا کر

حکایت 40-

ایک بھیڑ اور بھیڑیا

شام کے وقت ایک بھیڑیا کہیں جارہا تھا راستے میں جھونپڑی تھی وہاں رکا اور اس نے جھونپڑی میں جھانکا اور کیا دیکھتا ہے کہ وہاں کچھ گڈریئے ایک بھیڑ کو ذبح کر رہے ہیں بھیڑیے نے دل میں سوچ کہ اگر اس طرح بھیڑ کی چیر پھاڑ کرتا تو سب لوگ بشمول گڈریئے شور شرابا کرتے اور مجھے برا بھلا کہتے۔

کوئی بھیڑیئے کو ظالم کہتا اور کوئی قاتل کا نام دیتا اور اس سے مستزاد یہ مجھ کو زندہ سلامت واپس نہ لوٹنے دیتے۔

Marfat.com

درسِ حیات:

ہر انسان کو چاہیے کہ دوسروں کو دھوکہ نہ دیں، چھپ چھپا کر کوئی بھی کام کرو تو اس بات کا لحاظ رکھو کہ خدا دیکھ رہا ہے اس کا خوف رکھا جائے۔

☆......☆......

Marfat.com

حکایت 41:

کسی لومڑی کے کہیں زخم آیا نہایت اسے درد نے تھا، ستایا
نہ ہل جل وہ سکتی تھی بے بس پڑی تھی بندھی آ کے اک مکھیوں کی جھڑی تھی
گزر اتفاقاً ہوا بھیڑیئے کا یہ حالت جو دیکھی اسے رحم آیا
کہا اس نے ہو آپ کی گر، اجازت کروں دور میں مکھیوں کی یہ آفت
کہا لومڑی نے بہت ہی ہوں عاجز نہ کرنا کبھی کام ایسا تو ہرگز
خدا کے لئے یار رکھ اے نکوخو اڑانا نہ ہرگز کبھی مکھیوں کو
کہا بھیڑیئے نے سبب تو بتاؤ جو حکمت ہے اس میں وہ ہم کو بتاؤ
کہا لومڑی نے یہ ہوں سوچتی میں کہ یہ مکھیاں جو چمٹ اب رہی ہیں
پیا ہے انہوں نے وہ خوں رات دن میں نہیں ایک قطرہ کی گنجائش انہیں
یہ اڑ جائیں گی گر تو ہے مجھ کو خطرہ نئی تو نہ چھوڑیں گی اک خوں کا قطرہ

درسِ حیات:

ملازم ہوا سیر جو مال ہو کر مگر نوکری دیتا ہے دل لگا کر
نہ موقوف اس کو کرو عین حکمت یہی ہے بتاتا ہوں میں اس کی حجت
نیا گر ملازم ملا بھی بہ مشکل لیا کام بھی سیکھ اس نے لگا دل
ٹھکانے نہ ہو شاید اس کا بھی ایماں کرے اس سے بڑھ کر خیانت کا ساماں
اگر اتفاقاً ہے ایمان کامل خدا کی عنایت سمجھ اپنے شامل
نیا ورنہ جو ہوگا اور ہوگا بھوکا نہ چھوڑے گا تجھ میں وہ قطرہ لہو کا

Marfat.com

حکایت 41-

قدیم ہی صحیح ندیم

(OLD IS GOLD)

کسی لومڑی کو کہیں زخم آ گیا تھا اور اس وجہ سے وہ دور محسوس کرتی تھی اور یہ مستقل اس کو ستاتا تھا وہ اس تکلیف کی وجہ سے ہل جل بھی نہ سکتی تھی۔

مکھیاں آ کر اس زخم پر کھڑی ہو جاتیں۔

وہاں سے بھیڑیا گزرا اس نے بھی یہ حالت دیکھی تو اس کو لومڑی کے حال پر رحم آیا اس نے کہا اگر آپ کی اجازت ہو تو میں ان مکھیوں کو تمہارے زخم سے دور کروں۔

لومڑی نے کہا میں مجبور ہوں لیکن تم زحمت نہ کرنا اور ان مکھیوں کو ہرگز زخم سے رفع مت کرو۔

بھیڑیئے نے اس کی وجہ پوچھی؟ اور کہا اس میں کیا حکمت ہے کہ جو مجھے مکھیاں اڑانے کی اجازت نہیں۔

لومڑی نے کہا کہ میں سوچتی ہوں کہ ابھی مکھیاں چمٹ رہی ہیں، انہوں نے دن رات میں بیسار خون پی لیا ہوا ہے کہ اب ان میں ایک قطرہ خون پینے کی طلب نہ ہوگی۔

یہ مکھیاں اگر اڑ جائیں گی تو مجھے یہ خطرہ لاحق ہے کہ نئی آنے والی مکھیاں تو ایک قطرہ خون بھی میرے بدن میں نہ چھوڑیں گی کیوں کہ وہ تو پیاسی ہوں گی۔

درسِ حیات:

جو ملازم مال کھا کر سیر ہو جائے وہ نوکری دل و جان سے نبھاتا ہے یہ عین حکمت

Marfat.com

ہے کہ اس کو ملازمت سے فارغ نہ کرو، میں اس کی یہ دلیل بناتا ہوں نیا ملازم اول تو بمشکل ملے گا پھر اس نے تو دل لگا کر کام پہلے سیکھنا ہے پھر اس کے ایمان کا بھی کچھ پتا نہ ہوگا شاید وہ اس سے بھی زیادہ خائن ہو۔

اگر اتفاقاً اس کا ایمان کامل ہی ہے تو اس کو خدا تعالیٰ کی عنایت سمجھنا چاہیے۔

ورنہ نیا جو بھی ہوگا اور پیاسا ہوگا وہ تمہارے اندر ایک قطرہ خون بھی باقی نہ چھوڑے گا۔

☆☆

Marfat.com

حکایت 42:

کسی ایک تاجر کے پاس اک گدھا تھا　　نمک جب سنا اس نے ساحل پہ سستا
گیا وہ وہاں نمک اس پر لادا　　کیا گھر کے آنے کا واپس ارادہ
کہیں ندی میں سے جو گزرے وہ ہو کر　　پڑا جا کے پانی میں کھائی جو ٹھوکر
نمک گھل کے پانی میں جب بہہ گیا سب　　تو ہلکا گدھا پھول سا ہو گیا تب
کنارے پہ پہنچا وہیں دندناتا　　قدم تیز دھر دھر کے تھا گھر کو جاتا
گیا دوسرے سال پھر اس کا آقا　　نمک پشت پر اس کی وہ چند لادا
سمجھ میں سبب اس کی خوب آ گیا تھا　　وہ منجدھار میں آ کے دانستہ بیٹھا
نمک ہو گیا گھل کے پانی پانی　　کہا دل میں آقا نے اب بار ثانی
اس قسم کی گر شرارت کرو گے　　تو یہ یاد رکھنا مصیبت بھرو گے
ہمیں بھی کہا ایسے داؤ ہیں آتے　　وہیں سے وہ الٹا پھرا جاتے جاتے
بھرا اس نے بوری میں اسفنج اتنا　　بھرا کرتا تھا وہ نمک اس میں جتنا
گدھا بیٹھا دریا کا جب بیچ آیا　　مگر دھوکا اس بار نادان نے کھایا
اٹھا حسب عادت جو وہ شاد ہو کر　　تو پایا کہ ہے بوجھ دونا کمر پر

درس حیات:

خرد مند کی ہے یہی تو نشانی　　نہیں دھوکا کھاتا ہے وہ بار ثانی

Marfat.com

حکایت 42-

مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا

کسی ایک تاجر کے پاس ایک گدھا تھا جس پر مال لادکر کاروبار کرتا تھا ایک بار تاجر نے سنا کہ ساحل سمندر پر سستا نمک بک رہا ہے چنانچہ تاجر وہاں گیا اور نمک خریدا، اپنے گدھے پر لادا، اور پھر واپس گھر آنے کا ارادہ کرلیا راستے میں ایک ندی تھی وہاں سے گزرے تو ٹھوکر کی وجہ سے گدھا پانی کے اندر گر گیا۔

نمک پانی کے اندر گھل جانے کے بعد بہہ گیا تب گدھے نے خود کو بہت ہلکا محسوس کیا کیونکہ نصف سے زائد نمک تلف ہو چکا تھا کنارے پر پہنچا اور پھر گدھا تیزی کے ساتھ گھر پہنچا۔ اگلے سال پھر مالک نے نمک لانے کا قصد کیا اور پھر نمک وہیں سے خریدا اور گدھے پر لادا۔ گدھے کو یہ معلوم تھا جب ندی کے شیعہ میں پہنچا تو منجدھار میں آکر جان بوجھ کر بیٹھ گیا تمام نمک گھل کر پانی میں بہہ گیا اب مالک نے دل میں کہا اے گدھے! اگر اسی طرح کی نادانی وشرارت کرو گے تو یاد رکھنا مصیبت سے دوچار ہونا پڑے گا تاجر نے کہا:

مجھے بھی ایسے داؤ آتے ہیں اس سے نقصان اٹھاؤ گے اب کی بار تاجر نے یوں کیا، کہ روئی گدھے پر لادی اتنی روئی جتنا کہ اس میں نمک بھرتا تھا۔

گدھا جب دریا کے درمیان میں بیٹھا تو وہ نادان دھوکہ کھا چکا تھا اب کے بار وہ پھر شاداں اٹھا مگر روئی تر ہو کر دوگنا بوجھ بن چکی تھی جس کی وجہ سے اس سے چلنا بھی محال ہوا جاتا تھا۔

درسِ حیات:

عقل مند کی یہ نشانی ہے کہ وہ دوسری بار دھوکہ نہیں کھاتا۔

.....☆.....☆.....

Marfat.com

حکایت 43:

اک انا کا بچہ نہ سوتا تھا شب کو بلا ناغہ ہر روز روتا تھا شب کو
چڑھی آ کے اک رات ضد اس کو ایسی کہاں تھا پھر آرام اور نیند کیسی
اور چیخوں سے تھا گھر کو سر پر اٹھایا کسی نے بھی گھر میں نہ آرام پایا
مچل جائے بچہ تو کب مانتا ہے کہ اس بال ہٹ کو ہر اک جانتا ہے
کبھی تو تھپک کر سلاتی تھی اس کو کھڑی ہو کے جھولا جھلاتی تھی اس کو
کبھی گول کر دیتی تھی وہ سہاگا کبھی لوریاں دے کے کرتے تھی چپکا
نہ تھپکی سے آتا تھا آرام کچھ بھی دیا لوریوں نے نہ واں کام کچھ بھی
کسی ڈھپ سے بھی چپ ہوا جب نہ تو ناچار ہو کر یہ بولی وہ انا
کہ لے بھیڑیئے اس کو لے جا اٹھا کر موئے نے مجھے مار ڈالا تھکا کر
سنا اتفاقاً یہ اک بھیڑیئے نے کھڑا تھا جو اس وقت کھڑکی کے نیچے
حماقت سے دل میں وہ سچ مچ سمجھا خدا نے یہ اس کے لئے رزق بھیجا
وہ تھا سادہ لوح اس کو پورا یقین تھا کہ بیشک مجھے بچہ دے دی گی انا
اس امید پر وہ از روئے حماقت رہا تکتا کھڑکی کو دو چار ساعت
نہ جب انا بولی نہ بچہ ہی رویا کہا دل میں بے فائدہ وقت کھویا
راونہ ہوا وا سے کھسیانہ ہو کر ملی لومڑی راہ میں بھٹ کے منہ پر
لگی پوچھنے اے چچا جان کہیے کہاں اس قدر دیر تک آج ٹھہرے
بھتیجی کو جو در مند اپنا پایا جو گزرا تھا حال اس کو سب کہہ سنایا
کہا لومڑی نے کہ حضرت سلامت یہ امید تو تھی سراسر حماقت

Marfat.com

عزیروں میں ہو جاتی ہیں ایسی باتیں　　مگر وہ نہیں ہوتی ہیں سچی باتیں
وہ ہوتی ہیں ظاہر فقط رنج و غم سے　　زیادہ نہیں رہتی ہیں ایک دم سے

درسِ حیات:

لڑیں گر کسی بات پر بھائی بھائی　　اگرچہ ہو سخت ان میں باہم لڑائی
مگر خون کا جوش آتا ہے غالب　　کہ بن جاتے ہیں پھر وہ یک جاں دو قالب
لڑاتے تھے اکسا کے ان کو جو نادان　　بہت دل میں ہوتے ہیں اس دم پریشاں

حکایت 43-

دل کو دل سے راہ ہوتی ہے

ایک انا بچہ رات بھر سوتا نہ تھا بلا ناغہ روزانہ وہ ساری رات روتا رہتا تھا۔ ایک رات اس کی ایسی ضد چڑھی کہ اسے آرام و نیند سے مکمل فراغ تھا۔ وہ چیخ و پکار سے سارے گھر کو اپنے سر پر اٹھا لیتا تھا کسی نے بھی ایسی صورت حال میں کبھی آرام نہ پایا تھا بچہ اگر ضد پر آ جائے تو مانتا نہیں ہے بچے کی اس ھٹ کو ہر شخص بخوبی جانتا ہے۔ انا اس کو ہر ممکن کوشش کر کے سلاتی کبھی اس کو تھپک کر اور کبھی اس کو جھولے میں جھول کر سلانے کی کوشش کرتی رہتی کہ وہ سو جائے۔ کبھی ایسا بھی کرتی کہ اس کی نیند کی خاطر سہاگا گھول کر پلاتی تھی اور کبھی لوریاں دیتی دیتی تھک جاتی مگر کوئی بھی اس کی ترکیب منے کی نیند کے لئے اکسیر ثابت نہ ہوئی اور وہ مسلسل روئے جاتا تھا۔

ایک دن انا چار اور نا اُمید ہوئی تو کہنے لگی۔ اے بھیڑیئے آ اور اس بچے کو اٹھا کر لے جا، کہ اس نے مجھ کو تھکان سے ہلکان کر دیا ہوا ہے۔ یہ بات کہیں نزدیک ایک بھیڑیا

Marfat.com

سن رہا تھا شاید وہ انا کے مکان کی کھڑکی کے عین نیچے تھا۔ بھیڑیا حماقت میں یہ بات سچ سمجھا اور وہ جاننے لگا کہ یہ خداوند کی طرف سے میری غذا کا اہتمام کیا گیا ہے۔ وہ سادہ لوح تھا اور اس کو پورا یقین تھا کہ ابھی بچہ کو انا مجھے ہی دے گی۔ اسی اُمید میں وہ کچھ دیر تک کھڑکی تاڑ میں لگا رہا۔ کچھ دیر بعد جب نہ تو انا بولی اور نہ ہی بچہ رویا تو اس نے کہا کہ میں نے فضول میں وقت ضائع کیا ہے۔

بالآخر وہ اس جگہ سے روانہ ہو گیا۔ راستے میں اسے ایک لومڑی ملی، وہ پوچھنے لگی اے چچا جان! اتنی دیر تک کہاں رکے رہے کس کام میں مصروف تھے، بھتیجی کا درد و حال گیری دیکھ کر بھیڑیا کہنے لگا، بچے کو انا نے کہا کہ بھیڑیئے کو ڈال دوں گی اس نے مجھے اس کو پہنچایا نہیں۔ لومڑی کہنے لگی۔ ایسی امید تو سراسر حماقت اور بے وقوفی کے برابر ہے عزیزوں میں ایسی ویسی باتیں تو ہو ہی جایا کرتی ہیں۔ مگر یہ فقط گفتگو تک محدود ہوتی ہیں ان میں عملی صداقت کچھ نہیں ہوا کرتی۔ یہ تو ظاہری رنجش کا مظہر ہوتا ہے۔ یہ زیادہ دیر تک ملال اوران بن نہیں قرار رہا کرتی، یہ تو مختصر وقت کے لئے ہوتی ہے۔

درسِ حیات:

اگر بھائی بھائی کسی بات پر مخاصمت کریں اگرچہ ان میں کتنی شدید لڑائی کیوں نہ ہو مگر خون کا جوش غالب آجایا کرتا ہے پھر دونوں ایک دوسرے کے رفیق بن جاتے ہیں۔

جب کوئی نادان ان دونوں کے جھگڑے میں ملوث پایا جاتا ہے تو وہ نادان آخر کا پشیمان ہو کر سرنگوں ہوتا ہے۔

☆☆

Marfat.com

حکایت 44:

کیا یہ چھچھوندر کے بچے نے ماں سے　　نکلتا ہے یہ خلق کی کیوں زباں سے
کہ آنکھیں مری دیکھنے سے ہیں عاری　　حقیقت میں ہے جھوٹ یہ بات ساری
حسد سے ہیں اندھے وہ پھرتے ہیں بکتے　　میری رائے میں خود نہیں دیکھ سکتے
ڈلی ایک کافور کی رکھ کے آگے　　پئے آزمائش کہا اس کی ماں نے
یہ کس چیز کی ہے ڈلی بولو بیٹا　　نمک ہے کہا اس نے معلوم ہوتا
کہا اس کی ماں نے کہ اے جان میری　　نہیں صرف بینائی مین نقص تیری
نتیجہ ہوا امتحاں سے یہ حاصل　　نہیں سونگھنے کی بھی طاقت ہے کامل

درسِ حیات:

نہیں عیب کو اپنے جو دیکھ سکتے　　جو بتلائے کوئی تو پھر ہیں بھکتے
دماغ ان کا سالم نہ ہوش ان کے قائم　　اسیرِ جہالت رہیں گے وہ دائم
طبیعت جو ہے خود فروشی پہ مائل　　کبھی بھی کسی سے نہ ہوں گے وہ قائل

دعا:

دعا کر تو عارفؔ خدا جَ تبارک　　رکھے ہوش قائم تیرے مرتے دم تک
نہ تجھ میں ہو خود بینی و خود فروشی　　کرے حق تعالیٰ تیری عیب پوشی
نہ ہو عیب چینی کبھی تیرا پیشہ　　نظر آئیں عیب اپنے تجھ کو ہمیشہ

Marfat.com

حکایت 44-

ہاتھ کنگن آرسی کیا

کسی چھچھوندر کے بچے نے اپنی ماں سے کہا: کہ لوگوں میں یہ بات کیوں مشہور چلی آتی ہے کہ میری بصارت کام نہیں کرتی ہے اگر چہ یہ بات مبنی برصداقت بھی نہیں ہے شاید وہ یہ بات حسد کی بنیاد پر کرتے رہتے ہیں مجھے لگتا ہے کہ یہ بات کہنے والے خود بینائی سے محروم ہیں۔

اس کی ماں نے بطور آزمائش کا ایک کافور کی ڈلی اس کے آگے رکھ کر پوچھا یہ کیا ہے بیٹا سونگھ کر بتاؤ یہ کیا چیز ہے؟

اس نے کہا کہ شاید یہ نمک معلوم ہوتا ہے، اس کی ماں نے کہا! اے میری جان! تیری بینائی میں کچھ نقص نہیں ہے، اس امتحان سے یہ نتیجہ حاصل ہوا کہ اس کو تو سونگھنے کی بھی طاقت پوری طرح نہیں ملی۔

درسِ حیات:

جس کو اپنے عیب نظر نہیں آتے اور اسی بنا پر وہ اپنے عیوب کا انکار کرتا ہے وہ احمق و ناداں ہوتا ہے

ایسے فرد کے نہ تو ہوش قائم ہیں اور نہ ہی اس کا دماغ صحیح کام کر رہا ہوتا ہے ایسے خود پسند لوگ ہمیشہ جہالت میں قید رہتے ہیں ان کی طبع خود فروشی پر راغب و مائل ہوتی ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ وہ کسی کی بات پر قائل بھی نہیں ہوا کرتے۔

دُعا:

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تادم حیات ہوش قائم و دائم رکھے کہ تجھے تکبر و خودنمائی کا

Marfat.com

مرض لاحق نہ ہو اور خدا تیرے عیوب کی پردہ پوشی رکھے۔

اور یہ بھی کہ کسی کی نکتہ چین کرنا بھی مناسب نہیں بہتر یہ ہے کہ انسان اپنے عیب پر دھیان خود دیتا رہے۔

☆...☆...☆

Marfat.com

حکایت 45:

چلی بیچنے دودھ اک رانڈ گھوسن
بھرا دودھ کا اس کے سر پہ تھا برتن
بہت ہی وہ صراف تھی خوبصورت
تھی گوری میں جیسی کہ چینی کی مورت
ذرا فاصلہ پر تھا بازار وہاں سے
لگی راہ میں دل میں باتیں بنانے
ملاؤں گی میں سیر بھر اس میں پانی
کماؤں گی یوں چار دن میں اٹھنی
رقم جبکہ ہو جائے گی جمع کافی
بناؤں گی کپڑوں کا ایک جوڑا دھانی
خریدوں کی اک بیل میں بیش قیمت
کھلے گی سیاہ رنگ کی اس پرات گت
پہن کر وہ جوڑا پھر اتراؤں گی میں
مٹکتی ہوئی میلہ میں جاؤں گی میں
فلانا وہ گھوسی مجھے جب ملے گا
ادھر آنے کو جب وہ مجھ سے کہے گا
ہلاؤں گی یوں گردن اور غصے ہو کر
لگاؤں گی یوں اس کمینہ کے ٹھوکر
لگائی جو ٹھوکر ہلائی جو گردن
زمین پر پڑا جا کے فی الفور برتن
خیال امنگیں نظر جب نہ آئیں
بہت اس نے رو رو آنکھیں سُجائیں۔

فائدہ

یہ انسان بھی ہے عجب اک تماشا
خیالی پلاؤ پکاتا ہے کیا کیا
کبھی یہ ہوا پر ہے قلعے بناتا
کبھی ایک دم میں ہے اس کو ڈھاتا
ہنسی ہم اڑاتے ہیں ایک دوسرے کی
کم و بیش ہیں سب کے سب شیخ چلی
نہیں سوچتا ہم میں کوئی بھی غافل
کہ کیا ان خیالات سے ہوگا حاصل
پلاؤ پکاتے نہیں وہ خیالی
یہاں ہوتی ہیں ہمتیں جن کی عالی

Marfat.com

درسِ حیات:

پھنسا ہے تو دنیا کے دھندوں میں ایسا نہیں فکر عارف تجھے عاقبت کا

فرشتہ جب آ کر لگائے گا ٹھوکر تو اس وقت دیکھے گا بیدار ہو کر

نہ اپنا پرایا نظر آئے گا واں جو کر جائے گا یاں وہی پائے گا واں

حکایت 45-

قناعت سب سے بڑی عنایت ہے

ایک خوبصورت عورت (گوالن) بغرض دودھ فروشی گھر سے نکلی اس نے سر پر دودھ کا برتن رکھا اور بازار کی طرف گامزن ہوئی۔ دودھ فروخت کرنے والی خوبصورت بھی بہت تھی اس کی رنگت سفید تھی اور ایسے معلوم ہوتی تھی جیسے چینی کی مورت ہو تھوڑے ہی فاصلے پر بازار واقع تھا راستے میں وہ باتیں بنانے لگی اور خیالات کے پل باندھنے لگی۔

اور یوں خود سے کلام کرنے لگی۔

کہ دودھ میں ایک لیٹر پانی ملاؤں گی اور اس طرح سے چار چوّنیں میں اٹھنی کماؤں گی جب رقم زیادہ جمع ہو جائے گی تو ایک کپڑوں کا جوڑا خریدوں گی اور باقی رقم کی ایک قیمتی گائے خریدلوں گی جو خالص سیاہ رنگ کی ہوگی، جو جوڑا میں نیا بنواؤں گی تو بڑے نازنخرے دکھایا کروں گی اور مٹکتی مٹکتی کسی میلے میں جاؤں گی۔

وہاں مجھے میرا کوئی عاشق جب ملے گا اور مجھے کوئی ایسی ویسی بات کہے گا تو میں اپنی گردن کو ہلاؤں گی اور پھر غصے میں آ کر اس کمینے کو ٹھوکر لگاؤں گی۔

جب اس عورت نے یونہی خیالات میں ٹھوکر لگائی اور ساتھ گردن ہلائی تو اس کے

Marfat.com

سر پر جو دودھ کا بھرا برتن تھا وہ زمین پر جا گرا اور سارا دودھ زمین پر بہہ گیا جب ظاہر آنکھ میں یہ دیکھا:

کہ وہ تنہا کھڑی ہے، نہ دوپٹہ ہے، نہ عاشق ہے اور نہ کہیں میلہ لگا ہوا۔

جب اس کو نظر آیا کہ یہ سب تو خیالی پلاؤ تھے تو وہ اس نقصان پر مسلسل روتی رہی جس کی وجہ سے اس کی آنکھیں سوج گئیں۔

فائدہ:

انسان کی جبلت میں شامل ہے کہ وہ خیالی پلاؤ پکاتا رہتا ہے، کبھی ہوا پر یہ قلعے تعمیر کرتا ہے اور کبھی یکلخت اس کو ڈھا دیتا ہے، ہم ایک دوسرے کی ہنسی اڑاتے ہیں حقیقت تو یہ ہے کہ سبھی لوگ شیخ چلی کی طرح ہیں اور سبھی کسی نہ کسی خیال میں گرفتار ہوتے ہیں، کوئی بھی عقل مند سوچنے کی زحمت نہیں کرتا کہ ان خیالات سے کچھ حاصل نہیں ہوسکتا۔

یاد رکھو! جن کے حوصلے بلند ہوں اور ہمت والے ہوتے ہیں وہ کبھی بھی خیالی پلاؤ نہیں پکاتے۔

درسِ حیات:

دنیا کے دھندوں میں کچھ اس طرح پھنسا ہوا ہے کہ انسان کو عاقبت (آخرت) کی کچھ خبر نہیں۔

جب فرشتہ آکر ٹھوکر لگائے گا اس وقت اچانک بیدار ہو کر دیکھے گا کہ وہاں کوئی اپنا پرایا نظر نہ آئے گا، جو کچھ یہاں حقیقت میں کر جاؤ گے وہی آخرت میں صلہ کی صورت میں پاؤ گے۔

☆ ☆

Marfat.com

حکایت 46:

دل وزبان

کہتے ہیں جب حکیم لقمان پڑھ کر فارغ ہو چکے تو استاد نے کہا ''لقمان آج ایک بکرا ذبح کرو اور اس میں سے جو سب سے اچھی چیز سمجھو ہمارے لئے پکا لاؤ۔'' لقمان نے بکرا حلال کر کے اس کے دل اور زبان کو خوب اچھے مسالوں کے ساتھ بھون بھون کر استاد کے سامنے رکھ دیا۔ استاد نے کھایا تو تعریف کر کے کہا کہ لقمان آج تم آدھے پاس ہو گئے۔ دوسرے دن استاد نے فرمایا '' آج پھر ایک بکرا ذبح کرو اور اس میں سے جو سب سے بری چیز پاؤ، وہ ہمارے لئے تیار کر کے لاؤ۔''

لقمان نے پہلے کی طرح پھر بکرا ذبح کیا اور دل اور زبان ہی کو چن لیا۔ مگر اس بار اس ترکیب سے پکایا کہ زبان میٹھی پکائی اور دل کڑوا۔ اور پھر دونوں کو ملا کر استاد کے سامنے لا رکھا۔ استاد نے کھایا تو بدمزہ پا کر پو ''لقمان! آج کیا پکا لائے؟ لقمان نے جواب دیا کہ '' حضور وہی دل اور زبان جو آپس میں موافق نہیں۔'' استاد نے فرمایا جاؤ اب تم بالکل پاس ہو گئے۔

حکیم لقمان نے دونوں دفعہ کیسی اچھی چیزیں چنیں۔ سچ مچ ایک جیسے دل اور زبان سے بڑھ کر کوئی نعمت لطیف اور لذیذ نہیں اور نہ ایک دوسرے سے مخالف دل اور زبان سے زیادہ کوئی چیز بری اور بدمزہ نہیں ہے۔ جس آدمی کا دل اور زبان نیک ہو دنیا بھی اس کی عزت کرتی ہے۔ خدا بھی خوش ہوتا ہے اور جس کی زبان دل سے موافق نہ ہو دنیا بھی اسے اچھا نہیں سمجھتی۔ خدا بھی ناخوش ہو جاتا ہے بلکہ وہ خود بھی خوش نہیں رہتا۔

Marfat.com

کتابیات

☆ تفسیر ابن کثیر/ حافظ بن کثیرؒ

☆ تفسیر طبری/ ابی جعفر محمد بن جریر الطبریؒ

☆ تفسیر الکبیر/ امام فخر الدین رازیؒ

☆ تفسیر المراغی/ شیخ محمد مصطفیٰ المراغیؒ

☆ تفسیر القاسمی/ امام القاسمیؒ

☆ ترجمان القرآن/ مولانا ابو الکلام آزادؒ

☆ تفہیم القرآن/ سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ

☆ تفسیر احسن البیان/ حافظ صلاح الدین یوسف

☆ الاتقان فی علوم القرآن/ علامہ جلال الدین سیوطیؒ

☆ المفردات فی غریب القرآن/ امام راغب اصفہانیؒ

☆ اطلس القرآن/ ڈاکٹر شوقی/ مطبوعہ دار السلام لاہور

☆ مفہوم القرآن/ عطاء قاضی/ مطبوعہ: ادبی سبھا پسرہ

☆ موطا امام مالک/ حضرت امام مالکؒ/ مترجم: ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

☆ سنن دارمی/ ابو محمد دارمیؒ/ مترجم: ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

☆ اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ/ عز الدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزریؒ

☆ احیاء العلوم/ حجۃ الاسلام امام غزالیؒ/ مترجم: علامہ فیض احمد اویسیؒ

☆ طبقات ابن سعد/ علامہ ابو عبد اللہ محمد بن سعد البصریؒ

☆ تاریخ ارض القران/ سید سلیمان ندویؒ

Marfat.com

☆ تاریخ ابن کثیر (البدایہ والنہایہ) / حافظ ابن کثیرؒ
☆ تاریخ المسعودی (مروج الذہب) / ابوالحسن المسعودیؒ
☆ معادن الجواہر / مطبوعہ لکھنؤ
☆ کتاب العشرہ / طبرانی
☆ قصص الانبیاء / حافظ ابن کثیرؒ
☆ اُردو دائرہ معارف اسلامیہ / مطبوعہ: دانش گاہ پنجاب (جامعہ) لاہور
☆ قاموس الکتاب / ایف ایس خیر اللہ، مطبوعہ: مسیحی اشاعت خانہ، لاہور
☆ بائبل مقدس / مطبوعہ بائبل سوسائٹی، لاہور

☆ ☆

Marfat.com

Marfat.com

شاکر پبلی کیشنز کی معیاری کتابیں

شاکر پبلی کیشنز
اردو بازار لاہور 042-37240084

Marfat.com

شاکر پبلی کیشنز کی معیاری کتابیں

شاکر پبلی کیشنز

اردو بازار لاہور 042-37240084

Marfat.com